



جزاء اللہ عذوہ بابائہ ختم النبوة

۱۴۱۶ھ

دشمن خدا کے ختم نبوت کا انکار کرنے پر خدائی جزاء

تصنیف لطیفہ

اعلیٰ حضرت، مجدد امام احمد رضا

ALAHAZRAT NETWORK

اعلیٰ حضرت نیٹ ورک

www.alahazratnetwork.org

رسالہ

جزاء اللہ عدوہ بايائہ ختم النبوة

(دشمن خدا کے ختم نبوت کا انکار کرنے پر خدا کی جزا)

مسئلہ از شیخ خدا بخش اہل سنت والجماعت محلہ سوئی گری کی پول ۱۹ رجب ۱۴۱۷ھ
کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ولیہ ساکن مشہد کہ اپنے آپ کو سید
کہلواتا، اپنا عقیدہ بایں طور رکھتا ہے کہ حضرت علی وفاطمہ و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو انبیاء و رسول کہنا ثابت ہے
اور اپنے زعم میں اس کا ثبوت حدیثوں سے بتاتا ہے، ایسا عقیدہ رکھنے والا مسلمان سنت و جماعت اولیائے
کاملین سے ہے یا غالی رافضی کافر اولیائے شیطین سے؟ اور جو شخص عقیدہ کفریہ رکھے وہ سید ہو سکتا ہے
یا نہیں؟ اور اسے سید کہنا روا ہے یا نہیں؟ یَتَنَوُّوا قَوْلَ جَرُّوْا (بیان کیجئے اجر حاصل کیجئے۔ ت)

الجواب

الحمد لله رب العلمین و سلام علی
المرسلین، ما کان محمد اباً
احد من رجا لکم ولکن رسول الله و
خاتم النبیین و کان الله بکل شیء علیما،
تمام خوبیاں اللہ تعالیٰ رب العالمین کو اور سلام
تمام رسولوں پر، محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تم میں
کسی ایک مرد کے باپ نہیں لیکن اللہ کے رسول
اور نبیوں کے پچھلے، اور اللہ تعالیٰ ہر شے کا عالم ہے

یا من یصلی علیہ ہو و ملئکتہ صل علیہ
وعلیٰ آلہ وصحبہ وبارک وسلم تسلیما
آمین، ربّ اتی اعوذ بک من همزات
الشیطن و اعوذ بک ربّ انت
یحضرون و صلی اللہ تعالیٰ علی خاتم
المرسلین اول الانبیاء خلقاً و آخرهم
بعثاً و آلہ وصحبہ و التابعین و لعن و قتل
واخزی و خذل مرده الجن و شیطنین
الانس و اعاذنا ابداً من شرهم اجمعین آمین۔

اے وہ ذات جس پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں
کے درود اور اس کے آل و اصحاب پر اور سلام کامل،
آمین، اے میرے رب میں تیری پناہ مانگتا ہوں شاطین
کے و سوسوں سے، اور اے میرے رب تیری پناہ
مانگتا ہوں کہ وہ میرے پاس آئیں، اور صلوٰۃ اللہ خاتم
المرسلین پر جو تمام انبیاء سے پیدائش میں اول اور
بعثت میں ان سے آخر اور اس کی آل و اصحاب
اور تابعین پر، اور لعنت اور ہلاکت، رسوائی اور فلت ہو
اللہ تعالیٰ کی طرف سے کیش جنوں اور انسانی شیطانوں
پر اور ان سب کے شر سے ہمیشہ ہمیں پناہ دے، آمین (ت)

اللہ عز و جل سچا اور اس کا کلام سچا، مسلمان پر جس طرح لا الہ الا اللہ ماننا اللہ سجدہ و تعالیٰ کو
احد صمد لا شریک لہ جاننا فرض اول و مناط ایمان ہے یونہی محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کو خاتم النبیین ماننا ان کے زمانے میں خواہ ان کے بعد کسی نبی جدید کی بعثت کو یقیناً محال و باطل جاننا
فرض اجل و جزاء یقین ہے و لکن رسول اللہ و خاتم النبیین (ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں
میں پچھلے۔ ت) نص قطعی قرآن ہے، اس کا منکر نہ منکر بلکہ شبہ کرنے والا نہ شاک کہ ادنیٰ ضعیف احتمال
خفیف سے تو تم خلاف رکھنے والا قطعاً اجماعاً کافر ملعون مخلد فی النیران ہے نہ ایسا کہ وہی کافر ہو بلکہ جو
اس کے عقیدہ ملعونہ پر مطلع ہو کر اُسے کافر نہ جانے وہ بھی کافر، جو اس کے کافر ہونے میں شک و تردد کو راہ دے
وہ بھی کافر بین الکفر جلی الکفران ہے، ولید پلید جس کا قول نجس تر از بول، سوال میں مذکور ضروری ہے
بیشک ضرور مگر محاشانہ ولی الرحمن بلکہ عبد الرحمن ولی الشیطان ہے، یہ جو میں کہہ رہا ہوں میرا فتویٰ
نہیں اللہ واحد قہار کا فتویٰ ہے، خاتم الانبیاء الاحیاء کا فتویٰ ہے، علی مرتضیٰ و بول زہرا و حسن مجتبیٰ
و شہید کربلا تمام ائمہ اطہار کا فتویٰ ہے صلی اللہ تعالیٰ علی سید ہم و مولا ہم و علیہم و سلم۔

شفا شریف و اعلام بقواطع الاسلام میں ہے :

یکفر ایضاً من کذب بشئ مما صرح
نیز تکفیر کی جائیگی جس نے قرآن کے صریح حکم یا خبر

کی تکذیب کی، یا جس نے علم کے باوجود اس کی نفی کر دے
کا اثبات کیا یا اس کے ثابت کردہ کی نفی کی، یا جس نے
اس میں شک کیا۔ (ت)

بدیہی ضروری دینی معلوم چیز میں تردد کرنا ایسا ہی ہے
جیسا کہ اس کا انکار کرنا ہے (ت)

ایسے شخص کے کفر پر امت مسلمہ کا اجماع ہے جو
کتاب اللہ کی نص کا انکار کرے یا ایسی حدیث جس
کے نقل پر یقین ہے اس کی تخصیص کرے حالانکہ
اجماع کے مطابق اپنے ظاہری معنی پر محمول ہے

اسی لئے ہم
ایسے شخص کی تکفیر کرتے ہیں جو اسلام کے غیر کسی دین
والے کی تکفیر نہ کرے یا توقف نہ یا شک کرے (ان کے
کفر میں) یا ان کے مذہب کو صحیح سمجھے، اگرچہ ایسا
شخص اسلام کا اظہار کرے اور عقیدہ رکھے اور اسلام
کے سوا ہر مذہب کے بطلان کا عقیدہ رکھے اس سبب

سے کہ وہ اپنے ظاہر کے خلاف ظاہر کرتا ہے لہذا وہ کافر ہے
مختصراً، ہلالین کے درمیان نسیم الریاض کی طرف
سے زائد ہے (ت)

اسی میں ہے،

اجماع علی کفر من لم یکفر کل من

فی القرآن من حکم او خبر، او اثبت
مانفاه او نفی ما اثبتہ علی علم منہ بذلک،
او شک فی شی من ذلک

فتاویٰ حدیثیہ امام ابن حجر مکی میں ہے،
التردد فی المعلوم من الدین بالضرورۃ
کالا نکار

شفا میں ہے،

وقع الاجماع علی تکفیر کل من دافع
نص کتاب او خص حدیثاً مجمعا علی
نقلہ مقطوعاً بہ مجمعا علی حملہ علی ظاہرہ و
لہذا تکفر من لم یکفر من دان بغیر ملۃ الاسلام
او وقف فیہم او شک (فی کفرہم) او صحح
مذہبہم، وان اظهر الاسلام واعتقدہ
واعتقد ابطال کل مذہب سواہ فہو
کافر باظهار ما اظهر من خلاف ذلک
مختصراً مزیداً من نسیم الریاض
ما بین الہلالین۔

سے کہ وہ اپنے ظاہر کے خلاف ظاہر کرتا ہے لہذا وہ کافر ہے
مختصراً، ہلالین کے درمیان نسیم الریاض کی طرف
سے زائد ہے (ت)

اسی میں ہے،

اجماع علی کفر من لم یکفر کل من

۳۸۱ ص	مکتبۃ الحقیقۃ استنبول	۱۴۶ ص	مطبعہ جمالیمہ مصر	۲۴۱/۲	مطبعہ شکرۃ صحافیۃ فی البلاد العثمانیۃ	۵۰۹ - ۱۰/۴	دار الفکر بیروت
۳۸۱ ص	مکتبۃ الحقیقۃ استنبول	۱۴۶ ص	مطبعہ جمالیمہ مصر	۲۴۱/۲	مطبعہ شکرۃ صحافیۃ فی البلاد العثمانیۃ	۵۰۹ - ۱۰/۴	دار الفکر بیروت
۳۸۱ ص	مکتبۃ الحقیقۃ استنبول	۱۴۶ ص	مطبعہ جمالیمہ مصر	۲۴۱/۲	مطبعہ شکرۃ صحافیۃ فی البلاد العثمانیۃ	۵۰۹ - ۱۰/۴	دار الفکر بیروت
۳۸۱ ص	مکتبۃ الحقیقۃ استنبول	۱۴۶ ص	مطبعہ جمالیمہ مصر	۲۴۱/۲	مطبعہ شکرۃ صحافیۃ فی البلاد العثمانیۃ	۵۰۹ - ۱۰/۴	دار الفکر بیروت

فارق دین المسلمین او وقف فی تکفیرهم
او شک ینہ مختصراً۔
یا ان کی تکفیر میں توقف یا شک کرنے والے کی تکفیر
نہ کرنے والے کے کفر پر اجماع ہے، مختصراً (ت)

بنازیہ و درمختار و غیر ہما میں ہے :
من شک فی کفرہ و عذابه فقد کفر بہ
جس نے اس کے کفر اور عذاب میں شک کیا وہ
کافر ہے۔ (ت)

بلکہ شخص مذکور پر لازم و ضرور ہے کہ اپنے آپ ہی اپنے کفر و الحاد و زندقہ و ارتداد کا قویٰ لکھے، آخر یہ تو بدابہتہ ضرورت
موافقیں و مخالفین حتیٰ کہ کفار و مشرکین سب کو معلوم و مسلم کہ حضرات حسنین اور ان کے والدین کریمین رضی اللہ
تعالیٰ عنہم مسلمان تھے، قرآن عظیم پر ایمان رکھتے اور بلاشبہ اسے کلام اللہ جانتے، اس کے ایک ایک حرف
کو حق مانتے، اور اسی قرآن کا ارشاد ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں تو قطعاً
وہ بھی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خاتم النبیین اعتقاد کرتے تو قطعاً یقیناً اپنے آپ کو نبی و رسول
نہ جانتے اور اس ادعائے ملعون کو باطل و ملعون ہی مانتے کہ قول بالتناہیین کسی عاقل سے معقول نہیں،
اب یہ شخص کہ انھیں نبی و رسول مانتا ہے خود اپنے ہی ساختہ رسولوں کو کاذب و مبطل جانتا ہے اور رسولوں کی
تکذیب کفر ظاہر ہے تو خود ہی اپنے عقیدے کی رو سے کافر ہے، غرض انھیں رسول کہہ کر اعتقاد ختم نبوت
میں پتہ جانا تو اس ایمانی عقیقے کا منکر ہو کر کافر ہوا اور جھوٹا مانا تو اپنے ہی رسولوں کی آپ تکذیب کر کے کافر ہوا مفر
کہ صرّ و لاحول ولا قوۃ الا باللہ العزیز الاکبر۔

ولید کے مقابل ذکر احادیث و نصوص علمائے قدیم و حدیث کا کیا موقع کہ جو نص قطعی قرآن کو نہ مانے
حدیث و علماء کی کیا قدر جانے مگر بھدا اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے لئے متعدد منافع ظاہر و بین ہیں، قرآن و حدیث
دونوں ایمان مومن ہیں، احادیث کا بار بار تکرار اظہار دلوں میں ایمان کی جڑ بٹھائے گا، آیہ کریمہ میں وساوس ملعونہ

ف : اہل بیت کرام خواہ کسی امتی کو نبی ماننے والا خود اپنے اقرار سے بھی کافر ہے۔

بعض شیاطین نجدیہ کا استیصال فرمائے گا، ختم نبوت و خاتم النبیین کے صحیح و صحیح معنی بتائے گا، بعض قاسمان کفر و مجنون کے اختراع جنون کو مردود و ملعون بنائے گا۔

ولید پلید کے ادعائے خبیث ثبوت بالحديث کا بطلان دکھائے گا، نصوص ائمہ سے اہل ایمان کو صحت فتویٰ پر زیادہ تر اعتبار و اعتماد آئے گا معہذا ذکر محبوب راحتِ قلوب ہے، ان کی یاد سے مسلمانوں کا دل چین پائے گا۔

بریتِ آدم اور ختم نبوت

فاقول وبحول اللہ احوال (ارشاداتِ الہیہ) طبرانی معجم کبیر میں اور حاکم بافادہ تصحیح اور بیہقی دلائل النبوة میں امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: جب آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے لغزش واقع ہوئی عرض کی: یا رب اسئلك بحق محمد ان غفرت لی الہی! میں تجھے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں کہ میری مغفرت فرما۔ ارشاد ہوا: اے آدم! تو نے مجھے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو کیونکر پہچانا حالانکہ میں نے ابھی اسے پیدا نہ کیا، عرض کی: الہی! جب تو نے مجھے اپنی قدرت سے بنایا اور مجھ میں اپنی روح پھونکی میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو عرش کے پایوں پر بکھاپایا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ تو میں نے جانا تو نے اسی کا نام اپنے نام پاک کے ساتھ ملایا ہوگا جو تجھے تمام جہان سے زیادہ پیارا ہے۔ فرمایا:

صدقت یا آدم انه لا حب الخلق الی و اذ سألتنی بحقه فقد غفرت لك ولولا محمد ما خلقتك۔ مراد الطبرانی و هو آخر الانبیاء من ذریئتك۔

یہ اضافہ کیا وہ تیری اولاد میں سب سے پھلانی ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

حضرت موسیٰ اور ختم نبوت

ابولعیم ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ان موسیٰ لما نزلت علیہ التوراة و قرأها جب موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر توریت اتری ہے

وجد فيها ذكر هذه الامة فقال يا سرب افى
اجد فى الانواح امة تكلم الاخرون السابقون
فاجعلها امتى قال تلك امة احمد
پرٹھا تو اس میں اس امت کا ذکر پایا عرض کی: اے
رب میرے! میں ان لوگوں میں ایک اُمت پاتا ہوں
کہ وہ زمانے میں سب سے پچھلی اور مرتبے میں سب سے
اگلی، قریر میری امت کر، فرمایا: یہ امت احمد کی ہے
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

حضرت آدم اور سرکارِ دو عالم
ابن عساکر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی،
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

لما خلق الله آدم اخبره بينيه فجعل يرى
فضائل بعضهم على بعض فرأى نورا
ساطعا فى اسفلهم فقال يا سرب من هذا
قال هذا ابنك احمد هو الاول وهو
الاخر وهو اول شافع واول مشفع
جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو
پیدا کیا انھیں ان کے بیٹوں پر مطلع فرمایا، وہ اُن میں
ایک کی دوسرے پر فضیلتیں دیکھا کئے تو ان سب
کے آخر میں بلند و روشن نور دیکھا، عرض کی، الہی!
یہ کون ہے؟ فرمایا: یہ تیرا بیٹا احمد ہے یہی اول ہے
اور یہی آخر ہے اور یہی سب پہلا شفیع اور یہی سب سے پہلا شفاعت مانا گیا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

خاتم النبیین
نیز بطریق ابی الزبیر حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی،
فرمایا،

بين كنتى آدم مكتوباً محمد رسول الله
خاتم النبیین صلى الله عليه وسلم
آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دونوں شانوں کے
وسط میں قلم قدرت سے لکھا ہوا ہے محمد رسول اللہ
خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

محمد اور دروازہ جنت
ابن ابی شیبہ مصنف میں بطریق مصعب بن سعد حضرت کعب احبار
رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی،

- ۱۴/۱ ذکر الفضیلة الثالثة عالم الکتب بیروت
۱۱/۲ مکتبہ تاریخ دمشق لابن عساکر باب ماورد فی اصطفاہ علی العالمین الخ دار الفکر بیروت
کنز العمال حدیث ۳۲۰۵۲ موسسة الرسالة بیروت
۱۳۴/۲ مکتبہ تاریخ دمشق لابن عساکر باب ذکر ماخص به وشرف به الخ عالم الکتب بیروت

فلا اذکرتی موضع حتی تذکر معی ولقد
 خلقت الدنیا واهلها لاعرفهم کرامتک علی
 ومنزلتک عندی ولولاک ما خلقت
 السموت والارض وما بینهما لولاک
 ما خلقت الدنیا هذا مختصر
 بارگاہ میں تمہارا مرتبہ ان پر ظاہر کروں، اور اگر تم نہ ہوتے تو میں آسمان وزمین اور جو کچھ ان میں ہے اصلاً
 نہ بناتا، صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم۔

آخر النبیین خطیب بغدادی حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

لما اسری بی الی السماء قرینی حتی کان بینی
 و بینہ کقاب قوسین اودائی، وقال
 لی یا محمد هل غمک ان جعلتک آخر
 النبیین، قلت لا، قال فہل غم امتک ان جعلتہم
 آخر الامم قلت لا، قال اخبر امتک انی جعلتہم آخر
 الامم لا فضح الامم عندک ولا افضحہم عند الامم۔
 شب اسری مجھے میرے رب عزوجل نے نزدیک کیا
 یہاں تک کہ مجھ میں اور اس میں دو کمان جگہ اسے کم کا
 فاصلہ رہا اور مجھ سے فرمایا: اے محمد! کیا تجھے
 اس کا غم ہوا کہ میں نے تجھے سب پیغمبروں کے پیچھے
 بھیجا، میں نے عرض کی: نہ۔ فرمایا: کیا تیری امت
 کو اس کا رنج ہوا کہ میں نے انھیں سب امتوں کے
 پیچھے رکھا، میں نے عرض کی: نہ۔ فرمایا: اپنی امت کو خبر دے دے کہ میں نے انھیں سب سے پیچھے اس
 لئے کیا کہ اور امتوں کو ان کے سامنے رسوا کروں اور انھیں اوروں کے سامنے رسوائی سے محفوظ رکھوں
 والحمد للہ رب العالمین!

رحمۃ للعالمین ابن جریر وابن ابی حاتم وابن مردویہ و بزار والبیہقی بطریق
 ابوالعالیہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث طویل اسرا

میں راوی،

ثم لقی اسما و اح الانبیاء فاشنوا علی یعنی پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

لہ مختصر تاریخ دمشق لابن عساکر ذکر ما خص بہ و شرف بہ من بین الانبیاء دار الفکر بیروت ۱۳۶-۳۷/۲
 لہ تاریخ بغداد ترجمہ ۲۵۵۷ ابو عبد اللہ احمد بن محمد النزی دار الکتاب العربی بیروت ۱۳۰/۵

ارواحِ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سے ملے، پیغمبروں نے اپنے رب عزوجل کی حمد کی، ابراہیم پھر موسیٰ پھر داؤد پھر سلیمان پھر عیسیٰ علیہم الصلوٰۃ بہ ترتیب حجر النبی بجالائے اور اس کے ضمن میں اپنے فضل کی و خصائص بیان فرمائے سب کے بعد محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب جل جلالہ کی شاکر اور فرمایا تم سب اپنے رب کی تعریف کر چکے اور اب میں اپنے رب کی حمد کرتا ہوں سب خوبیاں اللہ کو جس نے مجھے سارے جہان کے لئے رحمت بنا کر بھیجا اور تمام آدمیوں کی طرف بشارت دیتا اور ڈر سناتا مبعوث کیا اور مجھ پر قرآن اتارا جس میں برہنہ کا روشن بیان ہے اور میری امت کو تمام امتوں پر فضیلت دی اور انھیں عدل و عدالت و اعتدال والی امت کیا اور انھیں کو اول اور انھیں کو آخر رکھا اور میرے واسطے میرا ذکر بلند فرمایا اور مجھے فاتح دیوان نبوت و خاتمہ دفتہ رسالت بنایا، ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ان وجہ سے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تم سے افضل ہوئے پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سدرۃ تک پہنچے، اس وقت رب عزوجل نے ان سے کلام کیا اور فرمایا میں نے تجھے اپنا خالص پیارا بنایا اور تیرا نام توریت میں حبیب الرحمن لکھا ہے، میں نے تیرے لئے تیرا ذکر اونچا کیا کہ میرا ذکر نہ ہو جب تک میرے ساتھ تیری یاد نہ آئے اور میں نے تیری امت کو یہ فضل دیا کہ وہی سب سے اگلے اور وہی سب سے پچھلے اور میں نے تجھے سب پیغمبروں سے پہلے پیدا کیا اور سب کے بعد بھیجا اور تجھے فاتح و خاتم کیا صلی اللہ علیہ وسلم۔

سربہم فقال ابراہیم ثم موسیٰ ثم داؤد ثم سلیمان ثم عیسیٰ ثم ان محمد اصری اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اثنی علی سربہ فقال کلکم اثنی علی سربہ و اثنی علی ربی الحمد للہ الذی ارسلنی مرحمة للعالمین و کافۃ للناس بشیرا و نذیرا و انزل علی الفرقان فیہ تبیان لکل شیء و جعل امتی خیرامۃ اخرجت للناس و جعل امۃ وسطا و جعل امتی ہم الاولون و ہم الآخرون و رفع لی ذکری و جعلنی فاتحا و خاتما فقال ابراہیم بہذا افضلکم محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انتہی الی السدرۃ فکلہ تعالیٰ عند ذلک فقال لہ قد اتخذتک خلیلا و هو مکتوب فی التورۃ اذ حبیب الرحمن و رفعت لک ذکرك فلا اذکر الا ان ذکرک معی و جعلت امتک ہم الاولون و الآخرون و جعلتک اول النبیین خلقا و اخوہم بعثا و جعلتک فاتحا و خاتما ہذا مختصر ملقط۔

ارشاداتِ انبیاء و ملائکہ و اقوالِ علمائے کتب سابقہ

حدیث شفاعت امام احمد و ابو داؤد طیالسی مطولاً اور ابن ماجہ مختصراً اور ابو یعلیٰ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حدیث طویل شفاعت کبریٰ میں فرماتے ہیں:

فیاتون عیسیٰ فیقولون اشفع لنا الی ربک فلیقض بیننا فیقول انی لست ہناکم انی اتخذت الہام من دون اللہ، و انہ لا یہمنی الیوم الانفسی ولكن ان کل متاع فی وعاء مختوم علیہ اکان یقدر علی ما فی جوفہ حتی یفرض الخاتم فیقولون لا فیقول ان محمد اصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فیاتونی فاقول ان الہا فاذا اساد اللہ ان یقضى بین خلقہ نادى مناد ین احمد و امتہ فنحن الاخرون الاولون نحن اخر الامم و اول من یحاسب فتفرج لنا الامم عن طریقتنا الحدیث ہذا مختصراً۔

یعنی جب لوگ اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے حضور سے مایوس ہو کر پھریں گے تو سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس حاضر ہو کر شفاعت چاہیں گے، مسیح فرمائیں گے میں اس منصب کا نہیں مجھے لوگوں نے اللہ کے سوا خدا بنایا تھا مجھے آج اپنی ہی فکر ہے مگر یہ یہ کہ جو چیز کسی سرِ مہربان میں رکھی ہو کیا بے مہر اٹھائے اُسے یا سکتے ہیں، لوگ کہیں گے نہ، فرمائیں گے تو محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور یہاں تشریف فرما ہیں، لوگ میرے حضور حاضر ہو کر شفاعت چاہیں گے میں فرماؤں گا میں ہوں شفاعت کے لئے، پھر جب اللہ عز و جل اپنی مخلوق میں فیصلہ کرنا چاہے گا ایک منادی پکارے گا کہاں ہیں احمد اور ان کی امت

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، تو ہمیں کچھ ہیں اور ہمیں اگلی سب اُمتوں سے پیچھے آئے اور سب سے پہلے ہمارا حساب ہو گا اور سب اُمتیں عرصاتِ محشر میں ہمارے لئے راستہ دیں گی۔

انبیاء کا التجائے شفاعت احمد و بخاری و مسلم و ترمذی حدیث طویل شفاعت میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

فیاتون محمد ا فیقولون یا محمد اولین و آخرین حضور خاتم النبیین افضل المرسلین

انت رسول اللہ و خاتم الانبیاء ﷺ
حضور اللہ تعالیٰ کے رسول اور تمام انبیاء کے خاتم ہیں ہماری شفاعت فرمائیں۔

حضرت آدم اور اذان اول
ابو نعیم حلیۃ الاولیاء اور ابن عساکر دونوں بطریق عطار حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

نزل آدم بالہند واستوحش فنزل جبریل
فنادی بالاذان اللہ اکبر اللہ اکبر، اشہد
ان لا الہ الا اللہ، اشہد ان لا الہ الا اللہ،
اشہد ان محمد رسول اللہ، اشہد ان محمد
رسول اللہ، قال آدم من محمد، قال
ما خرد لک من الانبیاء۔

جب آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام بہشت سے ہند
میں اترے تو گھبرائے، جبریل امین علیہ الصلوٰۃ
والتسلیم نے اتر کر اذان دی۔ جب نام پاک
آیا آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پوچھا: محمد کون
ہیں۔ کہا: آپ کی اولاد میں سب سے پچھلے نبی
ﷺ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)۔

ابو نعیم دلائل میں یونس بن میرہ بن خلّیس سے مرسلہ اور دارمی و ابن عساکر
بطریق یونس ہذا عن ابی ادریس الخواری عن عبد الرحمن بن غنم اشعری
مرضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلہ راوی و ہذا لفظ المرسل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،
قریش نے کاشت لے کر آیا اور میرا شکم مبارک چیر کر دل مقدس نکالا اور اُسے دھو کر کچھ اس پر چھڑک دیا،
پھر کہا:

انت محمد رسول اللہ المقفی المحاشر۔
(الحديث هذا مختص)
حضور محمد رسول اللہ ہیں سب انبیاء کے بعد تشریف
لانے والے تمام عالم کو حشر دینے والے، صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم۔

حدیث متصل میں یوں ہے: جبریل نے اتر کر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا شکم چاک کیا، پھر کہا:
قلب و کیم فیہ اذنان سمیعتان و
عینان بصیرتان محمد رسول اللہ
مضبوط و محکم دل ہے اس میں دو کان ہیں شنوا
اور دو آنکھیں ہیں بینا، محمد اللہ کے رسول ہیں

۱۔ صحیح البخاری کتاب التفسیر سورۃ بنی اسرائیل قیدی کتب خانہ کراچی ۶۸۵/۲
۲۔ حلیۃ الاولیاء ترجمہ عمرو بن قیس المالکی دار الکتب العربی بیروت ۱۰۴/۵
۳۔ الخصائص الکبریٰ بحوالہ ابی نعیم یونس بابا جابر فی قلبہ الشریف دار الکتب الحدیثہ ۱۹۲/۱

انبیاء کے خاتم اور خلافت کو حشر دینے والے، صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم۔

بشارت میلاد الرسول

ابو نعیم بطریق شہر بن حوشب اور ابن عساکر بطریق مسیب بن رافع
وغیرہ حضرت کعب اجار سے راوی، انہوں نے فرمایا، میرے باپ
اعلم علمائے توراۃ تھے، اللہ عزوجل نے جو کچھ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام برائے اس کا علم ان کے برابر کسی کو
نہ تھا، وہ اپنے علم سے کوئی شے مجھ سے نہ چھپاتے، جب مرنے لگے مجھے بلا کر کہا، اے میرے بیٹے! تجھے معلوم
ہے کہ میں نے اپنے علم سے کوئی چیز تجھ سے نہ چھپائی مگر ہاں دو ورق رکھے ہیں ان میں ایک نبی کا بیان
ہے جس کی بعثت کا زمانہ قریب آ پہنچا میں نے اس اندیشے سے تجھے ان دو ورقوں کی خبر نہ دی کہ شاید کوئی
جھوٹا مدعی نکل کھڑا ہو تو اس کی پیروی کر لے یہ طاق تیرے سامنے ہے میں نے اس میں وہ اوراق رکھ کر اوپر سے
مٹی لگا دی ہے ابھی ان سے تعرض نہ کرنا، نہ انہیں دیکھنا جب وہ نبی جلوہ فرما ہو اگر اللہ تعالیٰ تیرا بھلا چاہے گا
تو تو آپ ہی اس کا پیرو ہو جائے گا۔ یہ کہہ کر وہ مر گئے ہم ان کے دفن سے فارغ ہوئے مجھے ان دونوں ورقوں
کے دیکھنے کا شوق ہر چیز سے زیادہ تھا، میں نے طاق کھولا ورق نکالے تو کیا دیکھتا ہوں کہ ان میں لکھا ہے :
محمد رسول اللہ خاتم النبیین لا نبی بعدہ محمد اللہ کے رسول ہیں سب انبیاء کے خاتم، ان کے
مولدہ بمکہ و مهاجرہ بطیبۃ، الحدیث۔ بعد کوئی نبی نہیں، ان کی پیدائش مکہ میں اور

ہجرت مدینے کو، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

راہب کا استفسار

بیہقی و طبرانی و ابو نعیم اور خرائطی کتاب المواعظ میں خلیفہ بن عبدہ
سے راوی میں نے محمد بن عدی بن ربیعہ سے پوچھا جاہلیت میں کہ ابھی
اسلام نہ آیا تھا تمہارے باپ نے تمہارا نام محمد کیونکر رکھا، کہا میں نے اپنے باپ سے اس کا سبب پوچھا،
جواب دیا کہ بنی تمیم سے ہم چار آدمی سفر کو گئے تھے ایک میں اور سفیان بن مجاشع بن دارم اور عمر بن ربیعہ اور
آسامہ بن مالک، جب ملک شام میں پہنچے ایک تالاب پر اترے جس کے کنارے پڑتے تھے، ایک راہب نے

لہ المخصائص الکبریٰ باب ماجاء فی قلبہ الشریف صلی اللہ علیہ وسلم دار الحدیث شامیہ دار الجہوریۃ بعبادین ۱۶۲/۱

تہذیب تاریخ دمشق باب تطہیر قلبہ من الفعل الخ دار احیاء التراث العربی بیروت ۳۷۹/۱

المخصائص الکبریٰ بحوالہ ابی نعیم باب ذکرہ فی التورۃ والانجیل دار الحدیث شامیہ دار الجہوریۃ بعبادین ۳۶/۱

اپنے دیر سے ہمیں جہانکا اور کہا تم کون ہو؟ ہم نے کہا اولادِ مضر سے کچھ لوگ ہیں۔ کہا: اما انہ سوف یبعث منکم وشیکانی فصار عوا الیہ وخذوا بحظکم منہ تو شدوا فانہ خاتم النبیین۔

اس کی خدمت و اطاعت سے بہرہ یاب ہونا کہ وہ سب میں پچھلا نبی ہے۔

ہم نے کہا اس کا نام پاک کیا ہوگا؟ کہا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ جب ہم اپنے گھروں کو واپس آئے سب کے ایک ایک لڑکا ہوا اس کا نام محمد رکھا، انتہی، واللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ۔

قبل از ولادت شہادتِ ایمان زید بن عمرو بن نفیل کہ احد العشرۃ المبشرۃ سیدنا سعید بن زید کے والد ماجد ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہم وعنہ موصدان و مومنان عہد جاہلیت سے تھے طلوعِ آفتابِ عالمِ اسلام سے پہلے انتقال کیا مگر اُسی زمانے میں توحید الہی و رسالت حضرت ختمِ پناہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شہادت دیتے ابنِ سعد و ابو نعیم حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی میں زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملا مکہ معظمہ سے کوہِ حرا کو جاتے تھے انھوں نے قریش کی مخالفت اور ان کے معبودانِ باطل سے جدائی کی تھی اس پر آج ان سے اور قریش سے کچھ لڑائی رہش ہو چکی تھی مجھے دیکھ کر بولے اے عامر! میں اپنی قوم کا مخالفت اور ملتِ ابراہیم کا پیرو ہوا اُسی کو معبود مانتا ہوں جسے ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام پوجتے تھے، میں ایک نبی کا منتظر ہوں جو بنی اسمعیل اور اولادِ عبدالمطلب سے ہوں گے ان کا نام پاک احمد ہے میرے خیال میں میں ان کا زمانہ پاؤں گا میں ابھی ان پر ایمان لاتا اور ان کی تصدیق کرتا ان کی نبوت کی گواہی دیتا ہوں، تمہیں اگر اتنی عمر ملے کہ انھیں پاؤ تو میرا سلام انھیں پہنچانا، اے عامر! میں تم سے ان کی نعت و صفت بیان کئے دیتا ہوں کہ تم خوب پہچان لو، درمیانہ قد ہیں سر کے بال کثرت و قلت میں معتدل، ان کی آنکھوں میں ہمیشہ سُرخ دُور سے رہیں گے، ان کے شانوں کے بیچ میں مہرِ نبوت ہے، ان کا نام احمد، اور یہ شہر ان کا مولد ہے، یہیں ان کی رسالت ظاہر ہوگی، ان کی قوم انھیں مکے میں نہ رہنے دے گی کہ ان کا دین اسے ناگوار ہوگا، وہ ہجرت فرما کر مدینے جائیں گے، وہاں سے ان کا دین ظاہر و غالب ہوگا، دیکھو تم کسی دھوکے فریب میں آکر ان کی اطاعت سے محروم نہ رہنا۔

فانی بلغت البلاد کلہا اطلب دین ابراہیم، کہ میں دین ابراہیم کی تلاش میں شہروں شہروں پھرا

مقوقس شاہ مصر کی تصدیق ولادت

امام واقفی والیوم حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث طویل ملاقات مقوقس بادشاہ مصر میں راوی، جب ہم نے اس نصرانی بادشاہ سے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مدح و تصدیق سنی اس کے پاس سے وہ کلام سن کر اٹھے جس نے ہمیں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے ذلیل و خاضع کر دیا ہم نے کہا سلاطین عجم ان کی تصدیق کرتے اور ان سے ڈرتے ہیں حالانکہ ان سے کچھ رشتہ علاقہ نہیں اور ہم تو ان کے رشتہ دار ان کے ہمسائے ہیں وہ ہمارے گھر ہیں دین کی طرف بلانے آئے اور ہم ابھی ان کے پیرو نہ ہوئے، پھر میں اسکندریہ میں ٹھہرا کوئی گر جا کوئی پادری قبطی خواہ رومی نہ چھوڑا جہاں جا کر محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صفت جو وہ اپنی کتاب میں پاتے ہیں نہ پوچھی ہو، ان میں ایک پادری قبطی سب سے بڑا مجتہد تھا اس سے پوچھا، اہل بقی احد من الانبیاء، آیا پیغمبروں میں سے کوئی باقی رہا؟ وہ بولا:

نعم وهو آخر الانبیاء، لیس بینہ و بیعت
عیسیٰ نبی قد امر عیسیٰ بالتباعہ و هو
النبی الامی العربی اسمہ احمد
ہاں ایک نبی باقی ہیں وہ سب انبیاء سے پچھلے
ہیں ان کے اور عیسے کے بیچ میں کوئی نبی نہیں، عیسے
علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ان کی پیروی کا حکم ہوا ہے وہ
تبی امی عربی ہیں ان کا نام پاک احمد ہے صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم۔

پھر اس نے حلید شریف و دیگر فضائل لطیفہ ذکر کئے، مغیرہ نے فرمایا، اور بیان کر۔ اس نے اور بتائے، از الجملہ کہا،
یخص بالہم یخص بہ الانبیاء قبلہ کات
النبی یبعث الی قومہ و یبعث الی الناس
کافۃ۔
انہیں وہ خصائص عطا ہوں گے جو کسی نبی کو نہ ملے
ہر نبی اپنی قوم کی طرف بھیجا جاتا وہ تمام لوگوں کی طرف
مبعوث ہوئے۔

مغیرہ فرماتے ہیں میں نے یہ سب باتیں خوب یاد رکھیں اور وہاں سے واپس آکر اسلام لایا۔
میلاد النبی پر خاص تارے کا طلوع
ابولعیم حضرت حسان بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے راوی، میں سات برس کا تھا ایک دن کچھ رات کو
وہ سخت آواز آئی کہ ایسی جلد پہنچتی آوازیں نے کبھی نہ سنی تھی کیا دیکھتا ہوں کہ مدینے کے ایک بلند ٹیلے پر
ایک یہودی ہاتھ میں آگ کا شعلہ لئے چنچ رہا ہے لوگ اسی کی آواز پر جمع ہوئے وہ بولا:

هذا کوكب احمد قد طلع هذا الکوکب
یہ احمد کے ستارے نے طلوع کیا، یہ ستارہ کسی
لہ دلائل النبوة لابی نعیم
الفصل الخامس
عالم الکتب بیروت
ص ۲۱ و ۲۲

لا یطلع الا بالنسوة و لم یبق من الانبیاء
الا احمد علیہ

نبی ہی کی پیدائش پر طلوع کرتا ہے اور اب اختیار
میں سوائے احمد کے کوئی باقی نہیں صلی اللہ تعالیٰ

یہودی علماء کے ہاں ذکر ولادت
 امام واقدی و ابو نعیم حضرت حویر بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 علیہ وسلم سے راوی؛

قال کنا ویهود فیما کاتوا یدکرون نبیا یبعث بمکة
اسمہ احمد ولم یبق من الانبیاء غیرہ
وهو فی کتبنا الحدیث۔

یعنی میرے بچپن میں یہود ہم میں ایک نبی کا ذکر کرتے
جو مکے میں مبعوث ہوں گے ان کا نام پاک احمد ہے
اب ان کے سوا کوئی نبی باقی نہیں وہ ہماری کتابوں
میں لکھے ہوئے ہیں۔

اجبار کی زبان پر نعت نبی ابو نعیم سعد بن شابت سے راوی :

قال كان احبنا يهود بنى قريظة والنضير
يذكرون صفة النبي صلى الله تعالى
عليه وسلم ، فلما طلع الكوكب الاحمر
اخبروا انه نبى وانه لاني بعده اسمه احمد
ومهاجرة الى يثرب فلما قدم النبي
صلى الله تعالى عليه وسلم المدينة و
نزلها انكروا وحسدوا وبلغوا
يهود بنى قريظة و بنى نصير کے علماء حضور سید عالم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صفت بیان کرتے جب
سرخ ستارہ چمکا تو انہوں نے خبر دی کہ وہ نبی ہیں اور
ان کے بعد کوئی نبی نہیں ان کا نام پاک احمد ہے ،
ان کی ہجرت گاہ مدینہ ، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ،
جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ طیبہ
تشریف لا کر رونق افروز ہوئے یہود براہِ حسد و بغاوت
منکر ہو گئے۔

فلما جاءهم ما عرفوا كفروا به فلعنة الله
 له ولآل النبوۃ ولأبى نعيم
 توجب تشریف لایا ان کے پاس وہ جانا پہچانا اس کے
 الفصل الخامس
 عالم الکتب بیروت ص ۱۷

الخصائص الكبرى بجواله أبي نعيم باب اخبار الاخيار الخ دار الكتب الحديثة شارع الجمهورية بعبدين ١٢/٦

دلائل النبوة للابن نعيم الفصل الخامس
باب اخبار الاخيار

عالم الكتب بيروت دار الكتب الجديدة شارع الجمهورية بعبدين

ص ١٤ ٦٤/١

احفظوا ما اقول لكم ، ولد هذه الليلة نبی
هذه الامة الاخيرة بين كتفيه علامة
الحديث۔
جو تم سے کہہ رہا ہوں اسے حفظ کر رکھو آج کی رات اس
پچھلی اُمت کا نبی پیدا ہوا اس کے شانوں کے
درمیان علامت ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

ارشادات حضور ختم الانبیاء علیہم افضل الصلوة والثناء

وفیہا انواع نوع فی اسماء النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
اسماء النبی
اجلہ امہ بخاری وسلم وترندی و نسائی و امام مالک و امام احمد و ابو داؤد
طیالسی و ابن سعد طبرانی و حاکم و بیہقی و ابوالعیم و غیر ہم حضرت جبر بن مطعم رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ان لی اسماء انا محمد و انا احمد و انا
الماسی الذی یحو اللہ فی الکفر و انا
الحاشر الذی یحشر الناس علی قدمی و انا
العاقب الذی لیس بعدہ نبی
بیشک میرے متعدد نام ہیں، میں محمد ہوں میں
احمد ہوں، میں ماسی ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے
سبب سے کفر مٹاتا ہے، میں حاشر ہوں میرے
قدموں پر لوگوں کا حشر ہوگا، میں عاقب ہوں
اور عاقب وہ جس کے بعد کوئی نبی نہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

سبعہ اخیرہ الاطبرانی کی روایت میں و المختارہ زائد ہے یعنی اور میں خاتم ہوں صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم۔

انا محمد و احمد
امام احمد مسند اور مسلم صحیح اور طبرانی معجم کبیر میں حضرت ابو موسیٰ اشعری
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
فرماتے ہیں،

انا محمد و احمد و المقفی و الحاشر
میں محمد ہوں اور احمد اور سب انبیاء کے بعد

لہ الخصال الکبریٰ بخوالہ ابن سعد و الحاکم و البیہقی و ابی نعیم، باب باظہر فی لیلہ مولدہ، دار الکتب الحدیثہ، بیابین ۱۲۳/۱
صحیح مسلم کتاب الفضائل باب فی اسماء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/۲۶۱
شعب الایمان للبیہقی فصل فی اسماء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیث ۱۳۹۷ دار الکتب العلمیہ بیروت ۲/۱۴۱
الطبقات الکبریٰ ذکر اسماء الرسول صلی اللہ علیہ وسلم دار صادر بیروت ۲/۱۰۴

ونبی التوبة ونبي الرحمة

آنے والا اور خلائی کو حشر دینے والا اور رحمت کا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

نام مبارک نبی التوبة عجب جامع وکثیر المنافع نام پاک ہے، اس کی تیرہ توجہیں فقیر غفرلہ المولی القدر نے شرح صحیح مسلم للامام النووی وشرح الشفا للقاری والمخفاجی ومرقاۃ واشعة اللمعات شرح مشکوٰۃ وتیسیر وسمراج المنیر وحفنی شروح جامع صغیر وجمع الوسائل شرح شمائل ومطالع المسرات ومواہب وشرح زرقانی وجمع البحار سے التقاط کیوں اور چار توفیق اللہ تعالیٰ اپنی طرف سے بڑھائیں سب سترہ ہوں، بعضہا املح من بعض و احلی (ان میں ہر ایک دوسری سے لذیذ اور میٹھی ہے۔ ت)

خصائص مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

(۱) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہدایت سے عالم نے توبہ ورجوع الی اللہ کی دو لٹیں پائیں حضور کی آواز پر متفرق جماعتیں مختلف امتیں اللہ عز وجل کی طرف پلٹ آئیں،

ذکرہ فی مطالع المسرات وقاری فی شرح
الشفاء والشیخ المحقق فی اشعة اللمعات
وعلیہ اقتصرو فی المواہب الدنیۃ
شرح الاسماء العلیۃ وقبلہ شارحہا
الزرقانی عند سردها۔
اس کو مطالع المسرات میں اور مطالع قاری نے شرح شفا
میں، شیخ محقق نے اشعة اللمعات میں ذکر کیا۔ اور
اسی پر مواہب لدنیہ کے شرح اسماء مبارکہ میں اور اس
سے قبل اپنے بیان میں شارح زرقانی نے
انحصار کیا۔ (ت)

(۲) ان کی برکت سے خلائی کو توبہ نصیب ہوئی، الشیخ فی اللغات والاشعة۔ اقول ولیس بالاول فان الهدایۃ دعوة وارانۃ وبالبرکۃ توفیق الوصول (اقول یہ چیز اول یعنی ہدایت سے حاصل نہیں ہوتی کیونکہ ہدایت دعوت، راستہ دکھانے اور برکت سے وصول مقصود کی توفیق کا

۱/۲۶۱ قیدی کتب خانہ کراچی
۱۰۱ ص مطالع المسرات ذکر اسماء النبی صلی اللہ علیہ وسلم مکتبہ نوریر رضویہ فیصل آباد
۳۹۲/۴ شرح الشفا علی قاری علی ہمش نسیم الریاض فصل فی اسماء صلی علیہ وسلم دار الفکر بیروت
۱۴۹/۳ شرح الزرقانی علی المواہب المقصد الثانی الفصل الاول حرف ن دار المعرفۃ بیروت
۴۸۲/۴ اشعة اللمعات شرح مشکوٰۃ باب اسماء النبی وصفاۃ صلی اللہ علیہ وسلم مکتبہ نوریر رضویہ سکھر

نام ہے۔ ت)

(۳) ان کے ہاتھ پر جس قدر بندوں نے توبہ کی اور انبیائے کرام کے ہاتھوں پر نہ ہوئی الشیخ فی الملعات
واشار الیہ فی الاشعة حیث قال بعد ذکر الاولین (شیخ نے ملعات میں اسے ذکر کیا اور اشعہ میں

اس کی طرف اشارہ فرمایا جہاں انھوں نے پہلے دونوں کا ذکر کیا وہاں یہ ہے۔ ت)

اس صفت و درجہ انبیاء مشترک است و در تمام انبیاء میں یہ صفت مشترک ہے اور آنحضرت

ذات شریفین آن حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم از ہمہ بیشتر و وافر و کامل تر است

و افر و کامل تر ہے۔ ت)

صحیح حدیثوں سے ثابت کہ روز قیامت یہ امت سب اُمتوں سے شمار میں زیادہ ہوگی نہ فقط ہر ایک

امت جدا گانہ بلکہ مجموعہ جمیع اُمم سے، اہل جنت کی ایک سوئس صفیں ہوں ہوں گی جن میں بحمد اللہ

تعالیٰ اتنی ہماری اور چالیس میں باقی سب اُمتیں، والحمد للہ رب العالمین۔

(۴) وہ توبہ کا حکم لے کر آئے الامام النووی فی شرح صحیح مسلم والقاری فی جمع الوسائل والزرقاتی

فی شرح المواہب (اے امام نووی نے شرح مسلم، علامہ القاری نے جمع الوسائل اور زرقاتی نے شرح مواہب میں ذکر کیا)

(۵) اللہ عز وجل کے حضور سے قبول توبہ کی ایسا وقت لا اے اللہ شہد شہد مواہب والمناوی فی التیسیر۔

(۶) اقول بلکہ وہ توبہ عام لئے ہر نبی صرف اپنی قوم کے لئے توبہ لاتا وہ تمام جہان سے توبہ لینے آئے صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم۔

(۷) بلکہ توبہ کا حکم وہی لے کر آئے کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سب ان کے نائب ہیں تو روز اول سے

آج تک اور آج سے قیامت تک جو توبہ غلطی سے طلب کی گئی یا کی جائے گی واقع ہوئی یا وقوع پائیگی

سب کے نبی ہمارے نبی توبہ ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الفاسی فی مطالع المسرات فجزاہ اللہ

معافی المہربات و عوالی المسرات (یہ علامہ فاسی نے مطالع المسرات میں ذکر کیا، اللہ تعالیٰ ان کو

نیکیوں کا ذخیرہ اور بلند خوشیاں جزا میں عطا فرمائے۔ ت)

۱۔ اشعة الملعات شرح مشکوٰۃ باب اسماء النبی وصفاته الخ فصل ۱ مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر ۳۸۲/۴

۲۔ شرح صحیح مسلم للنووی کتاب الفضائل باب فی اسمائہ الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۲۶۱/۲

۳۔ التیسیر شرح الجامع الصغیر تحت حدیث انا محمد و احمد الخ مکتبہ امام الشافعی ریاض ۳۷۶/۱

۴۔ مطالع المسرات ذکر اسماء النبی صلی اللہ علیہ وسلم مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد ص ۱۰۱ - ۱۰۲

(۸) توبہ سے مراد اہل توبہ ہیں اے علی و ان قوله تعالى واسئل القرية (اللہ تعالیٰ کے قول واسئل القرية کے انداز پر۔ ت) یعنی تو آئین کے نبی مطالع المسرات مع زیادة معنی (مطالع المسرات اور جو کچھ زیادہ ہے وہ میری طرف سے) اقول اب ادنیٰ یہ ہے کہ توبہ سے مراد ایمان لینا کما سوغه المناوی ثم العنیزی فی شروح الجامع الصغیر (جیسا کہ علامہ مناوی نے پھر عنزی نے الجامع الصغیر کی شرحوں میں ذکر فرمایا۔ ت) حاصل یہ کہ تمام اہل ایمان کے نبی۔

(۹) ان کی امت تو آئین ہیں و صفت توبہ میں سب امتوں سے ممتاز ہیں، قرآن ان کی صفت میں التائبون فرماتا ہے، جمع الوسائل، جب گناہ کرتے ہیں توبہ لاتے ہیں یہ امت کا فضل ہے اور امت کا ہر فضل اس کے نبی کی طرف راجع، مطالع۔ اقول وہ فارق ما قبلہ فلیس فیہ حذف ولا یجوز (میں کہتا ہوں اس سبب سے وہ پہلے سے جدا ہوا تو اس میں نہ حذف ہے اور نہ یہ جائز ہے۔ ت)

(۱۰) ان کی امت کی توبہ سب امتوں سے زائد مقبول ہوئی، حنفی علی الجامع الصغیر، کہ ان کی توبہ میں مجرد ندامت و ترک فی الحال و عزم امتناع پر کفایت کی گئی، نبی الرحمۃ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے بوجھ اتار لئے اگلی امتوں کے سخت و شدید باران پر نہ آنے دیئے اگلوں کی توبہ سخت سخت شرائط سے مشروط کی جاتی تھی گو سالہ پستی سے نبی اسماعیل کی توبہ اپنی جانوں کے قتل سے رکھی گئی کما نطق بہ القرآن العنیز (جیسا کہ قرآن نے اس کو بیان فرمایا۔ ت) جب ستر ہزار آپس میں کٹ چکے اس وقت توبہ قبول ہوئی، شرح الشفا للقاری والمرقاۃ و نسیم الریاض و الفاسی و مجمع البحار برمز (ن)

عہ اقتصر الحنفی فی تقریر ہذا الوجه
علی ذکر الاستغفار فقط فقال لانه
حنفی نے اپنی تقریر میں اس وجہ پر استغفار کے
ذکر کا اقتصار کیا تو فرمایا آپ کی امت
(باقی اگلے صفحہ پر)

۱۰۲ و ۱۰۱ ص مطالع المسرات ذکر اسماء النبی صلی اللہ علیہ وسلم مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد
۳۶۱/۱ ۱۰۲ ص التیسیر شرح الجامع الصغیر تحت حدیث انما محمد و احمد مکتبہ امام الشافعی ریاض
۱۸۳/۲ ۱۰۱ ص جمع الوسائل فی شرح الشائل باب ما جاء فی اسماء رسول اللہ الخ دار المعرفۃ بیروت
۱۰۱ ص ۶۳/۲ ۱۰۱ ص مطالع المسرات ذکر اسماء النبی صلی اللہ علیہ وسلم مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر
۶۳/۲ حاشیہ الحنفی علی الجامع الصغیر علی ہامش لسراج المنیر المطبوعۃ الازہریۃ المصریۃ مصر

(۱۱) وہ خود کثیر التوبہ ہیں، صحیح بخاری میں ہے: میں روز اللہ سجدے سے ستر بار استغفار کرتا ہوں۔
 شرح الشفا والمرقاۃ واللمعات والمجمع بومز (ط) للطیبی والذرقانی ہر ایک کی توبہ اس کے
 لائق ہے حسنات الابراریات المقربین (نیکیوں کی خوبیاں مقربین کے گناہ ہیں - ت) حضور اقدس
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر آن ترقی مقامات قرب و مشاہدہ میں ہیں وللاخرة خیر لك من الاولی
 (آپ کیلئے ہر پہلی ساعت دوسری افضل ہے - ت) جب ایک مقام اجل و اعلیٰ پر ترقی فرمائے گزشتہ مقام کو
 بہ نسبت اس کے ایک نوع تعصیر تصور فرما کر اپنے رب کے حضور توبہ و استغفار لاتے تو وہ ہمیشہ ترقی اور ہمیشہ
 (بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

الامم السابقة فلا تشم منه رائحة اشتراط
 الاستغفار لمطلق التوبة وان اصعبت
 النظر لم تجد فيه خلافا لحديث الاسكات
 ايضا فان الاستغفار الصادق لا ينشوا
 الا عن ندم صحيح والندم الصحيح يلزمه
 الاقلاع وعزم الترك ولقد اوضح عنه
 صلى الله تعالى عليه وسلم قوله
 الندم توبة علان المقصود المحصر
 بالنسبة الى ماكان على الامم السابقة
 من الامر ثم هذا كله لا مساع
 له في تقرير الوجه بما قررنا كما
 ترى فاعرف ۱۲ منہ -

اس سے مطلق توبہ کے لئے استغفار کی شرط کی جو
 تک محسوس نہیں ہوتی، اگر آپ گہری نظر سے دیکھیں تو
 اس میں آپ کوئی خلاف نہ پائیں گے کہ سچی استغفار
 کا جو دسچی نہامت کے بغیر نہیں ہو سکتا کیونکہ صحیح نہامت
 کو گناہ کا ختم کرنا اور اس کے ترک کا عزم لازم ہے
 اسی معنی میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے صحیح
 منقول ہے کہ نہامت توبہ ہے اس کے علاوہ ان کا
 مقصد پہلی اُمتوں پر لازم امور کی نسبت سے حصر کرتا ہے،
 پھر اس وجہ کی تقریر میں اس تمام بیان کا
 کوئی دخل نہیں ہے جس کی ہم نے تقریر
 کی جیسا کہ آپ اسے دیکھ رہے ہیں، غور
 کرو ۱۲ منہ (ت)

۱ شرح الشفا لعلی قاری علی ہامش نسیم الریاض فصل فی اسماء صلی اللہ علیہ وسلم دار الفکر بیروت ۳۹۲/۲
 مرقات المفاتیح کتاب الفضائل باب اسماء النبی وصفاته الخ مکتبہ حبیبیہ کوئٹہ ۵۰۹/۱۰
 صلی اللہ القرآن الکریم ۳/۹۳

بارگاہ میں عذر و دولت قبول پاتا ہے۔

توراة مقدس میں ہے: لَا يَجْزِيُ الْيَسِيئَةُ الْمَسِيئَةَ وَلَكِنْ يَعْذُو وَيَغْفِرُ اِمَامُ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بدی کا بدلہ بدی نہ دیں گے بلکہ بخش دیں گے اور مغفرت فرمائیں گے۔ رواۃ البخاری عن عبد اللہ بن عمر و الدارمی و ابن سعد و عساکر عن ابن عباس و الاخير عن عبد اللہ بن سلام و ابن ابی حاتم عن وھب بن منبہ و ابو نعیم عن کعب الاحبار رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین، (اس کو بخاری نے عبد اللہ بن عمر اور دارمی، ابن سعد اور ابن عساکر نے ابن عباس سے اور آخری نے عبد اللہ بن سلام سے، ابن ابی حاتم نے وھب بن منبہ سے اور ابو نعیم نے کعب الاحبار رضی اللہ عنہم اجمعین سے روایت کیا۔) ولہذا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسمائے طیبہ میں عفو و غفور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

(۱۵) نبی توبہ: اقول وہ نبی توبہ ہیں، بندوں کو حکم ہے کہ ان کی بارگاہ میں حاضر ہو کر توبہ و استغفار کریں اللہ توبہ جگہ سنتا ہے، اس کا علم اس کا سمع اس کا شہود سب جگہ ایک سا ہے مگر حکم یہی فرمایا کہ میری طرف توبہ چاہو تو میرے محبوب کے حضور حاضر ہو۔ قال تعالیٰ:

وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاؤُكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَحِيمًا۔
اگر وہ جو اپنی جانوں پر ظلم کریں تیرے پاس حاضر ہو کر خدا سے بخشش چاہیں اور رسول اُن کی مغفرت مانگے تو ضرور خدا کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

حضور کے عالم حیات ظاہری میں حضور ظاہر تھا اب حضور مزار پر الفوار ہے اور جہاں یہ بھی میسر نہ ہو تو دل سے حضور پر نور کی طرف توبہ حضور سے توسل فریاد، استغاثہ طلب شفاعت کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اب بھی ہر مسلمان کے گھر میں جلوہ فرما ہیں، مولانا علی قاری علیہ رحمۃ الہی شرح شفا شریف میں فرماتے ہیں:

روح النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حاضرة فی بیوت اہل الاسلام
نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر مسلمان کے گھر میں جلوہ فرما ہیں۔

۱۔ صحیح البخاری کتاب البیوع باب کراہیۃ الضغب فی السوق قیدی کتب خانہ کراچی ۲۸۵/۱
سنن الدارمی باب صفۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم دار المحاسن بیروت ۱۵/۱
۲۔ القرآن الکریم ۶۴/۳
۳۔ شرح شفا لقاری علی ہاشم نسیم الریاض الباب الرابع من القسم الثاني مطبعة الازہریۃ المصریۃ مصر ۳/۶۴

(۱۶) وہ مفیض توبہ ہیں توبہ لیتے بھی یہی ہیں اور دیتے بھی یہی، یہ توبہ نہ دیں تو کوئی توبہ نہ کر سکے، توبہ ایک نعمتِ عظمیٰ بلکہ اہل نعم ہے اور نصوص متواترہ اولیائے کرام و علمائے اعلام سے مبرہن ہو چکا کہ ہر نعمت قلیل یا کثیر، صغیر یا کبیر، جسمانی یا روحانی، دینی یا دنیوی، ظاہری یا باطنی، روزِ اول سے اب تک، اب سے قیامت تک، قیامت سے آخرت، آخرت سے اب تک، مومن یا کافر، مطیع یا فاجر، ملک یا انسان، جن یا حیوان بلکہ تمام ماسوا اللہ میں جسے جو کچھ ملی یا ملتی ہے یا ملے گی اس کی کلی انھیں کے صبا کے حرم سے کھلی اور کھلتی ہے اور کھلے گی، انھیں کے ہاتھوں پر پٹی اور پٹی ہے یہ سر الوجود و اصل الوجود و خلیفۃ اللہ الاعظم و ولی نعمت عالم ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، یہ خود فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم،

انا ابوالقاسم اللہ یعطی وانا اقسام لہ
میں ابوالقاسم ہوں اللہ دیتا ہے اور میں تقسیم کرتا ہوں۔
رواہ المحاکم فی المستدرک وصححہ و
(اسے حاکم نے مستدرک میں روایت کیا اور اس کی تصحیح کی اور تحقیق کرنیوالوں نے اسے ثابت رکھا ہے۔)
اقرہ الناقدون۔

ان کا رب اللہ عزوجل فرماتا ہے،

وما ارسلناک الا رحمة للعالمین
ہم نے نہ بھیجا تمھیں مگر رحمت سارے جہان کے لئے۔
فیقر غفرلہ اللہ تعالیٰ نے اسے جافرا و ایمان افروز و دشمن گزاد و شیطان سوز بجٹ کی تفصیل جلیل اور اس پر نصوص قاہرہ کثیرہ وافر کی تکثیر جمیل اپنے رسالہ مبارکہ سلطنت المصطفیٰ فی ملکوت الوری میں ذکر کی والحمد للہ رب العالمین۔

(۱۷) اقول وہ نبی توبہ ہیں کہ گناہوں سے ان کی طرف توبہ کی جاتی ہے توبہ میں ان کا نام پاک نام جلالت حضرت عزت جلالت کے ساتھ لیا جاتا ہے کہ میں اللہ و رسول کی طرف توبہ کرتا ہوں جل جلالت و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم شریف میں ہے اُمّ المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی، یا رسول اللہ اتوب الی اللہ و الی یا رسول اللہ! میں اللہ اور اللہ کے رسول کی طرف توبہ کرتی ہوں مجھ سے کیا خطا ہوئی۔
رسولہ ماذا اذنبت لہ

ف ہر نعمت ہر شخص کو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ملی اور ملتی ہے اور ملے گی۔

لہ المستدرک للحاکم کتاب التاریخ ذکر اسرار النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دار الفکر بیروت ۶۰۴/۲
لہ القرآن الکریم ۱۰۶/۲

لہ صحیح البخاری کتاب النکاح باب حل یرجع اذا رای منکراً فی الدعوة قیدی کتب خانہ کراچی ۷۷۸/۲

ہر گلے را رنگ و بونے دیگر ست

(ہر پھول کا رنگ و خوشبو علیحدہ ہے۔ ت)

مگر میں امید کرتا ہوں کہ فقیر کی یہ تین توبہیں اخیر کچھ اللہ تعالیٰ چیرے دیگر ہیں و باللہ التوفیق۔

توبہ قبول کرنے والے نبی
امام احمد و ابن سعد و ابن ابی شیبہ اور امام بخاری تاریخ اور ترمذی شمال
میں حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی مدینہ طیبہ کے ایک راستے
میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھے ملے ارشاد فرمایا :

انا محمد و انا احمد و انا نبی الرحمة و نبی
التوبة و انا الحق و انا الحاشر و نبی الملاحم۔
میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں رحمت کا نبی ہوں،
میں توبہ کا نبی ہوں، میں سب میں آخر نبی ہوں،
میں شریعتی والا ہوں، میں جہادوں کا نبی ہوں، صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم۔

مالک لوائے حمد
طبرانی معجم کبیر اور سعید بن منصور سنن میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے
راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

انا محمد و انا احمد و انا الحاشر الذی
احشر الناس علی قدمی، و انا ماحی الذی
یمحو اللہ فی الکفر، فاذا کان یوم القیامة
کان لواء الحمد معی، و کنت امام المرسلین
و صاحب شفاعتہم یہ
میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں حاشر ہوں کہ لوگوں
کو اپنے قدموں پر میں حشر دوں گا، میں ماحی ہوں کہ
اللہ تعالیٰ میرے سبب سے کفر کو محو فرماتا ہے،
قیامت کے دن لواء الحمد میرے ہاتھ میں ہوگا، میں
سب پیغمبروں کا امام اور ان کی شفاعتوں کا مالک
ہوں گا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

اسمائے طیبہ خاتم و عاقب و مقفی تو معنی ختم نبوت میں نص صریح ہیں۔ علماء فرماتے ہیں اسم پاک حاشر
بھی اسی طرف ناظر۔ امام نووی شرح صحیح مسلم میں فرماتے ہیں :

قال العلماء معناها ذی معنی دوایتی قدمی
بالتثنیة و لا افراد (یحشرون علی)
علمائے نے فرمایا ان دونوں یعنی قدمی مفرد اور قدمی تثنیہ
کا معنی یہ ہے کہ لوگوں کا حشر میرے پیچھے

۱۔ شمائل الترمذی مع جامع الترمذی باب ما جاز فی اسماء رسول اللہ الخ نور محمد کا رخاۃ تجارت کتب کراچی ۲/۵۹۷
مسند احمد بن حنبل حدیث حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ دار الفکر بیروت ۵/۴۰۵
۲۔ المعجم الکبیر للطبرانی حدیث ۱۷۵۰ باب من اسماء جابر بن عبد اللہ المكتبة القیصلیہ بیروت ۲/۱۸۴

اثری و نہ مات نبوتی و رسالتی و لیس
بعدی نبیؐ

تیسرے میں ہے،

ای علی اثر نبوتی ای نہ منہا ای لیس
بعده نبیؐ

جمع الوسائل میں ہے،

قال الجزری ای یحشر الناس علیٰ اثر
نہ مان نبوتی لیس بعدی نبیؐ

جزری نے فرمایا یعنی لوگوں کا حشر میری نبوت کے
زمانہ کے بعد ہوگا میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا (ت)
ابن مردویہ تفسیر اور ابوالعزم دلائل میں اور ابن عدی و ابن عساکر و دہلی
حضرت ابوالطفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

ان لی عشرة اسماء عند ربی انا محمد و
احمد و الفاتح و الخاتم و ابوالقاسم
و الحاشر و العاقب و السامح و لیس
وطہؐ

ابن عدی کامل میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ان لی عشرة اسماء میرے
رب کے پاس میرے لئے دس نام ہیں، از انجملہ محمد و احمد و ماجی و عاقب یعنی خاتم الانبیاء و رسول الرحمة
و رسول التوبہ و رسول الملام ذکر کر کے فرمایا: وانا المقفی قفیت النبیین عامۃ وانا

۱۔ شرح صحیح مسلم للنووی مع صحیح مسلم باب فی اسماء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قیدی کتب خانہ کراچی ۲۶۱/۲
۲۔ التیسیر شرح الجامع الصغیر تحت حدیث ان لی اسماء مکتبہ امام شافعی الرياض ۳۴۳/۱
۳۔ جمع الوسائل فی شرح الشائل باب ما جاز فی اسماء رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دار المعرفۃ بیروت ۱۸۲/۲
۴۔ الکامل فی ضعفاء ترجمہ سیف بن وہب دار الفکر بیروت ۱۲۴۳/۳
۵۔ دلائل النبوة لابن نعیم الفصل الثالث عالم الکتب بیروت ص ۱۲
۶۔ تہذیب تاریخ ابن عساکر باب معرفۃ اسماء الخوارزمی التراث العربی بیروت ۲۴۵/۱

قائم میں مقتدی ہوں کہ تمام پیغمبروں کے بعد آیا اور میں کامل جامع ہوں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔
تنبیہ: یہ حدیث ابن عدی نے مولیٰ علی و ام المؤمنین صدیقہ واسامہ بن زید و عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی روایت کی،

کما فی مطالع المسرات فان کان کلھا عاقب
 جیسا کہ مطالع المسرات میں ہے تو اگر تمام میں عاقب
 او مقف و نحوہما کانت خمسة احادیث۔
 یا مقف و غیر ہما ہوں تو پانچ احادیث ہوئیں (ث)

الحاشر والعاقب حاکم مستدرک میں بافادہ تصحیح حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
 راوی، سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کینسہ یہود میں تشریف لے گئے،
 میں ہر کاب تھا، فرمایا: اے گروہ یہود! مجھے بارہ آدمی دکھاؤ جو گواہی دینے والے ہوں کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، اللہ عز وجل سب یہود سے اپنا غضب (یعنی جس میں وہ زمانہ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام
 سے گرفتار ہیں کہ وباؤا بغضب من اللہ فباؤا بغضب علی غضب) اور خدا کے غضب میں لوٹے تو غضب
 پر غضب کے سزاوار ہوئے۔ ت) اٹھائے گا، یہود سن کر چپ رہے کسی نے جواب نہ دیا۔ حضور نے فرمایا،
 ابیتم فواللہ لانا الحاشر وانا العاقب وانا
 النبی المصطفیٰ امنتکم او کذبتم
 تم نے نہ مانا خدا کی قسم بیشک میں حاشر ہوں اور
 میں خاتم الانبیاء ہوں اور میں نبی مصطفیٰ ہوں خواہ
 تم مانو یا نہ مانو۔

رسول جہاد ابن سعد مجاہد کی سے مرسلہ راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 فرماتے ہیں،

انا محمد و احمد انا رسول الرحمة انا
 الملحمة انا المقتدی والحاشر
 میں محمد و احمد ہوں، میں رسول رحمت ہوں،
 میں رسول جہاد ہوں، میں خاتم الانبیاء ہوں، میں لوگوں کو
 حشر دینے والا ہوں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

۱۔ الکامل فی ضعفاء الرجال ترجمہ وحب بن وحب بن خیر بن عبد اللہ بن زہیر دار الفکر بیروت ۲۵۲۴

۲۔ القرآن الکریم ۲/ ۹۰ و ۹۱

۳۔ المستدرک للحاکم کتاب معرفة الصحابة مطبع دار الفکر بیروت ۲/ ۱۵

۴۔ الطبقات الکبریٰ لابن سعد ذکر اسماہ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم دار صادر بیروت ۱/ ۱۰۵

نوع آخر: ہوا الاول والاخر والظاہر والباطن

سہ وہی ہیں اول وہی ہیں آخر وہی ہیں باطن وہی ہیں ظاہر

انہیں سے عالم کی ابتدا ہے وہی رسولوں کی انتہا ہیں

صحیحین میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

نحن الآخرون السابقون يوم القيامة ۛ ہم زمانے میں سب سے پہلے اور قیامت میں سب سے اگلے ہیں۔

مسلم وابن ماجہ ابوہریرہ وصدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

نحن الآخرون من اهل الدنيا والاولون يوم القيامة المقضى لهم قبل الخلائق ۛ ہم دنیا میں سب کے بعد اور آخرت میں سب پر سابق ہیں، تمام جہان سے پہلے ہمارے لئے حکم ہو گا۔

دارمی ابن کثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ان الله ادرأك في الاجل المرجو اختيار في اختيارنا فنحن الآخرون ونحن السابقون يوم القيامة ۛ

بیشک اللہ نے مجھے مدت اخیر و زمانہ انتظار پر پہنچایا اور مجھے چن کر پسند فرمایا تو ہمیں سب سے پہلے اور ہمیں روز قیامت سب سے اگلے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

اس حدیث میں نسخ مختلف ہیں بعض میں یوں ہے:

ان الله ادرأك في الاجل المرجو ۛ مجھے اللہ عز و جل نے محض رحمت کے وقت پہنچایا اور

له القرآن الكريم ۛ

۱۲۰/۱ قیدی کتب خانہ کراچی کتاب الجمع باب فرض الجمع ۛ صحیح البخاری

۲۸۲/۱ " " " باب فضيلة يوم الجمعة ۛ صحیح مسلم

" " " " " " " " ۛ

۴۴۲/۱ " " " " " " " " ۛ كز العمال بحوالہ الدارمی حدیث ۳۲۰۸۰ موسسة الرسالة بیروت

اختصاصی اختصاراً۔

میرے لئے کمال اختصار فرمایا۔

اس اختصار کی شرح و تفسیر پانچ وجہ میر پر فقیر نے اپنے رسالہ تبحر الیقین بان نبینا سید المرسلین^۳ میں بیان کی۔

آخر زمان اور اولین یوم قیامت
اسی بن راہویہ مسند اور ابوبکر بن ابی شیبہ استاذ بخاری و مسلم مصنف میں منقول سے راوی امیر المؤمنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک یہودی پر کچھ آتا تھا لینے کے لئے تشریف لے گئے اور فرمایا:

لا والذی اصطفیٰ محمد اعلیٰ البشر
قسم اس کی جس نے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام آدمیوں سے برگزیدہ کیا میں تجھے نہ چھوڑوں گا۔

یہودی بولا: واللہ! خدا نے انھیں تمام بشر سے افضل نہ کیا، امیر المؤمنین نے اسے تپانچہ مارا، وہ بارگاہ رسالت میں نالشی آیا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تے فرمایا، عمر! تم اس تپانچے کے بدلے اسے راضی کر دو (یعنی ذمی ہے) اور وہاں اسے یہودی! آدم صغی اللہ، ابراہیم خلیل اللہ، نوح نجی اللہ، موسیٰ کلیم اللہ، عیسیٰ روح اللہ ہیں وانا حبیب اللہ اور میں اللہ کا پیارا ہوں، ہاں اسے یہودی! اللہ نے اپنے دو ناموں پر میری امت کے نام رکھے اللہ سلام ہے اور میری امت کا نام مسلمان رکھا اور اللہ مومن ہے اور میری امت کو مومنین کا لقب دیا، ہاں اسے یہودی! تم زمانے میں پہلے ہوو نحن الاخرون السابقون یوم القيمة اور ہم زمانے میں بعد اور روز قیامت میں سب سے پہلے ہیں، ہاں ہاں جنت حرام ہے انبیاء پر جب تک میں اس میں جلوہ افروز نہ ہوؤں اور حرام ہے امتوں پر جب تک میری امت نہ داخل ہو، صلی اللہ تعالیٰ علیک وعلیہم وسلم۔

دریائے رحمت
بہیقی شعب الایمان میں ابو قلابہ سے مرسل راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: انما بعثت فاتحاً و خاتماً میں بھیجا گیا دریائے رحمت کھولنا اور نبوت و رسالت ختم کرتا ہوا۔

آخرین بعثت
ابن ابی حاتم و بغوی و ثعلبی تفاسیر اور ابواسحق جوزجانی تاریخ اور ابوالنعیم دلائل میں بطریق عدیدہ عن قنادۃ عن الحسن عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسنداً اور

۱ سنن الدارمی باب ۸ ما اُعطی النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الفضل دار المحاسن للطباعة مصر ۳۲/۱
۲ المصنف لابن ابی شیبہ کتاب الفضائل حدیث ۱۱۸۵۱ ادارۃ القرآن والعلوم اسلامیہ کراچی ۱۱/۵۱
۳ بہیقی شعب الایمان حدیث ۵۲۰۲ دار الکتب العلمیہ بیروت ۳۰۸/۴

ابن سعد طبقات اور ابن لال مکارم الاخلاق میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آیہ کریمہ واذا اخذنا من النبیین میثاقہم وملتک وحب نوح و ابراہیم و موسیٰ و عیسیٰ بن مریم کی تفسیر میں فرمایا:

كنت اول النبیین فی الخلق و آخرهم
فی البعث یلہ
میں سب نبیوں سے پہلے پیدا ہوا اور سب کے بعد بھیجا گیا۔

تمادہ نے کہا: فداء بنی قبلہم _____ اسی لئے رب العزت تبارک و تعالیٰ نے آیہ کریمہ میں انبیائے سابقین سے پہلے حضور پر نور کا نام پاک لیا، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

تذیل: ابوسلطان اپنے امالی میں سہل بن صالح ہمدانی سے راوی میں نے حضرت سیدنا امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سب انبیاء کے بعد مبعوث ہوئے حضور کو سب پر تقدم کیونکر ہوا، فرمایا:

ان الله تعالى لما اخذ من بنی آدم من ظهورهم
ذمیراتہم و اشہدہم علی انفسہم الست
بریکم کان محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
اول من قال بلی و لذلك صار يتقدم الانبیاء
و هو اخر یبعث یلہ
جب اللہ تعالیٰ نے آدمیوں کی پیٹھوں سے ان کی
اولادیں روز میثاق نکالیں اور انہیں خود ان پر گواہ
بنانے کو فرمایا کیا میں تمہارا رب نہیں، تو سب سے
پہلے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کلمہ بلی عرض کیا
کہ ہاں کیوں نہیں، اس وجہ سے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم کو سب انبیاء پر تقدم ہوا حالانکہ حضور سب کے بعد مبعوث ہوئے، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

حضرت فاروق کا طریقِ نداء و خطاب بعد از وصال شفا شریف امام قاضی عیاض و
احیاء العلوم امام حجۃ الاسلام و مدظلہ

امام ابن الحاج و اقتباس الانوار علامہ ابو عبد اللہ محمد بن علی رشاطی و شرح البرہۃ ابو العباس قصار و ابو اہب لہ
امام قسطلانی وغیرہ کتب معتمدین میں ہے امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بعد وفات حضور

۱۔ تفسیر ابن ابی حاتم تحت آیہ واذا اخذنا من النبیین الخ حدیث ۴۵۹۲ مکتبہ نزار مصطفیٰ الباز مکہ المکرّمہ ۳۱۱/۹
تفسیر نبوی المعروف معالم التنزیل علی ہامش الخازن تحت آیہ واذا اخذنا من النبیین الخ مصطفیٰ البانی الحلبي مصر ۲۳۲/۵
۲۔ المختصر الکبریٰ بحوالہ ابی سہل باب خصوصیتہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بکونہ اول النبیین فی الخلق دار الکتب الحدیثہ بیابین ۹/

سید الکائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتیمات بوصفائل عالیہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضور کو ندا و خطاب کر کے عرض کئے ہیں انھیں میں گزارش کرتے ہیں :

ہابی انت و اقی یا رسول اللہ لقد بلغ من فضیلتک عند اللہ ان بعثک آخر الانبیاء و ذکرک فی اولہم، فقال اللہ تعالیٰ و اذا اخذنا من النبیین میثاقہم و منک و من نوح الایۃ۔

یا رسول اللہ! میرے ماں باپ حضور پر قربان حضور کی فضیلت اللہ عزوجل کی بارگاہ میں اس حد کو پہنچی کہ حضور کو تمام انبیاء کے بعد بھیجا اور ان سب سے پہلے ذکر فرمایا کہ فرماتا ہے اور یاد کر جب ہم نے پیغمبروں سے ان کا عہد لیا اور تجھ سے اے محبوب

اور نوح و ابراہیم و موسیٰ و عیسیٰ بن مریم سے علیہم الصلوٰۃ والسلام۔

علامہ محمد بن احمد بن محمد بن محمد بن ابی بکر بن مرزوق تلمسانی

شرح شفا شریف میں سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں : جبریل نے حاضر ہو کر مجھے یوں سلام کیا : السلام علیک یا ظاہر، السلام علیک یا باطن۔ میں نے فرمایا : اے جبریل! یہ صفات تو اللہ عزوجل کی ہیں کہ اُسی کو لائق ہیں مجھ سے مخلوق کی کیونکر ہو سکتی ہیں، جبریل نے عرض کی : اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضور کو ان صفات سے فضیلت دی اور تمام انبیاء و مرسلین پر ان سے خصوصیت بخشی اپنے نام و وصف سے حضور کے نام و وصف مشتق فرمائے،

وسماک بالاول لانک اول الانبیاء خلقا و سماک بالآخر لانک آخر الانبیاء فی العصور خاتم الانبیاء الی آخر الامم۔

حضور کا اول نام رکھا کہ حضور سب انبیاء سے آخرینش میں مقدم ہیں اور حضور کا آخر نام رکھا کہ حضور سب پیغمبروں سے زمانے میں مؤخر و خاتم الانبیاء و نبی امت آخرین ہیں۔

باطن نام رکھا کہ اس نے اپنے نام پاک کے ساتھ حضور کا نام نامی سنہرے نور سے ساق عرش پر آفرینش آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے دو ہزار برس پہلے ابد تک کھیا پھر مجھے حضور پر درود بھیجے کا حکم دیا میں نے حضور پر ہزار سال درود بھیجی اور ہزار سال بھیجی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو مبعوث کیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو مبعوث کیا خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلاتا اور جگمگاتا سورج۔

حضور کو ظاہر نام عطا فرمایا کہ اس نے حضور کو تمام دینوں پر ظہور و غلبہ دیا اور حضور کی شریعت و فضیلت کو تمام اہل سماوات و ارض پر ظاہر و آشکار کیا تو کوئی ایسا نہ رہا جس نے حضور پر نور پر درود نہ بھیجی ہو، اللہ حضور پر درود بھیجے،

فربك محمود وانت محمد وربك الاول و
الآخر والظاهر والباطن وانت الاول
والآخر والظاهر والباطن۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

الحمد لله الذي فضلى على جميع التبیین
حتى في اسی وصفتی۔

ذکرہ القاری فی شرح الشفاء فقال قد
سروی التلمسانی عن ابن عباس الخ۔

اقول ظاہرہ انه اخرجہ بسندہ فاثبت
الاسناد ما خوذ فی مفهوم الروایۃ کما

قالہ الزرقانی فی شرح المواہب و لعل
الظاہر ان فیہ تجرید او المراد ادر ذکر
الله تعالیٰ اعلمہ۔

سب خوبیاں اللہ عز و جل کو جس نے مجھے تمام انبیاء
پر فضیلت دی یہاں تک کہ میرے نام و صفت میں۔
علی قاری نے شرح شفاء میں اس کا ذکر کیا اور
فرمایا کہ تلمسانی نے ابن عباس سے روایت کیا الخ
اقول (میں کہتا ہوں) اس کا ظاہر یہ ہے کہ اس
کو انھوں نے اپنی سند کے ساتھ تخریج کیا ہے کہ
اسناد روایت کے مفہوم میں ماخوذ ہے جیسا کہ
زرقانی نے شرح مواہب میں فرمایا ہو سکتا ہے کہ ظاہر اس میں
تجرید ہو (اسناد ماخوذ نہ ہو) اور صرف اراد کرنا اور ذکر کرنا مراد ہو۔

نوع آخر خصوص نصوص ختم نبوت

صحیح مسلم شریف میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے،

فضلت علی الانبیاء لیست اعطیت جو امع
الکلم ونصرت بالسرعب واحلت لی
الغنائم وجعلت لی الامرض
مسجدا وطھوما و ارسلت لی
میں تمام انبیاء پر چھ وجہ سے فضیلت دیا گیا،
مجھے جامع باتیں عطا ہوئیں اور مخالفوں کے دل
میں میرا رعب ڈالنے سے میری مدد کی گئی اور میرے
لئے غنیمتیں حلال ہوئیں اور میرے لئے زمین پاک

الحق كافة وختم بي النبيون
 کرنے والی اور نماز کی جگہ قرار دی گئی اور میں تمام جہاں
 سب ماسوی اللہ کا رسول ہوا اور مجھ سے انبیا ختم کئے گئے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔
خاتم النبیین میں اور ابو نعیم حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم فرماتے ہیں:

انا قائد المرسلین ولا فخر، وانا خاتم
 النبیین ولا فخر، وانا شافع ومشفع
 ولا فخر
 میں تمام پیغمبروں کا خاتم ہوں اور بطور فخر نہیں کہتا
 اور میں سب سے پہلا شفاعت کرنے والا اور سب
 سے پہلا شفاعت قبول کیا گیا ہوں اور بوجہ فخر
 ارشاد نہیں کرتا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

احمد وحاکم و بیہقی وابن جہان عریاض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

انی مکتوب عند اللہ فی امر الکتاب لخاتم
 النبیین وان آدم لم یجد لی فی طیبۃ
 بیشک بالیقین میں اللہ کے حضور لوح محفوظ میں
 خاتم النبیین لکھا تھا اور ہنوز آدم اپنی مٹی میں
 پڑے تھے۔

آدم سروتن باب وگل داشت
 کو حکم بمکب جان و دل داشت

(حضرت آدم علیہ السلام اپنے غم میں ہی تھے جبکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم، عظیم خداوندی جان و دل سے سرفراز تھے۔)

لوح محفوظ پر شہادت ختم نبوت مواہب لدنیہ و مطالع المسرات میں ہے:

اخرج مسلم فی صحیحہ من حدیث
 عبد اللہ بن عمرو بن العاص عن النبی صلی
 یعنی صحیح مسلم شریف میں حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ
 تعالیٰ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

۱۹۹/۱ صحیح مسلم کتاب المساجد باب مواضع الصلوة قدیمی کتب خانہ کراچی

۲ سنن الدارمی حدیث ۵۰ باب ما اعطی النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الفضل دار النحاس قاہرہ مصر ۳۱/۱

۳ المستدرک کتاب التاریخ ذکر اخبار سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم دار الفکر بیروت ۶۰۰/۲

کنز العمال حدیث ۳۲۱۱۴ موسستہ الرسالہ بیروت ۴۴۹/۱۱

وسلم رماتے ہیں اللہ عزوجل نے زمین و آسمان کی آفرینش سے پچاس ہزار برس پہلے خلق کی تقدیر لکھی اور اس کا عرش پانی پر تھا منجملہ ان تحریرات کے لوح محفوظ میں لکھا بیشک محمد خاتم النبیین ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

پھر اس کے بعد مواہب میں فرمایا اور عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے ابھی مذکور حدیث کو ذکر کیا اور اس کے بعد مطالع المسرات میں فرمایا اس کے علاوہ احادیث میں ہے اللہ، اور علامہ زرقانی نے اپنے قول "تحقیق محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں" کے بعد فرمایا اگر اعتراض ہو کہ حدیث نے عرش کی تخلیق، تقدیر اور محمد خاتم النبیین لکھنے سے قبل کافائدہ دے رہی ہے الخ، تو ان سب نے افادہ کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ سب ایک حدیث ہے جس کو صحیح مسلم میں تخریج کیا ہے جبکہ اس عید ضعیف نے صحیح مسلم کی کتاب القدر کو دیکھا تو اس میں صرف ان کا قول یہ پایا "وكان عرشه على الماء" اس کا عرش پانی پر تھا، اور اسی قدر کو مشکوٰۃ میں صحیح مسلم

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اِنَّه قال ان الله عزوجل كتب مقادير المخلوق قبل ان يخلق السموات والارض بخمسين الف سنة فكان عرشه على الماء، ومن جملته ما كتب في الذكر وهو امر الكتاب ان محمدا خاتم النبیین۔

ثم قال بعد هذا في المواهب وعن العرباض بن سارية رضی اللہ عنہ فذكر الحديث المذكور أنفاً وقال بعده في المطالع وغير ذلك من الأحاديث رضی اللہ عنہ وقال الزرقاني بعد قوله ان محمد خاتم النبیین فان قيل الحديث يفيد سبق العرش على التقدير وعلى كتابة محمد خاتم النبیین رضی اللہ عنہ في فافادوا جميعاً انه بتمامه حديث واحد مخرج هكذا في صحيح مسلم والعبد لضعيف مراجع الصحيح من كتاب القدر فلم يجد فيه الا الى قوله وكان عرشه على الماء وبهذا القدر عزاه له في المشكوة والحامع الصغير والكبير وغيرها قاله اعلم۔
وجامع صغير وكبير وغيرهما كل طرف منسوب کیا ہے، تو اللہ تعالیٰ زیادہ علم والا ہے۔ (ت)

۵۴/۱	المکتب الاسلامی بیروت	باب سبق نبوت	لہ المواہب اللدنیۃ
ص ۹۸	مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد		مطالع المسرات
۳۱/۱	دارالمعرفۃ بیروت	المقصد الاول	شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیۃ

عمارت نبوت کی آخری اینٹ

احمد و بخاری و مسلم و ترمذی حضرت جابر بن عبد اللہ اور احمد و شیخین حضرت ابو ہریرہ اور احمد و مسلم حضرت ابوسعید خدری اور احمد و ترمذی حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بالفاظ متناسبہ و معانی متقاربہ راوی حضور خاتم المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

مثلی و مثل الانبیاء کمثل قصیر احسن بنیانہ ترک منه موضع لبنة فطاف به النظر يتعجبون من حسن بنيانه الا موضع تلك اللبنة فقلت انا سددت موضع اللبنة ختم في البنيان وختم في الرس سدد وفي لفظ للشيخين فانا اللبنة وانا خاتم النبيين

میری اور تمام انبیاء کی کہاوت ایسی ہے جیسے ایک محل نہایت عمدہ بنایا گیا اور اس میں ایک اینٹ کی جگہ خالی رہی، دیکھنے والے اس کی اس پاس پھرنے اور اس کی خوبی تعمیر سے تعجب کرتے مگر وہی ایک اینٹ کی جگہ کہنگا ہوں میں کھٹکتی، میں نے تشریف لاکر وہ جگہ بند کی، مجھ سے یہ عمارت پوری کی گئی، مجھ سے رسولوں کی انتہا ہوئی، میں عمارت نبوت

کی وہ پچھلی اینٹ ہوں، میں تمام انبیاء کا خاتم ہوں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔
امام ترمذی حکیم عارف باللہ محمد بن علی نوادر الاصول میں میسدا ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

اول الرسل آدم و آخرهم محمد سب رسولوں میں پہلے آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں اور سب میں پچھلے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

سوسمار کی گواہی
طبرانی معجم اوسط و معجم صغیر اور ابن عدی کامل اور حاکم کتاب المعجزات اور بیہقی و البرقعی کتاب دلائل النبوة اور ابن عساکر تاریخ میں امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صحابہ میں تشریف فرما تھے کہ ایک بادینشین قبیلہ بنی سلیم کا آیا سوسمار شکار کر کے لایا تھا وہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے

۱۔ مشکوٰۃ المصابیح بحوالہ متفق علیہ باب فضائل سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم مطبع مجتہاتی دہلی ص ۱۱
۲۔ صحیح البخاری باب خاتم النبيين قديمی کتب خانہ کراچی ۵۰۱/۱
۳۔ صحیح مسلم باب ذکر کونہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبيين ۲۴۸/۲
۴۔ نوادر الاصول حکیم ترمذی

ڈال دیا اور بولا قسم ہے لات وعزی کی وہ شخص آپ پر ایمان نہ لائے گا جب تک یہ سو سمار ایمان نہ لائے، حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس جانور کو پکارا وہ قیصر زبان روشن بیان عربی میں بولا جسے سب حاضرین نے خوب سنا اور سمجھا:

بَلِّغْكَ وَسَعْدِيكَ يَا نَبِيْنَ مِنْ دَاغِيْ يَوْمِ الْقِيْلَةِ
میں خدمت و بندگی میں حاضر ہوں اے تمام حاضرین
مجمع محشر کی زینت۔

حضور نے فرمایا، من تعبد تیرا معبود کون ہے؟ عرض کی،

الَّذِي فِي السَّمَاءِ عَرْشُهُ وَفِي الْأَرْضِ سُلْطَانُهُ
وَفِي الْبَحْرِ سَبِيلُهُ وَفِي الْجَنَّةِ رَحْمَتُهُ وَفِي
النَّارِ عَذَابُهُ۔
وہ جس کا عرش آسمان میں اور سلطنت زمین میں
اور راہ سمندر میں اور رحمت جنت میں اور عذاب
نار میں۔

فرمایا، من انا بھلا میں کون ہوں؟ عرض کی،

أَنْتَ رَسُولُ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ
قَدْ أَفْلَحَ مَنْ صَدَقَكَ وَقَدْ خَابَ مَنْ
كَذَبَكَ۔
حضور پروردگار عالم کے رسول ہیں اور رسولوں کے
خاتم، جس نے حضور کی تصدیق کی وہ مراد کو پہنچا اور
جس نے نہ مانا نامراد رہا۔

اعرابی نے کہا، اب آنکھوں دیکھے کے بعد کیا شبہ ہے، خدا کی قسم میں جس وقت حاضر ہوا حضور سے
زیادہ اس شخص کو دشمن کوئی نہ تھا اور اب حضور مجھے اپنے باپ اور اپنی جان سے زیادہ محبوب ہیں اشہد
ان لا اله الا الله و انتك رسول الله (میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ اللہ کے
رسول ہیں۔ ت) یہ مختصر ہے اور حدیث میں اس سے زیادہ کلام اطیب و اکثر۔

یہ حدیث امیر المؤمنین مولی علی و ام المؤمنین عائشہ صدیقہ و حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی روایات
سے بھی آئی،

كَمَا فِي الْجَامِعِ الْكَبِيرِ وَالْمُفَصَّلِ الْكَبِيرِ وَ
لَمْ أَقِفْ عَلَى الْفَاضِلِ قَدْ اشْتَمَلَتْ جَمِيعًا
عَلَى لَفْظِ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ كَانَتْ أَرْبَعَةً
أَحَادِيثَ۔
جیسا کہ جامع کبیر اور خصائص کبریٰ میں ہے میں نے
ان کے الفاظ نہ پائے اگر ان سب کے الفاظ
خاتم النبیین کے لفظ پر مشتمل ہوں تو یہ چار احادیث
ہوئیں (ت)

تذیل : ترمذی حدیث طویل علیہ اقدس میں امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے راوی کہ انہوں نے فرمایا : بین کتفیه خاتم النبوة وهو خاتم النبیین حضور کے دونوں شانوں کے بیچ میں مہر نبوت ہے اور حضور خاتم النبیین ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وسلم۔

تذیل : طبرانی معجم اور ابونعیم عوالی سعید بن منصور میں امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے درود شریف کا ایک صیغہ بلیغہ راوی جس میں فرماتے ہیں :

اجعل شرائط صلواتك ونواحي برکاتك و
الہی ! اپنی بزرگ درودیں اور برہتیں برکتیں اور رحمت
کی مہر نازل کر محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کہ تیرے
سرافقة تحننك علی محمد عبدك ورسولك
بندے اور تیرے رسول ہیں، گزروں کے خاتم اور
المخاتمة لما سبق والفتاح لما اقبلت
مشکلوں کے کھولنے والے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

نوع آخر نبوت گئی، نبوت منقطع ہوئی، جب سے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نبوت ملی کسی دوسرے کو نہیں مل سکتی۔

صحیح بخاری شریف میں مروی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
ولا نبی بعدی فرماتے ہیں :

كانت بنو اسرائيل تسوسهم الانبياء كلهم
انبياء بنی اسرائیل کی سیاست فرماتے، جب ایک
هذه بنی خلفه نبی ولا نبی بعدی ہے
نبی تشریف لے جاتا دوسرا اس کے بعد آتا، میرے
بعد کوئی نبی نہیں، صلی اللہ علیہ وسلم۔

احمد و ترمذی و حاکم بسند صحیح بر شرط صحیح مسلم کما قالہ الحاکم و اقرأه الناقدون (جیسے حاکم نے کہا ہے اور محققین نے اسے ثابت لکھا ہے) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

ان الرسالة والنبوة قد انقطعت
بیشک رسالت و نبوت ختم ہو گئی اب میرے بعد

۱۔ جامع ترمذی ابواب المناقب باب ما جاء في صفة النبي صلی اللہ علیہ وسلم ابن کثیر نے تفسیر دہلی ۲/۲۰۵

۲۔ المعجم الاوسط حدیث ۹۰۸۵ مکتبۃ المعارف الرياض ۱۰/۳۶

۳۔ صحیح بخاری کتاب الانبياء باب ما ذكر عن بنی اسرائیل قديمی کتب خانہ کراچی ۱/۳۹۱

ف : نوع چہارم نبوت منقطع ہوئی اب کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔

فائدہ: اس کی اصل متعدد احادیث مرفوعہ سے ہے، ماوردی حضرت انس اور ابن عباس کے حضرات جابر بن عبد اللہ و عبد اللہ بن عباس و عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

لوعاش ابراہیم لکان صدیقاً نبیاً

وہ انجلی ما اشتبه علی الامام النووی مع جلالة شأنه، وسعة عرفانه، اما ما قال الامام ابو عمر بن عبد البر لا ادري ما هذا فقد كان ابن نوح غير نجب ولو لم يلد النبی الانبیاء کان کل احد نبیا لانهم من ولد نوح قال اللہ تعالیٰ وجعلنا ذریته ہم الباقینؑ فاجابوا عنه بان الشرطیة لا یلزمها الوقوع أقول نعم لكنها لا شک تفید الملازمة فان كانت مبینة علی ان ابن نبی لا یكون الانبیاء لزم ما لزم ابو عمر ولا مفسر فالحق فی الجواب ما اقول من عدم صحة قیاس الانبیاء السابقین وبنیہم علی نبینا سید المرسلین وبنیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وسلم فلو استحق ابنہ بعده النبوة لا یلزم منه استحقاق

اگر ابراہیم زندہ رہتا تو صدیق پیغمبر ہوتا۔ اس سے امام نووی کو درپیش ہونے والا اشتباہ ختم ہو گیا باوجودیکہ ان کی شان اجل ہے اور ان کا عرفان وسیع ہے لیکن امام ابو عمر بن عبد البر نے جو یہ فرمایا کہ مجھے یہ معلوم نہ ہو سکا حالانکہ نوح علیہ السلام کے بیٹے نبی نہ ہوئے، اور اگر یہ ہوتا کہ نبی سے نبی ہی پیدا ہو تو ہر ایک نبی ہوتا کیونکہ وہ بھی تو نوح علیہ السلام کی اولاد تھے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہم نے اس کی ذریت کو ہی باقی رکھا، اس کا جواب انہوں نے یہ دیا کہ کسی شرطیہ قضیہ کو وقوع لازم نہیں ہے اقول (میں کہتا ہوں) ہاں درست ہے لیکن بے شک شرطیہ ملازم کا فائدہ ضرور دیتا ہے اگر یہ قضیہ شرطیہ اس معنی پر مبنی ہو کہ نبی کا بیٹا ضرور نبی ہی ہوتا ہے تو ابو عمر کا الزام لازم آئے گا جس سے مفسر نہیں ہے تو جواب میں حق وہ ہے جو میں کہہ رہا ہوں کہ انبیاء سابقین اور ان کے بیٹوں کا قیاس ہمارے نبی سید المرسلین اور ان کے صاحبزادوں پر درست نہیں، اللہ تعالیٰ ہمارے نبی اور سب انبیاء پر درود و سلام

فت، حدیث ولوعاش ابراہیم لکان نبیاً و البعث علیہ۔ حدیث ”اگر ابراہیم زندہ رہتے تو نبی ہوتے“ کی تحقیق اور اس پر بحث سے متعلق یہ فائدہ ہے (ت)

لہ کنز العمال بحوالہ الباوردی عن انس و ابن عباس حدیث ۳۳۲۰۴ موسسة الرسالة بیروت ۲۶۹/۱۱
لہ الاسرار المرفوعة بحوالہ ابن عبد البر فی التمهید حدیث ۷۴۳ دار الکتب العلمیة بیروت ص ۱۹۱
لہ تہذیب تاریخ ابن عساکر باب ذکر بنیہ وبناتہ دار احیاء التراث العربی بیروت ۲۹۵/۱

ابناء الانبياء جميعا هكذا رأيتني
كُتبت على هامش نسختي التيسير
ثم رأيت العلامة على القارئ
ذكر مثله في الموضوعات الكبير فله
الحمد وقد أخرج الديلمي عن انس
بن مالك رضي الله تعالى عنه قال
قال رسول الله صلى الله تعالى عليه
وسلم نحن اهل بيت لا يقاس بنا
احد على اقل اقول لا نسلم ان
الحديث يحكم بالنسبة بل انباء عما
تكمّل في جوهر ابراهيم من خصائل
الانبياء وخلال المرسلين بحيث لو لم
ينسأ باب النبوة لئلا كان نبيا تفضلا من الله
لا استحقاقا منه فان النبوة لا يستحقها
احد من قبل ذات لکن الله تعالى
يصطفى من عباده من تم وکمل
صورة ومعنى ونسبا وحسبا وبلغ
الغاية القصوى من كل خير
الله اعلم حيث يجعل رسالته
فاذن الحديث على ورائه ما مر
لو كان بعدى نبى لکان عمره، والله تعالى
اعلم۔

فرمائی پھر اگر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد آپ
صلی اللہ علیہ وسلم کا بیانا نبوت کا مستحق ٹھہرے تو اس
پر لازم نہیں آتا کہ باقی تمام انبیاء کے بیٹے بھی نبوت کے
مستحق ہوں، میں نے اپنی تفسیر کے نسخے پر یوں ہی حاشیہ
لکھا بعد ازاں میں نے علامہ ملا علی قاری کو موضوعات کبیر
میں اسی طرح ذکر کرتے ہوئے پایا قللہ الحمد۔ دیکھی نے
حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تحریک کی ہے انہوں
نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا
ہم اہلبیت پر کسی کو قیاس نہ کیا جائے۔ علاوہ ازیں
میں کہتا ہوں کہ مذکورہ حدیث نبوت کا حکم بیان کر رہی
ہے، یہ بات ہمیں تسلیم نہیں، بلکہ حدیث مذکور حضرت
کے صاحبزادے ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق
یہ جبر دے رہی ہے کہ ان میں انبیاء علیہم السلام جیسے
خصائل وادصاف تھے کہ اگر ہمارے لئے نبوت ختم
نہ ہوتی تو وہ اللہ تعالیٰ کے فضل محض سے نبی ہوتے
نہ کہ بطور استحقاق نبی بنتے، کیونکہ کوئی بھی اپنی ذات
میں نبوت کا استحقاق نہیں رکھتا لیکن اللہ تعالیٰ
نبوت کے لئے اپنے بندوں میں سے ایسے کو منتخب
فرماتا ہے جو صورت، معنی، نسباً، حسباً ہر اعتبار سے
تمام وکامل ہو اور ہر خیر میں انتہائی مرتبہ کو پہنچا ہو، اللہ تعالیٰ
بہتر جانتا ہے کہ کہاں رسالت بنائے تو حدیث مذکور کی
دلالة وہی ہے جو لوکان بعدی نبیا لکان عمرہ الحدیث
کی دلالت ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

نوع آخر بعد طلوع آفتاب عالم تاب خاتمت صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ وعلیٰ آلہ الکرام
جو کسی کے لئے ادعاے نبوت کرے دجال کذاب ستی لعنت و عذاب ہے۔

امام بخاری حضرت ابوہریرہ اور احمد و مسلم و ابو داؤد و ترمذی و ابن ماجہ حضرت ثوبان رضی اللہ
تعالیٰ عنہما سے راوی و ہذا حدیث ثوبان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

انہ سیکون فی امتی کذابون ثلثون کلہم
یزعم انہ نبی وانا خاتم النبیین لا نبی
بعدی، ولفظ البخاری دجالون کذابون
قریباً من ثلثین لہ

عنقریب اس امت میں قریب تیس کے دجال
کذاب نکلیں گے ہر ایک ادعا کرے گا کہ وہ نبی ہے
حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی
نبی نہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (اور بخاری کے
الفاظ میں دجال کذاب تقریباً تیس ہوں گے۔ ت)

امام احمد و طبرانی و ضیاء حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ
کذاب اور دجال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

فی امتی کذابون و دجالون سبعة و
عشرون منهم اربع نسوة وانی خاتم
النبیین لا نبی بعدی

میری امت دعوت میں (کہ مومن و کافر سب کو
شامل ہے) تیس کذاب دجال ہوں گے اُن
میں چار عورتیں ہیں حالانکہ میں خاتم الانبیاء ہوں
میرے بعد کوئی نبی نہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

ابن عساکر علاء بن زیاد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے مرسل راوی، رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

لا تقوم الساعة حتی ینخرج ثلثون
دجالون کذابون کلہم یزعم انہ نبی

قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تیس دجال
کذاب مدعی نبوت نکلیں گے

الحديث۔

ف، نوع پنجم حضور کے بعد جو کسی کو نبوت ملنی مانے دجال کذاب ہے۔

۲۲۸/۲	آفتاب عالم پریس لاہور	۲۲۸/۲	کتاب الفتن ذکر الفتن و دلائلہا	۲۲۸/۲	کتاب الفتن	۲۲۸/۲	صحیح البخاری
۱۰۵۲/۲	قدیمی کتب خانہ کراچی	۱۰۵۲/۲	کتاب الفتن	۱۰۵۲/۲	کتاب الفتن	۱۰۵۲/۲	صحیح البخاری
۳۹۶/۵	دار الفکر بیروت	۳۹۶/۵	کتاب الفتن	۳۹۶/۵	کتاب الفتن	۳۹۶/۵	صحیح البخاری
۲۴۵/۳	دار احیاء التراث العربی بیروت	۲۴۵/۳	کتاب الفتن	۲۴۵/۳	کتاب الفتن	۲۴۵/۳	صحیح البخاری

ابو یعلیٰ مستند میں بسند حسن حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لا تقوم الساعة حتى يخرج ثلاثون كذاباً
منهم مسيلمة والعنسی والمختاریہ
قیامت نہ آئے گی جب تک کہ تیس کذاب نکلیں
ان میں سے مسیلمہ اور اسود عنسی و مختار ثقفی
ہے، اقدہم اللہ تعالیٰ۔

الحمد للہ بفضلہ تعالیٰ یہ تینوں خبیث گتے شیران اسلام کے ہاتھ سے مارے گئے، اسود مردود و خود زمانہ
اقدس اور مسیلمہ ملعون زمانہ خلافت حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما میں، وللہ الحمد۔

حضرت علی اور ختم نبوت
نوع آخر خاص امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم
کے بارے میں متواتر حدیثیں ہیں کہ نبوت ختم ہوئی نبوت میں ان کا کچھ
حصہ نہیں۔

امام احمد مسند اور بخاری و مسلم و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ صحاح، ابن ابی شیبہ سنن، ابن جریر
تہذیب الآثار میں بطریق عدیدہ کثیرہ سیدنا سعد بن ابی وقاص، اور حاکم، تصحیح اسناد مستدرک اور طبرانی
معجم کبیر و اوسط، اور ابوبکر عاقول قوام میں اور ابن مردودہ موطا اور بزار بطریق عبداللہ بن ابی بکر عن حکیم
بن جبیر عن الحسن بن سعد مولیٰ علی، اور ابن عساکر بطریق عبداللہ بن محمد بن عقیل عن ابیہ عن جدہ عقیل امیر المومنین مولیٰ علی
اور احمد و حاکم و طبرانی و عقیلی حضرت عبداللہ بن عباس، اور احمد حضرت امیر معاویہ، اور احمد و بزار و ابوجعفر
بن محمد طبری و ابوبکر مطیری حضرت ابوسعید خدری، اور ترمذی بافادہ حسین حضرت جابر بن عبداللہ سے مسنداً
اور حضرت ابوسہریرہ سے تعلیقاً، اور طبرانی کبیر اور خطیب کتاب المتفق والمتفق میں حضرت عبداللہ بن عمر، اور
ابونعیم فضائل الصحابہ میں حضرت سعید بن زید، اور طبرانی کبیر میں حضرات برابر بن عازب و زید بن ارقم و جیش

ف، نوع ششم خاص مولیٰ علی کے باب میں متواتر حدیثیں کہ نبوت ختم ہوگی نبوت میں ان کا حصہ نہیں۔
عہد مسیلمہ خبیث کے قاتل و حتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں جنہوں نے زمانہ کفر میں سیدنا حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کیا وہ
فرمایا کرتے قلت خیر الناس و شرا الناس میں نے بہتر شخص کو شہید کیا پھر سب سے بدتر کو مارا۔

۱۔ مسند ابویعلیٰ مروی از عبداللہ بن زبیر حدیث ۶۷۸۶ موسسة علوم القرآن بیروت ۱۹۹/۶
۲۔ الاستیعاب فی معرفة الاصحاب علی ہامش الاصابة باب الافراد فی الواو دار صادر بیروت ۶۴۵/۳

بن جنادہ و جابر بن سمرہ و مالک بن حویرث و حضرت ام المؤمنین ام سلمہ زوجہ امیر المؤمنین علی حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہم جمعین سے راوی حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک کو تشریف لے جانے وقت امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو مدینے میں چھوڑا امیر المؤمنین نے عرض کی: یا رسول اللہ! حضور مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑے جاتے ہیں، فرمایا،

اما ترضی ان تكون منی بمنزلة هارون من موسى غير انه لا نبي بعدي يه
یعنی کیا تم اس پر راضی نہیں کہ تم یہاں میری نیابت میں ایسے رہو جیسے موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام جب اپنے رب سے کلام کے لئے حاضر ہوئے ہارون علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنی نیابت میں چھوڑ گئے تھے یاں یہ فرق ہے کہ ہارون نبی تھے میں جب سے نبی ہوا دوسرے کے لئے نبوت نہیں۔
مسند و مستدرک میں حدیث ابن عباس یوں ہے:

الا ترضی ان تكون بمنزلة هارون من موسى
کیا تم راضی نہیں کہ بمنزلہ ہارون کے ہو موسیٰ سے
الا انك لست بنبي يه
مگر یہ کہ تم نبی نہیں۔

حضرت اسماء کی حدیث اس طرح ہے:

قالت هبط جبريل على النبي صلى الله
تعالیٰ علیہ وسلم فقال يا محمد انت
ربك يقرأك السلام ويقول لك عمت
منك بمنزلة هارون من موسى لکن
لا نبي بعدك يه
جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حاضر ہو کر حضور
اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی حضور
کا رب حضور کو سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے علی
(رضی اللہ عنہ) تمہاری نیابت میں ایسا ہے جیسا
موسیٰ کے لئے ہارون، مگر تمہارے بعد کوئی نبی
نہیں، صلی اللہ علیہ وسلم۔

۵۲۶/۱	قدیمی کتب خانہ کراچی	مناقب علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ	صحیح البخاری
۱۱۴/۲	ایمن کمپنی کتب خانہ رشیدیہ دہلی	بامع الترمذی	
۲۴۸/۲	قدیمی کتب خانہ کراچی	صحیح مسلم کتاب الفضائل باب فضائل	
۱۸۲/۱	دار الفکر بیروت	مسند احمد بن حنبل حدیث حضرت سعد بن ابی وقاص	
۱۲۰/۹	دار الکتاب بیروت	المجمع الزوائد بحوالہ احمد وغیرہ عن ابن عباس باب جامع مناقب علی رضی اللہ عنہ	
۱۰۹/۳	دار الفکر بیروت	المستدرک للحاکم کتاب معرفة الصحابة	
۱۳۶/۲	المکتبة الفیصلیة بیروت	المعجم الکبیر حدیث ۳۸۴ تا ۳۸۹	

فضائل صحابہ امام احمد میں حدیث امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یوں ہے کسی نے اُن سے ایک مسئلہ پوچھا فرمایا، سل عنہما علی ابن ابی طالب فہو اعلم مولا علی سے پوچھیو وہ اعلم ہیں۔ سائل نے کہا، یا امیر المؤمنین! مجھے آپ کا جواب اُن کے جواب سے زیادہ محبوب ہے، فرمایا:

بشما قلت لقتل کرہت سر جلاکان رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یغفرہ بالعلم غدا
ولقد قال لہ انت منی بمنزلہ ہارون
من موسیٰ الا انہ لانی بعدی وکان عمر
اذا اشکل علیہ شیئاً یأخذ منہ یہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جب کسی بات میں شبہہ پڑتا اُن سے حاصل کرتے رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔
ابو نعیم حلیۃ الاولیاء میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا،

یا علی! اخصمک بالنبوة ولا نبوة
بعدی تجہ

اے علی! میں مناصب جلیلہ وخصائص کثیرہ جزیلہ
نبوت میں تجھ پر غالب ہوں اور میرے بعد نبوت
اصلاً نہیں۔

حضرت علی کی عیادت ابن ابی عاصم اور ابن جریر بافادہ تصحیح اور طبرانی اوسط اور ابن شہین کتاب السنہ میں امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے راوی میں بیمار تھا خدمت اقدس حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوا حضور نے مجھے اپنی جگہ کھڑا کیا اور خود نماز میں مشغول ہوئے، ردائے مبارک کا آنچل مجھ پر ڈال لیا، پھر بعد نماز فرمایا،

برئت یا ابن ابی طالب فلا بأس علیک
ما سألت اللہ لشیء الا سألت
لک مثله ولا سألت اللہ شیئاً

۱۔ فضائل الصحابة لامام احمد بن حنبل حدیث ۱۱۵۳ فضائل علی علیہ السلام موسستہ الرسالہ بیروت ۶/۲۷۵
۲۔ حلیۃ الاولیاء المسندۃ فی مناقبہم وفضائلہم علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ دار الکتاب العربی بیروت ۱/۶۵

الا اعطانيه غير انه قيل لي انه لا ينبغي بعدك۔ اور میں نے جو کچھ چاہا رب عز وجل نے مجھے عطا فرمایا مگر مجھ سے یہ فرمایا گیا کہ تمہارے بعد کوئی نبی نہیں۔

مولانا علی کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں اسی وقت ایسا تندرست ہو گیا گویا بیمار ہی نہ تھا بلکہ **تنبیہ: اقول** وبالله التوفیق (میں کہتا ہوں اور توفیق اللہ تعالیٰ سے ہے۔ ت) یہ حدیث حضرت امیر المؤمنین کے لئے مرتبہ صدیقیت کا حصول بتاتی ہے، صدیقیت ایک مرتبہ تلو نبوت ہے کہ اس کے اور نبوت کے بیچ میں کوئی مرتبہ نہیں مگر ایک مقام ادق و اخفی کہ نصیب حضرت صدیق اکبر اکرم و اتقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے تو اجناس و انواع و اصناف و فضائل و کمالات و بلندی درجات میں خصائص و ملازمات نبوت کے سوا صدیقین ہر عطیہ بہیہ کے لائق و اہل ہیں اگرچہ باہم ان میں تفاوت و تفاضل کثیر وافر ہو۔

آخر نہ دیکھا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ابن حیل و نائب جلیل حضور پر نور سید الاسیاد فرد الافراد غوث اعظم غیث اکرم غیاث عالم محبوب سبحانی مطلوب ربانی سیدنا و مولانا ابو محمد محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

کل ولی علی قدم نبی وانا علی قدم جدی
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ومارفع المصطفیٰ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قدما الا وضعت
انا قدمی فی الموضع الذی رفع قدمہ
منہ، الا ان یكون قدما مت اقدام
النبوۃ فانه لا سبیل الی سلالہ
غیر نبیؐ سواہ الامام الاجل ابو الحسن
علی الشطنوفی قد سرہ فی بہجۃ الاسرار
فقال اخبرنا ابو محمد سالم بن علی بن
عبد اللہ بن سنان الدمیاطی المصری

ہر ولی ایک نبی کے قدم پر ہوتا ہے اور میں اپنے جہاد اکرم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قدم پاک پر ہوں مصطفیٰ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جہاں سے قدم اٹھایا
میں نے اسی جگہ قدم رکھا مگر نبوت کے قدم کہ ان کی
طرف غیر نبی کو اصلاً راہ نہیں۔ (اس کو امام ابو الحسن علی
شطنوفی قد سرہ نے بہجۃ الاسرار میں
روایت کیا، تو کہا ابو محمد سالم بن علی بن عبد اللہ
بن سنان الدمیاطی المصری جو قاضی ہوں
۶۷۱ھ میں پیدا ہوئے، انھوں نے کہا مجھے
شیخ شہاب الدین ابو حفص عمر بن عبد اللہ سمرودی

لے کنز العمال بحوالہ ابن ابی عاصم و ابن جریر، و طس و ابن شہابین فی السنۃ، حدیث ۶۵۱۳۔ مسند الرسالہ بیروت
۱۷۰
۲۲ مطبع مصطفیٰ البانی الملبی مصر

نے ۶۲۴ھ کو بغداد میں بیان کیا کہ میں نے شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مدرسہ میں کرسی پر تشریف فرما ، کہتے ہوئے سنا تو وہ ذکر فرمایا جو گزرا۔ (ت)

المولد بالقاهرة سنة احدى وسبعين وستائة ، قال اخبرنا الشيخ القدوة شهاب الدين ابو حفص عمر بن عبد الله السهروردي ببغداد سنة اربع وعشرين وستائة ، قال سمعت الشيخ محي الدين عبد القادر رضي الله تعالى عنه يقول على الكرسي بعد رسته (فذكر) .

بالجملہ مادیوں نبوت پر فائز ہونا نہ تفریق کی دلیل نہ حجت تفضیل کہ وہ صد ہا میں مشترک اور فی نفسہ مشکک ہر غوث و صدیق اس میں شریک اور ان پر پشت مقول یا تشکیک ، بلکہ خود حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

من اتاه ملك الموت وهو يطلب العلم كان بينه وبين الانبياء درجة واحدة درجة النبوة۔ رواه ابن النجار عن انس رضي الله تعالى عنه .

جس کے پاس ملک الموت آئیں اور وہ طلب علم میں ہو اس میں اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام میں صرف ایک درجہ کا فرق ہے کہ درجہ نبوت ہے (اسے ابن النجار نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ ت)

دوسری حدیث میں ہے :

كاد حملة القرآن ان يكونوا انبياء الا انه لا يوحى اليهم رداة الديلمي في حديث عن عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنهما .

قریب ہے حاملان قرآن انبیاء ہوں مگر یہ کہ ان کی طرف وحی نہیں آتی۔ (اسے دیلمی نے ایک حدیث میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا۔ ت)

تو اس کے امثال سے حضرات خلفائے ثلاثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی تفضیل کا وہم نہیں ہو سکتا۔

۱۔ بیجۃ الاسرار ذکر کلمات اخیر بہا عن نفسه الخ مطبع مصطفیٰ البانی حلبی مصر ص ۲۲
۲۔ کنز العمال بحوالہ ابن النجار عن انس حدیث ۲۸۸۲۹ مؤسسة الرسالة بیروت ۱۶۰/۱۰
۳۔ الفردوس بمأثور الخطاب حدیث ۲۲۱ دار الکتب العلمیہ بیروت ۴۵/۱

ابوبکر صدیق اکبر ہیں : علماء فرماتے ہیں : ابوبکر صدیق اکبر ہیں اور علی مرتضیٰ صدیق اصغر، صدیق اکبر کا مقام اعلیٰ صدیقیت سے بلند و بالا ہے۔ نسیم الریاض شرح شفاء امام قاضی عیاض میں ہے :

اما تخصیص ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
فلانه الصديق الاكبر الذي سبق الناس
كلهم لتصديقه صلى الله تعالى عليه وسلم ولم
يصدر منه غيره قط وكذا اعلیٰ كرم الله تعالى
وجهه فانه ليسی الصديق الاصغر الذي
لم يتلبس بكفر قط ولم يسجد لغير الله مع
صغره وكون ابيه على غير الملة ولذا اخص
بقول على كرم الله تعالى وجهه :

لیکن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تخصیص اس لئے کہ وہ
صدیق اکبر ہیں جو تمام لوگوں میں آگے ہیں کیونکہ انھوں
نے جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصدیق کی وہ کسی کو
حاصل نہیں اور یونہی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کانت
صدیق اصغر ہے جو ہرگز کفر سے ملتبس نہ ہوئے
اور نہ ہی انھوں نے غیر اللہ کو سجدہ کیا باوجودیکہ وہ
نابالغ تھے اور ان کے والد ملت اسلامیہ پر
نہ تھے، اسی وجہ سے انھوں نے علی کرم اللہ وجہہ کے
قول کو خاص طور پر یاد کیا :

حضرت خاتم الولاية المحمدي في زمانه بجز الحقائق ولسان القوم بجمانه وبيان سیدی شيخ اکبر محی الدین ابن
عربی نفعا اللہ فی الدارين بفيضانه فتوحات مکیہ شریفہ میں فرماتے ہیں :

فلو فقد النبي صلى الله تعالى عليه وسلم
في ذلك الوطن وحضرة ابوبكر لعام في ذلك
المقام الذي اقيم فيه رسول الله صلى الله
تعالى عليه وسلم لانه ليس ثم اعلیٰ
منه يحجبه عن ذلك فهو صادق ذلك
الوقت وحكمه وما سواه تحت حكمه (ثم
قال) وهذا المقام الذي اشتهر به بيت
الصديقية ونبوة التشريع الذي هو مقام
القرية وهو لاخر ادهود ونبوة التشريع

یعنی اگر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس
موطن میں تشریف نہ رکھتے ہوں اور صدیق اکبر
حاضر ہوں تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم کے مقام پر صدیق قیام کریں گے کہ وہاں صدیق
سے اعلیٰ کوئی نہیں جو انھیں اس سے روکے وہ
اُس وقت کے صادق و حکیم ہیں اور جو ان کے سوا
ہیں سب ان کے زیر حکم، یہ مقام جو ہم نے ثابت کیا
صدیقیت اور نبوت شریعت کے بیچ میں ہے یہ
مقام قربت فردون کے لئے ہے، اللہ کے نزدیک

لا اجد احداً فضلى على ابى بكر وعمر الا جلدته
حد المفتري له
میں جسے پاؤں گا کہ ابوبکر و عمر پر مجھے تفضیل دیتا ہے
اسے مفتری کی حد اسی کوڑے لگاؤں گا۔

ابن عساکر بطریق الزہری عن عبد اللہ بن کثیر راوی، امیر المؤمنین فرماتے ہیں،
لا یفضلنی احد علی ابی بکر وعمر الا جلدته
جلد او جیعاً۔
جو مجھے ابوبکر و عمر سے افضل کہے گا اسے دردناک
کوڑے لگاؤں گا۔

امام احمد و مسند و مسند اور عدنی مائتین اور ابو عبیدہ کتاب الغریب اور نعیم بن حماد و قن اور قتیبہ بن
سلیمان طرابلسی فضائل الصحابہ اور حاکم مستدرک اور خطیب تلخیص المتشابه میں راوی، امیر المؤمنین
فرماتے ہیں،

سبق رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم
وراني ابو بكر وثلاث عمر ثم خطبتنا فتنه و
يعفو الله عن يثاء، و الخطيب وغيره فهو
ما شاء الله نراد هو قن فضلى على ابى بكر
وعمر رضى الله تعالى عنهم فعليه حد المفتري
من الجلد و اسقاط الشهادة
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سبقت لے گئے
اور ان کے دوسرے ابوبکر اور تیسرے عمر ہوئے،
پھر ہمیں فتنے نے مضطرب کیا اور خدا جسے چاہے
معاف فرمائے گایا فرمایا جو خدا نے چاہا وہ ہوا تو جو
مجھے ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر فضیلت دے
اس پر مفتری کی حد واجب ہے اسی کوڑے لگائے جائیں
اور گواہی کبھی نہ سنی جائے۔

ابو طالب عشاری بطریق الحسن بن کثیر عن ابیہ راوی، ایک شخص نے امیر المؤمنین مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ
کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: آپ خیر الناس میں۔ فرمایا، تو نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو
دیکھا ہے؟ کہا: نہ۔ فرمایا، ابوبکر کو دیکھا؟ کہا: نہ۔ فرمایا، عمر کو دیکھا؟ کہا: نہ۔ فرمایا،
اما انک لو قلت انک سائیت النسبی
سے لے اگر تو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دیکھنے

۲۲۵/۱۶	دار الفکر بیروت	حدیث ۴۴	جامع الاحادیث عن الحكم بن حجل عن علی
۱۱۰/۱۳	" "	ترجمہ ۲۲ عبد اللہ ابن ابی قحافہ	مختصر تاریخ دمشق لابن عساکر
۲۱۹/۱۶	" "	حدیث ۴۴۲۳	جامع الاحادیث بحوالہ ابن عساکر عن علی
۹/۱۳	موسستہ الرسالہ بیروت	۳۶۱۰۳	کنز العمال
۶۷-۶۸/۳	دار الفکر بیروت	مناقب ابی بکر، مناقب ابی عمر	سے المستدرک علی الصحیحین کتاب معرفۃ الصحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم
۹/۱۳	موسستہ الرسالہ بیروت	حدیث ۳۶۱۰۲	کنز العمال بحوالہ خط فی تلخیص المتشابه
۲۱۹/۱۶	دار الفکر بیروت	حدیث ۴۴۲۲	جامع الاحادیث

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لقتلتک، ولو قلت خیر الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
سأیت ابابکر وعمر لجلدک ینہ کا اقرار کرتا اور پھر مجھے خیر الناس کہتا تو میں تجھے
قتل کرتا اور اگر تو ابوبکر وعمر کو دیکھے ہوتا اور مجھے افضل بتاتا تو تجھے حد لگاتا۔

ابن عساکر سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ
وجہہ نے فرمایا،

لا یفضلنی احد علی ابی بکر وعمر الا قد جو مجھے ابوبکر وعمر پر تفضیل دے گا وہ میرے اور
انکس حتی وحق اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
تعالیٰ علیہ وسلم کے حق کا منکر ہوگا۔

حضرات شیخین اولین جنتی ہیں ابو طالب عشاری اور اصہبانی کتاب الحج میں عبد خیر سے راوی،
میں نے امیر المؤمنین مولیٰ علی سے عرض کی، رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد نب سے پہلے جنت میں کون جائے گا؟ فرمایا، ابوبکر وعمر۔ میں نے عرض کی،
یا امیر المؤمنین! کیا وہ دونوں آپ سے پہلے جنت میں جائیں گے؟ فرمایا،

ای والذي فلق الحبة وبألسنة انهم لیاکلان من ثمارها دیرویان من ما ثمرها ویتکثف علی فرشها وانا موقوف بالحساب یتے
ہاں قسم اس کی جس نے بیج کو چیر کر پڑا گایا اور آدمی کو
اپنی قدرت سے تصویر فرمایا بیشک وہ دونوں جنت کے
پھل کھائیں گے، اس کے پانی سے سیراب ہوں گے،
اس کی مسندوں پر آرام کریں گے اور میں ابھی حساب میں کھڑا ہوں گا۔

خیر الناس بعد رسول اللہ ابو ذر ہروی ودارقطنی وغیرہما حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے راوی میں نے امیر المؤمنین سے عرض کی،

یا خیر الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا خیر الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
علیہ وسلم فقال مہلایا ابا جحیفہ تمہو واسے ابو جحیفہ! کیا میں تمہیں نہ بتا دوں کہ

۱۔ جامع الاحادیث بحوالہ العشاری حدیث ۴۳۳ ۲۔ دار الفکر بیروت ۲۲۵/۱۶

کنز العمال ۳۶۱۵۳ ۳۔ موسسۃ الرسالہ بیروت ۲۶/۱۳

۴۔ جامع الاحادیث بحوالہ ابن عساکر ۴۳۳ ۵۔ دار الفکر بیروت ۲۲۱-۲۲۴/۱۶

۶۔ ۷۔ ۸۔ ۹۔ ابو طالب عشاری والاصفہانی فی حدیث ۴۲۰ ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔

ابو طالب عشاری فضائل الصدیق میں راوی، امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم فرماتے ہیں،
 وهل انا الاحسن من حسنات ابی بکرؓ میں کون ہوں مگر ابوبکر کی نیکیوں سے ایک نیکی۔

سیدنا صدیق کی سبقت کی چار وجوہات خلیفہ طرابلسی و ابن عساکر ابو الزناد سے راوی،
 ایک شخص نے مولیٰ علی سے عرض کی، یا امیر المؤمنین! کیا بات ہوئی کہ مہاجرین و انصار نے ابوبکر کو تقدیم دی حالانکہ آپ کے مناقب بیشتر اور اسلام و سوائی پیشتر،
 فرمایا، اگر مسلمان کے لئے خدا کی پناہ نہ ہوتی تو میں تجھے قتل کر دیتا، افسوس تجھ پر، ابوبکر چار وجہ سے مجھ پر سبقت
 لے گئے، افشائے اسلام میں مجھ سے پہلے، ہجرت میں مجھ سے سابق، صحبت غار میں انھیں کا حصہ، نبی
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امامت کے لئے انھیں کو مقدم فرمایا دیکھ ان الله ذم الناس كلهم و مدح
 ابابكر فقال لا تنصروه فقد نصوه الله الآية افسوس تجھ پر بیشک اللہ تعالیٰ نے سب کی مذمت کی اور
 ابوبکر کی مدح فرمائی کہ ارشاد فرماتا ہے، اگر تم اس نبی کی مدد نہ کرو تو اللہ تعالیٰ نے اس کی مدد فرمائی جب کافروں
 نے اسے مکے سے باہر کیا دوسرا ان دو کا جب وہ غار میں تھے جب اپنے یار سے فرماتا تھا غم نہ کھا اللہ ہمارے
 ساتھ ہے۔

حضرت صدیق کا تقدم خلیفہ بغدادی و ابن عساکر اور دہلوی مسند الفردوس اور عشاری فضائل الصدیق
 میں امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے راوی، رسول اللہ
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

سألت الله ثلاثا ان يعقدك فابي علي الا
 تقدیم ابی بکرؓ
 اے علی! میں نے اللہ عز و جل سے تین بار سوال کیا کہ
 تجھے تقدیم دے اللہ تعالیٰ نے نہ مانا مگر ابوبکر کو
 مقدم رکھا۔

حضرت علی کی مدح افراط و تفریط کا شکار عبد اللہ بن احمد زوائد مسند میں، اور
 ابویعلیٰ و دورق و حاکم و ابن ابی عاصم

۱۶/۲۰۸	دار الفکر بیروت	حدیث ۷۹۸۴	جامع الاحادیث بحوالہ ابی طالب العشاری
۱۶/۲۰۹	" "	حدیث ۷۹۸۹	" " خلیفہ و ابن عساکر
۱۱/۲۱۳	دار الکتاب العربی بیروت	حدیث ۵۹۲۱	تاریخ بغداد
۱۲/۵۱۵	موسسة الرسالة بیروت	حدیث ۳۵۶۸۰	کنز العمال بحوالہ ابی طالب العشاری وغیرہ

و ابن شاپین امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ سے راوی کہ انھوں نے فرمایا :

دعائی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال یا علی ان فیک من عیسیٰ مثلاً البغضتہ الیہود حتی بہتوا امہ واجتہ النصاری حتی انزلوہ بالمتزلۃ التی لیس بہا و قال علی الا و انہ یہلک فی ترجلان محب مطری یفرطنی بما لیس فی و مبغض مفری یحملہ شانی علی ان یبہتنی الادا فی لست بنبی و لا یوحی الی و لکنی اعمل بکتاب اللہ و سنۃ نبیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ما استطعت فما امرتکم بہ من طاعة اللہ ففی علیکم طاعتی فیما اجبتکم او کوشتم و ما امرتکم بمعصیۃ انا و غیری فلا طاعة لاحد فی معصیۃ اللہ انما الطاعة فی البع و وفی اللہ کے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرتا ہوں تو میں جب تمہیں اطاعت الہی کا حکم دوں تو میری فرمانبرداری تم پر لازم ہے چاہے تمہیں پسند ہو خواہ ناگوار، اور اگر معصیت کا حکم دوں میں یا کوئی، تو اللہ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت نہیں، اطاعت تو مشروع بات میں ہے۔

افضل الایمان ابن عساکر سالم بن ابی الجعد سے راوی، فرمایا :

قلت لمحمد بن الحنفیۃ هل کان ابو بکر اول القوم اسلاما قال لا قلت فیما علا ابو بکر و سبق حتی لا یذکر احد غیرہ اجم بکر قال لانہ کان افضلہم میں نے امام محمد بن حنفیہ صاحبزادہ مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کیا کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سب سے پہلے اسلام لائے تھے، فرمایا : نہ۔ میں نے کہا پھر کس وجہ سے ابو بکر سب پر بلند و سابق ہو

اسلاما حین اسلم حتی لمحق برہہ لے
کہ اُن کے سوا کوئی دوسرے کا ذکر ہی نہیں کرتا ،
فرمایا ، اس لئے کہ وہ جیب سے مسلمان ہوئے اور جب تک اپنے رب عزوجل کے پاس گئے ان کا ایمان
سب سے افضل رہا ۔

شیخین کی فضیلت امام دارقطنی جندب الاسدی سے راوی :

ان محمد بن عبد اللہ بن الحسن اتاہ قوم
من اهل الکوفة و الجزیرۃ فسالوه عن
ابی بکر و عمر قال قلت لابی فقال انظر الى
اهل بلادک لیسألونی عن ابی بکر و عمر لہما
افضل عندی من علیؓ
یعنی امام نفس زکیہ محمد بن عبد اللہ محض ابن امام حسن
مثنیٰ ابن امام حسن مجتبیٰ ابن مولیٰ علی مرتضیٰ کرم اللہ
تعالیٰ وجوہہم کے پاس اہل کوفہ و جزیرہ سے کچھ
لوگوں نے حاضر ہو کر ابو بکر صدیق و عمر فاروق
رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بارے میں سوال کیا امام نے
میری طرف التفات کر کے فرمایا اپنے وطن والوں کو دیکھو مجھ سے ابو بکر و عمر کے باب میں سوال کرتے ہیں بیشک
وہ دونوں میرے نزدیک علی سے افضل ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین ۔

رافضی اور خارجی نظریات
حافظ عمر بن شہید سیدنا امام زید شہید ابن امام زین العابدین
ابن امام حسین شہید کربلا ابن مولا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے
راوی ، انھوں نے رافضیوں سے فرمایا :

انطلقت الخواصر ج فبرئت ممن دون
ابی بکر و عمر و لم یستطیعوا ان یقولوا
فیہما شیئا و انطلقتم انتم فطفرتم فوق
ذلک فبرئتم منہما فمن بقی فواللہ
ما بقی احد الا برئتم منہ
خارجیوں نے چل کر تو انھیں سے برأت کی جو ابو بکر و
عمر سے نیچے ہیں یعنی عثمان و علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم
مگر ابو بکر و عمر کی شان میں کچھ نہ کہہ سکے ، اور
اے رافضیو! تم نے اُن سے اُوپر جست کی کہ خود
ابو بکر و عمر سے برأت کر بیٹھے تو اب کون رہ گیا
خدا کی قسم کوئی باقی نہ رہا جس سے تم نے تبرأت کیا ۔

۵۳ ص	مکتبہ مجیدیہ ملتان	الباب الثانی	۱۱	الصواعق المحرقة بحوالہ ابن عساکر
۵۵ ص	" "	" "	۱۲	" " بحوالہ الدارقطنی عن جندب الاسدی
۵۳ ص	" "	" "	۱۳	" " بحوالہ الحافظ عمر بن شعیبہ

رافضی کی سزا دارقطنی فضیل بن مرزوق سے راوی، فرمایا:

قلت لعمر بن علی بن الحسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم افیکم امام تفترض طاعتہ تعرفون ذلك له من لم يعرف ذلك له فمات مات میتة جاهلیة فقال لا والله ما ذلک فینا من قال هذا فهو کاذب فقلت انهم یقولون ان هذه المنزلة کانت لعلی ثم للحسن ثم للحسین قال قاتلهم الله ویلهم ما هذا من الدین والله ما هؤلاء الامتاکلین بنا هذا مختصری

میں نے امام زین العابدین کے صاحبزادے امام باقر کے بھائی امام عمر بن علی سے پوچھا آپ میں کوئی ایسا امام ہے جس کی طاعت فرض ہو آپ اس کا یہ حق پہچانتے ہیں جو اسے بے پہچانے مر جائے جاہلیت کی موت مرے، فرمایا خدا کی قسم ہم میں کوئی ایسا نہیں جو ایسا کہے جھوٹا ہے، میں نے کہا رافضی تو کہتے ہیں یہ مرتبہ مولا علی کا تھا، پھر امام حسن پھر امام حسین کو ملا۔ فرمایا: اللہ رافضیوں کو قتل کرے خرابی ہو ان کے لئے یہ کیا دین ہے خدا کی قسم یہ لوگ نہیں مگر ہمارا نام لے کر دنیا کمانے والے

والغیاث باللہ عز وجل

نصوص ختم نبوت یہاں تک تنو احادیث فقیر نے لکھیں اور چاہا کہ اسی پر بس کرے، پھر خیال آیا کہ ذکر پاک امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ ہے، دس حدیثیں اور شامل ہوں کہ نام مبارک مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عدد حاصل ہوں، نظر کروں تو فیضان روح مبارک امیر المومنین سے تزیینات میں دس حدیثیں خود ہی گزر چکی ہیں تزییل بعد حدیث ۲۵ یک و بعد ۳۹ سہ و بعد ۴۲ یک و بعد ۴۸ و ۵۸ و ۶۲ و بعد ۶۲ یک یہ مقصود تو یوں حاصل تھا مگر اذ انجا کہ وضع رسالہ نصوص ختم نبوت میں ہے اور ۸۱ سے ۱۰۰ تک بیس حدیثیں اس مطلب کو دوسرے طرز سے ادا کرتی تھیں لہذا خاص مقصود کی بیس حدیثوں کا اضافہ ہی مناسب نظر آیا کہ خود اصل مرام پر تنو حدیثوں کا عدد کامل اور اصل مرویات ایک سو بیس ہو کر تین چل حدیث کا فضل حاصل ہو۔

ارشادات انبیاء و علمائے کتب سابقہ حاکم صحیح مستدرک میں وہب بن منبہ سے وہ حضرت عبداللہ بن عباس اور سات دیگر صحابہ کرام

سے کہ سب اہل بدر تھے رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین روایت کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں بیشک اللہ عزوجل روز قیامت اوروں سے پہلے نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کی قوم کو بلا کر فرمائے گا تم نے نوح کو کیا جواب دیا وہ کہیں گے نوح نے نہ ہمیں تیری طرف بلایا نہ تیرا کوئی حکم پہنچایا نہ کچھ نصیحت کی نہ ہاں یا نہ کا کوئی حکم سنایا، نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام عرض کریں گے:

دعوتہم یا سرب دعا فاشیا فی الاولین و
الآخرین امۃ حتی اتمی الی خاتم النبیین
احمد فانتسخہ وقرأہ وامن بہ وصدقہ۔
یہاں تک کہ سب سے پچھلے نبی احمد صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم تک پہنچی انہوں نے اسے لکھا اور پڑھا اور اس پر ایمان لائے اور اس کی تصدیق فرمائی، حتیٰ سبحانہ وقلعے
فرمائے گا احمد وامت احمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بلاؤ۔

فیاتی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
وامتہ یسعی نورہم بین یدیہم
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضور کی امت
حاضر آئیں گے کہ ان کے نور ان کے آگے جو لان
کرتے ہوں گے۔

نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے شہادت ادا کریں گے الحدیث وقد اخصونا (ہم نے حدیث کو اختصاراً نقل کیا ہے)
دارقطنی غرائب امام مالک اور بیہقی دلائل اور خطیب رواۃ مالک میں بطریق عدیدہ عن مالک بن انس
عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، اور ابن ابی الدنیا، اور بیہقی والو نعیم دلائل میں بطریق ابن لیسع
عن مالک بن الانزہر عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، اور ابو نعیم دلائل میں من طریق یحییٰ بن
ابراہیم بن ابی قتیلۃ عن بن اسلم عن ابیہ اسلم مولیٰ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اور معاذ
بن المنذر زوائد مسند مسدد میں بطریق منتصب بن دینار عن عبد اللہ بن ابی الہذیل راوی ہیں اور
بروجہ آخر واقدی مغازی میں عن عبد العزیز بن عمر بن جعونۃ بن نضلۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ،
اور ابن جریر تاریخ، اور ہاوردی کتاب الصحابہ میں بطریق ابی معروف عبد اللہ بن معروف عن
ابی عبد الرحمن الانصاری عن محمد بن حسین بن علی بن ابی طالب، اور ابن ابی الدنیا
امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی:

وهذا حدیث معاذ و فیہ صریح النص یہ حدیث معاذ کی ہے اور اس میں صریح نص ہے

علیٰ مرادنا ومانر دنا من الطریق
الاول اور ناحولہ ہلالین۔
ہماری مراد پر، اور پہلے طریقہ سے ہم جو زیادتی کریں گے
وہ ہلالین میں ہے (ت)

ذریب بن یزید کی شہادت
سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فضلہ بن عمرو
انصاری کو تین سو مہاجرین و انصار کے ساتھ تاراج حلوان

عراق کے لئے بھیجا، یہ قیدی اور غنیمتیں لئے آتے تھے، ایک پہاڑ کے دامن میں شام ہوئی، فضلہ نے اذان
کہی، جب کہا اللہ اکبر اللہ اکبر پہاڑ سے آواز آئی اور صورت نہ دکھائی دی کہ کوئی کہتا ہے کبوت
کبیر یا فضلہ تم نے کبیر کی بڑائی کی اے فضلہ!، جب کہا اشہدان لا الہ الا اللہ جواب آیا
اخلصت یا فضلہ اخلاصاً فضلہ! تم نے خالص توحید کی، جب کہا اشہدان محمد رسول اللہ
آواز آئی نبی بعث لا نبی بعدہ هو النذیر وهو الذی بشارنا به عیسیٰ بن مریم و علیٰ سراسر
امتہ تقوم الساعة یہ نبی ہیں کہ مبعوث ہوئے ان کے بعد کوئی نبی نہیں یہی ڈرنا ہے والے ہیں یہی ہیں
جن کی بشارت ہمیں عیسیٰ بن مریم علیہم الصلوٰۃ والسلام نے دی تھی انھیں کی امت کے سر پر قیامت قائم ہوگی۔
جب کہا حی علی الصلوٰۃ جواب آیا فی یضہ فریضت (طوبیٰ لمن مشی الیہا وواظب علیہا)
نماز ایک فرض ہے کہ بندوں پر رکھا گیا خوبی و شادمانی اس کے لئے جو اس کی طرف چلے اور اس کی پابندی
رکھے، جب کہا حی علی الفلاح آواز آئی افلح من اتاہا وواظب علیہا (افلح من اجاب محمد ا

لہ ہکذا فی السابع و فی الطریق الثانی عند
البیہقی فی الصلوٰۃ قال کلمۃ مقبولۃ و
فی الفلاح قال البقاء لامۃ احمد صلی
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، و عکس ابن
ابی الدنیا ف ذکر فی الصلوٰۃ البقاء لامۃ
محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و
فی الفلاح کلمۃ مقبولۃ ۱۲ منہ۔ (م)

خطیب نے یوں زیادہ کہا یہ امت محمدیہ کی بقا ہے
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۱۲ منہ (ت)
لہ مراد الخطیب وهو البقاء لامۃ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۱۲ منہ (م)

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مراد کو پہنچا جو نماز کے لئے آیا اور اس پر مداومت کی، مراد کو پہنچا جس نے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اطاعت کی، جب کہا قد قامت الصلوة جواب آیا البقاء لامعة محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وعلى رؤسها تقوم الساعة بقا ہے امت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے اور انھیں کے سروں پر قیامت ہوگی (جب کہا اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ آواز آئی اخلصت الاخلاص كله يا فضله فحرم الله بها جسدك على الناس اے فضلہ! تم نے پورا اخلاص کیا تو اللہ تعالیٰ نے اُس کے سبب تمہارا بدن دوزخ پر حرام فرما دیا) نماز کے بعد تھکے ہوئے اور کہا اے اچھے پاکیزہ خوب کلام والے! ہم نے تمہاری بات سنی تم فرشتے ہو یا کوئی سیاح یا جن، ظاہر ہو کر ہم سے بات کرو کہ ہم اللہ عز و جل اور اس کے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (اور امیر المؤمنین عمرؓ) کے سفیر ہیں، اس کہنے پر پہاڑ سے ایک بڑے شخص نمودار ہوئے، سپید مو، دراز ریش، سر ایک چکی کے برابر، سپید اون کی ایک چادر اوڑھے ایک باندھے، اور کہا السلام علیکم ورحمة اللہ، حاضرین نے جواب دیا اور فضلہ نے پوچھا اللہ تم پر رحم کرے تم کون ہو؟ میں ذریب بن برثلا ہوں بندہ صالح علی بن مریم علیہم الصلوٰۃ والسلام کا وصی ہوں انھوں نے میرے لئے دعا فرمائی تھی کہ میں ان کے نزول تک باقی رہوں (مزاد فی الطریق الشافی) (دوسرے طریقہ میں یہ زائد ہے۔ ت) پھر ان سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہاں ہیں؟ کہا انتقال فرمایا۔ اس پر وہ پیر بزرگ بشدت روئے، پھر کہا ان کے بعد کون ہوا؟ کہا ابو بکر۔ وہ کہاں ہیں؟ کہا انتقال ہوا۔ کہا پھر کون بیٹھا؟ کہا عمر۔ کہا امیر المؤمنین عمرؓ سے میرا سلام کہو، اور کہا کہ ثبات و سداد و آسانی پر عمل رکھئے کہ وقت قریب آگیا ہے پھر علامات قریب قیامت اور بہت کلمات وعظ و حکمت کہے اور غائب ہو گئے۔ جب امیر المؤمنین کو خبر پہنچی سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام فرمان جاری فرمایا کہ خود اس پہاڑ کے نیچے جائیے (اور وہ ملیں تو انھیں میرا سلام کہئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں خبر دی تھی کہ علیؓ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک وصی عراق کے اس پہاڑ میں منزل گرین ہے) سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ (چار ہزار مہاجرین و انصار کے ساتھ) اُس پہاڑ کو گئے چالیس دن ٹھہرے پنجگانہ اذانیں کہیں مگر جواب نہ ملا، آخر واپس آئے۔

شام کے نصرانی ختم نبوت کی شہادت دیتے ہیں طبرانی معجم کبیر میں سیدنا جبر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، میں

زمانہ جاہلیت میں ملک شام کو تجارت کے لئے گیا تھا ملک کے اسی کنارے پر اہل کتاب سے ایک شخص مجھے ملا پوچھا کیا تمہارے یہاں کسی شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے؟ ہم نے کہا ہاں، کہا تم ان کی صورت دیکھو تو پہچان لو گے؟ میں نے کہا ہاں۔ وہ ہمیں ایک مکان میں لے گیا جس میں تصاویر تھیں، وہاں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صورت کریمہ مجھے نظر نہ آئی، اتنے میں ایک اور کتابی آکر بولا کہ شغل میں ہو؟ ہم نے حال کہا، وہ ہمیں اپنے گھر لے گیا وہاں جاتے ہی حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تصویر منیر مجھے نظر آئی اور دیکھا کہ ایک شخص حضور کے پیچھے حضور کے قدم مبارک کو پکڑے ہوئے ہے، میں نے کہا یہ دوسرا کون ہے؟ وہ کتابی بولا:

انہ لم یکن نبی الا کانت بعدہ نبی
الہذا فانہ لا نبی بعدہ وھذا الخلیفۃ
بعدہ۔
بیشک کوئی نبی ایسا نہ ہوا جس کے بعد نبی نہ ہو سوا
اس نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کہ ان کے بعد کوئی
نبی نہیں اور یہ دوسرا ان کے بعد خلیفہ ہے۔

اُسے جو میں دیکھوں تو ابوبکر صدیق کی تصویر تھی۔

تذیل اول: ابن عساکر بطریق قاضی معانی
بن زکریا حضرت عبادہ بن صامت، اور سہتی و

ابو نعیم بطریق حضرت ابو امامہ باہلی حضرت ہشام بن عاص سے راوی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین، جب صدیق کبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں بادشاہ روم ہرقل کے پاس بھیجا اور ہم اس کے شہ نشین کے نزدیک پہنچے وہاں سواریاں بٹھائیں اور کہا لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ جانتا ہے یہ کہتے ہی اس کا شہ نشین ایسا ہلنے لگا جیسے ہوا کے جھونکے میں کجور، اس نے کہلا بھیجا یہ تمہیں حق نہیں پہنچتا کہ شہروں میں اپنے دین کا اعلان کرو، پھر ہمیں بلایا ہم گئے وہ سرخ کپڑے پہنے سرخ مسند پر بیٹھا تھا اس پاس ہر چیز سرخ تھی اس کے اراکین دربار اس کے ساتھ تھے ہم نے سلام نہ کیا اور ایک گوشے میں بیٹھ گئے وہ ہمیں کربلا تم آپس میں جیسا ایک دوسرے کو سلام کرتے ہو مجھے کیوں نہ کیا؟ ہم نے کہا ہم تجھے اس سلام کے قابل نہیں سمجھتے اور جس مگرے پر تو راضی ہوتا ہے وہ ہمیں روا نہیں کہ کسی کے لئے بجالائیں، پھر اس نے پوچھا سب سے بڑا کلمہ تمہارے یہاں کیا ہے؟ ہم نے

کہا لا الہ الا اللہ واللہ اکبر، خدا گواہ ہے یہ کہتے ہی بادشاہ کے بدن پر لرزہ پڑ گیا پھر آنکھیں کھول کر غور سے ہمیں دیکھا اور کہا یہی وہ کلمہ ہے جو تم نے میرے شہ نشین کے نیچے اترتے وقت کہا تھا، ہم نے کہا ہاں، کہا جب اپنے گھروں میں اسے کہتے ہو تو کیا تمہاری پھتیں بھی اس طرح کانپنے لگتی ہیں؟ ہم نے کہا خدا کی قسم یہ تو ہم نے نہیں دیکھا اور اس میں خدا کی کوئی حکمت ہے، بولا سچی بات خوب ہوتی ہے، سن لو خدا کی قسم مجھے آرزو تھی کہ کاش میرا وہاں تک نکل جاتا اور تم یہ کلمہ جس چیز کے پاس کہتے وہ لرزے لگتی، ہم نے کہا یہ کیوں؟ کہا یوں ہوتا تو کام آسان تھا اور اس وقت لائق تھا کہ یہ زلزلہ شان نبوت سے نہ ہو بلکہ کوئی انسانی شعبہ ہو (یعنی اللہ تعالیٰ ایسے معجزات ہر وقت ظاہر نہیں فرماتا بلکہ عالم اسباب میں شان نبوت کو بھی غالباً مجرأتے عادت کے مطابق رکھتا ہے)

ولو جعلنہ ملکا لجعلنہ سرجلا و للبسنا
علیہم ما یلبسون
و لہذا انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے جہادوں میں بھی جنگ دوسروں کا مضمون رہتا ہے،
الحرب بیننا و بینہ سجال ینال ہنا و
تنال منہ۔ رواہ الشیخان عن ابی
سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔
اگر ہم فرشتے کو نبی بناتے تو مرد ہی بناتے اور اس
کو وہی لباس پہناتے جو مرد لوگ پہنتے ہیں (ت)
ہمارے اور ان کے درمیان جنگ کبھی وہ کامیاب
اور کبھی ہم کامیاب ہوتے ہیں۔ اس کو شیخین نے ابوسفیان
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ (ت)

لہذا جب ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہر قل کو خبر دی کہ لڑائی میں کبھی ہم بھی ان پر غالب آتے ہیں ہر قل نے
کہا ہذا آیۃ النبوة یہ نبوت کی نشانی ہے رواہ البزار و ابونعیم عن دحیۃ الکلبی رضی اللہ تعالیٰ
عنہ (اسے بزار اور ابونعیم نے دحیہ کلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ ت)

۱۔ دلائل النبوة للبیہقی باب ما وجد من صورة نبیائنا محمد دار الکتب العلمیہ بیروت ۸۶-۸۷
جامع الاحادیث بحوالہ ابن عساکر عن المعانی عن عبادة بن مسعود حدیث ۱۵۶۴۱ دار الفکر بیروت ۶۲/۲۰
۲۔ القرآن الکریم ۶/۹

۳۔ صحیح البخاری باب کیف کان بدر الوحی قدیمی کتب خانہ کراچی ۴/۱
۴۔ کشف الاستار عن زوائد البزار باب فیما کان عند اہل الکتاب من علامات نبوتہ۔ موسستہ الرسالہ بیروت ۱۱۴/۳

تصرفِ اولیا اور مظلومیتِ حسین یہ بات یاد رکھنے کی ہے کہ بعض جہال ضعیف الایمان اس پر شک کرنے لگتے ہیں، اور اسی قبل سے ہے جاہل و باہیوں کا اعتراض کہ اولیاء اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے کچھ قدرت رکھتے تو امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیوں ایسی مظلومیت کا ساتھ شہید ہو جاتے، ایک اشارے میں یزید پلید کے لشکر کو کیوں نہ غارت فرما دیا۔ مگر یہ سفہار نہیں جانتے کہ اُن کی قدرت جو انہیں اُن کے رب نے عطا فرمائی رضا و تسلیم و جبریت کے ساتھ ہے نہ کہ معاذ اللہ جباری و سرکشی و خود سری کے ساتھ مقوقس بادشاہ مصر نے عاتب بن ابی بلتعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے امتحان پوچھا کہ جب تم انہیں نبی کہتے ہو تو انہوں نے دعا کر کے اپنی قوم کو کیوں نہ ہلاک فرما دیا جب انہوں نے اُن کا شہر مکہ چھڑایا تھا، عاتب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، کیا تو عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو رسول اللہ نہیں مانتا انہوں نے دعا کر کے اپنی قوم کو کیوں نہ ہلاک کر دیا جب انہوں نے انہیں بکرا اور سولی دینے کا ارادہ کیا تھا، مقوقس بولا، انت حکیمٌ جاء من عند حکیم، تم حکیم ہو کہ حکیم کامل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس سے آئے، رواہ البیہقی عن عاتب رضی اللہ تعالیٰ عنہ (اس کو بہیقی نے عاتب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ ت)

خیر یہ تو فائدہ زائدہ تھا، حدیثِ سابق کی طرف توجہ کریں۔

ہر قل کے پاس انبیاء کی تصاویر پھر ہر قل نے ہمیں باعز و اکرام ایک مکان میں اتارا، دونوں وقتِ عزت کی مہمانیاں بھیجتا، ایک رات ہمیں پھر بلا بھیجا، ہم گئے اس وقت اکیلا بالکل تنہا بیٹھا تھا، ایک بڑا صند و قچہ زرنگار منگاکر کھولا اس میں چھوٹے چھوٹے خانے تھے ہر خانے پر دروازہ لٹکا تھا، اُس نے ایک خانہ کھول کر سیاہ ریشم کا کپڑا اتار لیا ہوا نکالا اُسے کھولا تو اس میں ایک سُرخ تصویر تھی، مردِ فراخ چشم بزرگ سرین کہ ایسے خوبصورت بدن میں ایسی لمبی گردن کبھی نہ دیکھی تھی ہر قل نے بال نہایت کثیر (بے ریش دو گیسو غایت حسن و جمال میں) ہر قل بولا، انہیں پہچانتے ہو؟ ہم نے کہا، نہ۔ کہا، یہ آدم ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ پھر وہ تصویر رکھ کر دوسرا خانہ کھولا، اُس میں سے ایک سیاہ ریشم کا کپڑا نکالا، اس میں خوب گورے رنگ کی تصویر تھی، مردِ بیا رموئے سرانند موئے قطیماں، فراخ چشم، کشادہ سینہ، بزرگ سر (آنکھیں سُرخ، دائری خوبصورت) پوچھا، انہیں جانتے ہو؟ ہم نے کہا، نہ۔ کہا، یہ نوح ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ پھر اسے رکھ کر اور خانہ کھولا، اس میں سے حریر سبز کا ٹکڑا نکالا اس میں نہایت گورے رنگ

کی ایک تصویر تھی، مرد خوب چہرہ، خوش چشم، دراز بینی، (کشادہ پیشانی)، رخسارے سنے ہوئے، سر پر نشانِ پیری، ریش مبارک سپید نورانی، تصویر کی یہ حالت ہے کہ گویا جان رکھتی ہے، سانس لے رہی ہے (مُسکرا رہی ہے) کہا، ان سے واقف ہو؟ ہم نے کہا: نہ۔ کہا: یہ ابراہیم ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ پھر اسے رکھ کر ایک اور خانہ کھولا، اس میں سے سبز ریشم کا پارچہ نکالا، اسے جو ہم نظر کریں تو محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تصویر زیرِ تہمتی، بولا، انھیں پہچانتے ہو؟ ہم رونے لگے اور کہا، یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں، وہ بولا، تمہیں اپنے دین کی قسم یہ محمد ہیں؟ ہم نے کہا: ہاں ہمیں اپنے دین کی قسم یہ حضور اکرم کی تصویر پاک ہے گویا ہم حضور کو حالتِ حیاتِ دنیوی میں دیکھ رہے ہیں۔ اسے سنتے ہی وہ اچھل پڑا بے حواس ہو گیا سیدھا کھڑا ہوا پھر بیٹھ گیا دیر تک دم بخود رہا پھر ہماری طرف نظر اٹھا کر بولا: اھا انه اخر البیوت و لکنی عجبتہ لانظر ما عند کونہ سُنئے ہو یہ خانہ سب خانوں کے بعد تھا مگر میں نے جلدی کر کے دکھایا کہ دیکھو تمہارے پاس اس باب میں کیا ہے، یعنی اگر ترتیب وار دکھاتا آتا تو احتمال تھا کہ تصویر حضرت مسیح کے بعد دکھانے پر تم خواہ مخواہ کہہ دو کہ یہ ہمارے نبی کی تصویر ہے اس لئے میں نے ترتیب قطع کر کے اسے پیش کیا کہ اگر یہ وہی نبی موعود ہیں تو ضرور پہچان لو گے، بھلا اللہ تعالیٰ ایسا ہی ہوا، اور یہی دیکھ کر اس حرام نصیب کے دل میں درد اٹھا کہ حواس جاتے رہے اٹھا بیٹھا دم بخود رہا،

واللہ متہم نوسرہ ولو کرہ الکفرون ۵
والحمد للہ رب العلمین ۵
اللہ تعالیٰ اپنے نور کو تمام فرمایا لگا اگرچہ کافر ناپسند کریں، والحمد للہ رب العلمین۔ (ت)

ہمارا مطلب تو بھلا اللہ یہیں پورا ہو گیا کہ یہ خانہ سب خانوں کے بعد ہے، اس کے بعد حدیث میں اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تصاویر کریمہ کا ذکر ہے، حلیمہ یائے منورہ پر اطلاعِ مسلمین کے لئے اس کا خلاصہ بھی مناسب، یہاں تک کہ دونوں حدیثیں متفق تھیں، ترجمہ مختصر آ حدیث عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تھا جو لفظ حدیث ہشام رضی اللہ عنہ سے بڑھائے خطوطِ یلانی میں تھے، اب حدیث ہشام اتم و ازید ہے کہ اس میں پانچ انبیاء لوط واسحق و یعقوب و اسمعیل و یوسف علیہم الصلوٰۃ والسلام کا ذکر شریف زائد ہے لہذا اسی سے

لے جامع الاحادیث بحوالہ ابن عساکر عن المعانی عن عبادہ بن الصامت حدیث ۱۵۶۴۱ دار الفکر بیروت ۲/۶۳
دلائل النبوة للبیہقی باب ما وجد من صورة نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم دار الکتب العلمیہ بیروت ۸۸۶-۳۸۷

۵ القرآن الکریم ۶۱/۶

۳ ۱/۱

اخذ کریں، اور جو مضمون حدیث عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں زائد ہو اُسے خطوط ہلالی میں بڑھائیں،
 فرماتے ہیں پھر اس نے ایک اور خانہ کھولا، حریر سیاہ پر ایک تصویر گندمی رنگ سا تولی نکالی (مگر
 حدیث عبادہ میں گورا رنگ ہے) مرد مرغول موخت گھونگر والے بال، آنکھیں جانب باطن مائل، تیز نظر،
 ترش رو دانت باہم چڑھے ہونٹ، سما جیسے کوئی حالت غضب میں ہو۔ ہم سے کہا: انھیں پہچانتے ہو؟ یہ
 موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں، اور ان کے پہلو میں ایک اور تصویر تھی، صورت ان سے ملتی مگر سر میں خوب
 تیل پڑا ہوا، پیشانی کشادہ۔ پتیلیاں جانب یعنی مائل (سر مبارک مدور گول)، کہا: انھیں جانتے ہو؟
 یہ ہارون علیہ السلام ہیں۔ پھر اور خانہ کھول کر حریر سپید پر ایک تصویر نکالی، مرد گندم گوں، سر کے بال
 سیدھے، قد میانہ، چہرے سے آثار غضب نمایاں، کہا: یہ لوط علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں، پھر حریر سپید پر
 ایک تصویر نکالی، گورا رنگ جس میں سرخی جھلکتی، ناک اونچی رخسار ہلکے چہرہ خوبصورت، کہا: یہ اسحق علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں، پھر حریر سپید پر
 ایک تصویر نکالی، صورت صورت اسحق علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مشابہ تھی مگر لب زیریں پر ایک تل تھا، کہا:
 یہ یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ پھر حریر سیاہ پر ایک تصویر نکالی، رنگ گورا، چہرہ حسین، ناک بلند،
 قامت خوبصورت، چہرے پر نور درخشاں اور اس میں آثار خشوع نمایاں، رنگ میں سرخی کی جھلک تاباں،
 کہا: یہ تمھارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جدِ کریم اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں، پھر حریر سپید پر
 ایک تصویر نکالی کہ صورت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مشابہ تھی، چہرہ گویا آفتاب تھا، کہا: یہ یوسف
 علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ پھر حریر سپید پر ایک تصویر نکالی سرخ رنگ، باریک ساقیں، آنکھیں کم کھلی ہوئیں
 جیسے کسی کو روشنی میں چوندھ لگے، پیٹ ابھرا ہوا، قد میانہ، تلوار حامل کئے، مگر حدیث عبادہ میں اس کے عوض
 علیہ الحمد للہ حدیثیں ایک دوسرے کی تصدیق کرتی ہیں ابو یعلیٰ وابن عساکر نے بطریق یحییٰ بن ابی عمر والشیبانی
 عن ابی صالح عن ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حدیث معراج میں موسیٰ علیہ الصلوٰۃ
 والسلام کا یہی حلیہ روایت کیا کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

واما موسیٰ فضخم ادم طوال، کانه من رجال
 شنة كثير الشعر، غائر العينين، متراكب الاسنان
 مقلص الشفة خارج اللثة، عابس۔
 لیکن موسیٰ علیہ السلام بھاری بدن، گندم گوں، طویل، گویا
 شہوہ قبیلہ کے لوگ، آنکھیں جانب باطن مائل باہم چڑھے
 ہونے دانت باہم ملے ہوئے ہونٹ، تلوار اُچی، سما جیسے حالت غضب۔

اور ہمیں سے ترجیح حدیث صحیح ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ ظاہر ہوئی کہ گندمی رنگ بتایا تھا ۱۲ منہ۔

علیہ یہ اس سال کے گریہ خوف الہی کا اثر تھا جس کے باعث رخسارہ انور پر دو خط سیاہ بن گئے تھے۔

لہ درغشور بحوالہ ابی یعلیٰ وابن عساکر تحت آیت سبحن الذی غشورات مکتبہ آیت اللہ العظمیٰ قم ایران ۱۳۸/۴

المطالب العالیۃ بحوالہ ابی یعلیٰ حدیث ۴۸۷ دارالبازکۃ المکرمة ۲۰۲/۴

یوں ہے حریر سبز پر گوری تصویر جس کے عضو عضو سے نزاکت و دلکشی شکتی، ساق و سرین خوب گول، کہا: یہ داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ پھر حریر سپید پر ایک تصویر نکالی، فرہ سرین، پاؤں میں طول گھوڑے پر سوار (جس کے ہر طرف پرنگے تھے گردن دبی ہوئی، پشت کوتاہ، گوار رنگ) کہا: یہ سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں (اور یہ پڑا گھوڑا جس کے ہر جانب پر ہیں ہوا ہے کہ انہیں اٹھائے ہوئے ہے)۔ پھر حریر سیاہ پر ایک گوری تصویر نکالی، مرد جوان، وارسی نہایت سیاہ، سر کے بال کثیر، چہرہ خوبصورت (آنکھیں حسین، اعضاء متناسبت)، کہا: یہ عیسیٰ بن مریم علیہما الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ ہم نے کہا: یہ تصویریں تیرے پاس کہاں سے آئیں، ہمیں یقین ہے کہ یہ ضرور سچی تصاویر ہیں کہ ہم نے اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تصویر کریم کے مطابق پائی۔ کہا: آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے رب عزوجل سے عرض کی تھی کہ میری اولاد کے انبیاء مجھے دکھا دے تو سبحانہ تعالیٰ نے ان پر تصاویر انبیاء اتاریں کہ مغرب شمس کے پاس خزانہ آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام میں تھیں، ذوالقرنین نے وہاں سے نکال کر دانیال علیہ السلام کو دیں (انہوں نے پارچہ ہائے حریر پر اتاریں کہ یہ بعینہا وہی چلی آتی ہیں) سن لو خدا کی قسم مجھے آرزو تھی کاش میرا نفس ترک سلطنت کو گوارا کرتا اور میں مرتے دم تک تم میں کسی ایسے کا بندہ بنتا جو غلاموں کے ساتھ نہایت سخت برتاؤ رکھتا (مگر کیا کروں نفس راضی نہیں ہوتا) پھر ہمیں عمدہ جائزے دے کر رخصت کیا (اور ہمارے ساتھ آدمی کر کے سرحد اسلام تک پہنچا دیا) ہم نے اگر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حال عرض کیا، صدیق روئے اور فرمایا: مسکین اگر اللہ اس کا بھلا چاہتا وہ ایسا ہی کرتا، ہمیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خبر دی کہ یہ اور یہودی اپنے یہاں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نعت پاتے ہیں۔

موقوف کے دربار میں فرمان نبوی **تذیل دوم:** امام واقدی اور ابوالقاسم بن عبدالحکم فتوح مصر میں بطریق ابان بن صالح راوی

جب حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمان اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لے کر موقوف نصرانی بادشاہ علیہ حدیث مذکور ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں علیہ سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام میں ہے قد میاند سے زائد دراز سے کم، سینہ چوڑا، خون کی سرخی بدن پر جھلکتی، بال عمدہ ان کی سیاہی سرخی مائل ۱۲ منہ

علہ قائد ۵: یہ نقیص جلیل حدیث طویل جس کا خلاصہ اختصار کے ساتھ تین ورق میں بیان ہوا بحمد اللہ صحیح ہے امام حافظ عماد الدین بن کثیر پھر امام خاتم الحافظ سیوطی نے فرمایا: ہذا حدیث جید الاسناد ورجالہ ثقات ۱۲ منہ

لہ دلائل النبوة للبیہقی باب ما وجد من صورة نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم مکتبہ الاشیہ لاہور ۱/ ۳۸۸ تا ۳۹۰ جامع الاحادیث بحوالہ ابن عساکر عن المعانی عن عبادہ بن الصامت حدیث ۱۵۶۴۱ دار الفکر بیروت ۲۰/ ۶۳ و ۶۴

مصر و اسکندریہ کے پاس تشریف لے گئے، اس نے اُن سے دریافت کیا کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کس بات کی طرف
 بلا تے ہیں؟ انھوں نے فرمایا، توحید و نماز پنجگانہ و روزہ رمضان و حج و وفا سے عہد۔ پھر اس نے حضور کا حلیہ پوچھا
 انھوں نے باختصار بیان کیا، وہ بولا،

قد بقیت اشیاء لم تذکوها فی عینیہ حمرة
 قلت ما تفاسرہ و بین کتفیہ خاتم النبوة الخ
 ابھی اور باتیں باقی رہیں کہ تم نے نہ بیان کیں ان کی
 آنکھوں میں سرخ ڈورے ہیں کہ کسی وقت جب
 ہوتے ہوں اور ان کے دونوں شانوں کے بیچ میں مہر نبوت

پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اور صفاتِ کریمہ بیان کر کے بولا،
 قد کنت اعلم ان نبیا قد بقى وقد کنت اظن
 مخرجہ بالشام، وهناک کانت تخروج الانبیاء
 قبلہ فاما انا قد خرج فی ارض العرب
 فی ارض جہد و بؤس والقبط لا تطاوعنی
 علی اتباعہ و سیظهر علی البلاد
 مجھے یقیناً معلوم تھا کہ ایک نبی باقی ہے اور مجھے گمان
 تھا کہ وہ شام میں ظاہر ہوگا کہ اگلے انبیاء نے
 وہاں ظہور کیا اب میں دیکھتا ہوں کہ انھوں نے عرب
 میں ظہور فرمایا، محنت میں مشقت کی زمین میں، اور
 قطعی ان کی پیروی میں میری زبانیں گے عنقریب وہ
 ان شہروں پر غلبہ پائیں گے۔

تتمہ حدیث، ابوالقاسم نے بطریق ہشام بن اسحق وغیرہ اور ابن سعد نے طبقات میں بطریق محمد بن عمر
 بن واقدان کے شیوخ سے روایت کیا کہ مقوقس نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسی مضمون کی عرضی
 لکھی کہ،

قد علمت ان نبیا بقى و کنت اظن انه یخرج
 بالشام وقد اکرمک من سولک و بعثت الیک
 بھدیۃ
 مجھے یقین تھا کہ ایک نبی باقی ہے اور میرے گمان
 میں وہ شام سے ظہور کرتا اور میں نے حضور کے
 قاصد کا اعزاز کیا اور حضور کے لئے نذر حاضر کرتا ہوں۔

تذیل سوم، بیہقی دلائل میں حضرت عبداللہ بن
 سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی جب میں نے رسول اللہ
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا چہرہ سنا اور حضور کے صفت و نام و ہیئات اور جن جن باتوں کی ہم حضور کے لئے

توقع کر رہے تھے تب پہچان لیں تو میں نے خاموشی کے ساتھ اسے دل میں رکھا یہاں تک کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لائے مجھے خبر رونق افروزی پہنچی میں نے تکبیر کہی میری پھوپھی بولی اگر تم موسیٰ بن عمران علیہ الصلوٰۃ والسلام کا آٹا سٹنتے تو اس سے زیادہ کیا کرتے؟ میں نے کہا: اے پھوپھی! خدا کی قسم وہ موسیٰ بن عمران کے بھائی ہیں جس بات پر موسیٰ بھیجے گئے تھے اسی پر یہ بھی مبعوث ہوئے ہیں، وہ بولی:

یا ابن اخی اھو النبی الذی کنا نخبو بہ اے میرے بھتیجے! کیا یہ وہ نبی ہیں جن کی ہم خبر
انہ یبعث مع یبعث الساعۃ، قلت لہا دے جاتے تھے کہ وہ قیامت کے ساتھ مبعوث
نعم! ہوں گے؟ میں نے کہا: نعم ہاں، الحدیث۔

خطیب و ابن عساکر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

انا احمد و محمد و الحاشر و المقف و میں احمد ہوں اور محمد، اور تمام جہان کو حشر دینے والا،
الخاتم یٰؑ اور سب انبیاء کے پیچھے آنے والا، اور نبوت
ختم فرمائے والا، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

ہجرت حضرت عباس ابوعلیٰ و طبرانی و شاشی و البیہیم فضائل الصحابہ میں اور ابن عساکر و ابن النجار حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے موصول اور روایاتی
و ابن عساکر محمد بن شہاب زہری سے مرسل راوی حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما عظمیٰ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں (مکہ معظمہ سے) عرضی حاضر کی کہ
مجھے اذن عطا ہو تو ہجرت کر کے (مدینہ طیبہ) حاضر ہوں۔ اس کے جواب میں حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے یہ فرمان نافذ فرمایا:

یا اعم اقم مکانک الذی انت فیہ، فان اللہ اے چچا! اطمینان سے رہو کہ تم ہجرت میں خاتم المہاجرین
یختم بک المہجرۃ کما ختم فی النبوة۔ ہونے والے ہو جس طرح میں نبوت میں خاتم النبیین
ہوں، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

لہ دلائل النبوة للبیہقی باب ماجاء فی دخول عبداللہ بن سلام علی رسول اللہ صلی علیہ وسلم دار الکتب العلمیہ بیروت ۵۳۰/۲
۵ تاریخ بغداد للخطیب ترجمہ ۲۵۰۱ احمد بن محمد السوطی دار الکتب العربیہ بیروت ۹۹/۵
۳ تہذیب تاریخ دمشق الکبیر ذکر من اسمہ عباس دار احیاء التراث العربیہ بیروت ۲۳۵/۷

امام اجل فیئہ محدث ابواللیث سمرقندی تنبیہ الغافلین میں فرماتے ہیں،

حد ثنا ابوبکر محمد بن احمد ثنا ابوعمران
 ثنا عبد الرحمن ثنا داؤد ثنا عباد بن الکثیر
 عن عبد خیر عن علی بن ابی طالب رضی اللہ
 عنہ سے بیان کیا۔ (ت)

جب سورۃ اذ اجاء نصر اللہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مرض وصال شریف میں نازل ہوئی حضور
 فوراً برآمد ہوئے، پچھنبہ کا دن تھا، منبر پر جلوس فرمایا، بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا کہ مدینے میں ندا کر دو لوگو!
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وصیت سننے چلو۔ یہ آواز سننے ہی سب چھوٹے بڑے جمع ہوئے، گھروں
 کے دروازے ویسے ہی کھلے چھوڑ دیے یہاں تک کہ کنواریاں پردوں سے باہر نکل آئیں، حدیدہ مسجد شریف
 حاضرین پر تنگ ہوئی، اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرما رہے ہیں اپنے پچھلوں کے لئے جگہ وسیع کرو،
 اپنے پچھلوں کے لئے جگہ وسیع کرو۔ پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر قیام فرما کر حمد و ثنائے الہی بجالائے
 انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام پر درود بھیجی، پھر ارشاد ہوا:

انا محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن
 ہاشم العربی المحرمی المکی لابی بعدی
 میں محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم عربی
 صاحب حرم محترم و مکہ معظمہ ہوں، میرے بعد کوئی
 نبی نہیں، الحدیث۔ ہذا مختصر۔

مدینہ طیبہ میں حضور کی تشریف آوری
 اللہ تعالیٰ ایک وہ دن تھا کہ مدینہ طیبہ میں حضور پر نور صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم کی تشریف آوری کی دعوم ہے۔ زمین و
 آسمان میں خیر مقدم کی صدائیں گونج رہی ہیں، خوشی و شادمانی ہے کہ درودیوار سے ٹپکی پڑتی ہے،
 مدینے کے ایک ایک بچے کا دمکتا چہرہ اندوانہ ہو رہا ہے، باچھیں کھلی جاتی ہیں، دل ہیں کہ سینوں میں نہیں
 سماتے، سینوں پر جلے تنگ، جاموں میں قبائے گل کا رنگ، نور ہے کہ جھما جھم برس رہا ہے، فرش سے
 عرش تک نور کا بقیعہ بنا ہے، پردہ نشین کنواریاں شوق دیدار محبوب کر دگار میں گاتی ہوئی باہر آتی ہیں کہ: سنہ
 طلوع البدر علینا من ثنیا الوداع وجب الشکر علینا ما دعا اللہ داع
 (ہم پر چاند نکل آیا و داع کی گھاٹیوں سے، ہم پر خدا کا شکر واجب ہے جب تک دعا مانگنے والا مانگے)

لہ تنبیہ الغافلین باب الرفی
 دار الکتب العلمیہ بیروت ص ۳۷
 ۳۱۳/۱

بنی النجار کی لڑکیاں کو چپے کو چپے محو غمہ سرائی ہیں کہ، سہ

نحن جواد من بنی النجار یا حبذا محمد من جابر

ہم بنو نجار کی لڑکیاں ہیں، اے نجاریو! محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کیسا اچھا ہمسایہ ہے۔ (ت)

ایک دن آج ہے کہ اس محبوب کی رخصت ہے، مجلس آخری وصیت ہے، مجمع تو آج بھی وہی ہے، بچوں سے بوڑھوں تک، مردوں سے پردہ نشینوں تک سب کا ہجوم ہے، ندائے بلال سُنتے ہی چھوٹے بڑے سینوں سے دل کی طرح بے تابانہ نکلے ہیں، شہر بھر نے مکانون کے دروازے کھلے چھوڑ دئے ہیں، دل کھلائے پتھر سے مرجھائے دن کی روشنی دھیمی پڑ گئی کہ آفتاب جہاں تاب کی وداع نزدیک ہے۔ آسمان پر مردہ، زمین افسردہ، جوصہر دیکھو ستائے کا عالم، اتنا ازدحام اور ہجوم کا مقام، آخری نگاہیں اس محبوب کے رُوئے حق نما تک کس حسرت و یاس کے ساتھ جاتی اور ضعفِ نو میدی سے ہلکان ہو کر بخودانہ قدموں پر گر جاتی ہیں، فرطِ ادب سے لب بند مگر دل کے دھوئیں سے یہ صدابلند سہ

كنت السواد لناظري فعمى عليك الناظر

من شاء بعدك فليمت فعليك كنت احاذر

(آپ میری آنکھ کے لیے پتلی تھے پس اب آپ کو نظر کر لے والا اندھا ہوا چاہتا ہے

جو چاہے آپ کے بعد مر جائے کہ میں تو آپ ہی کے توسل سے بچا کرتا تھا۔ ت)

اللہ کا محبوب، اُمت کا راعی کس پیار کی نظر سے اپنی پالی ہوئی بچیوں کو دیکھتا اور محبت بھرے دل سے انہیں حافظِ حقیقی کے سپرد کر رہا ہے، شانِ رحمت کو اُن کی جدائی کا غم بھی ہے اور فوج فوج اُمنڈتے ہوئے آنے کی خوشی بھی کہ محنت ٹھکانے لگی، جس خدمت کو ملک العرش نے بھیجا تھا باحسن الوجہ انجام کو پہنچی۔

فوج کی سارے نو سو برس وہ سخت مشقت اور صرف پچاس شخصوں کو ہدایت۔ یہاں تیس تیس ہی سال میں بھلا اللہ یہ روز افزوں کثرت۔ کینیز و غلام جوق جوق آرہے ہیں، جگہ بار بار تنگ ہو جاتی ہے، دفعہ دفعہ ارشاد ہوتا ہے: آنے والوں کو جگہ دو، آنے والوں کو جگہ دو۔ اس عام دعوت پر جب یہ مجمع ہولیا ہے سلطانِ عالم نے منبر اکرم پر قیام کیا ہے، بعد حمد و صلوٰۃ اپنے نسب و نام و قوم و مقام و فضائلِ عظام کا بیان ارشاد ہوا ہے۔ مسلمانو! خدرا پھر مجلسِ میلاد اور کیا ہے، وہی دعوتِ عام وہی مجمعِ تام وہی منبر و قیام، وہی بیان فضائلِ سید الانام علیہ وآلہ الصلوٰۃ والسلام مجلسِ میلاد اور کس شے کا نام، مگر نجدی صاحبوں کو ذکرِ محبوب

مے کام و مہربانی الرحمن المستعان و بہ الاعتصام و علیہ التکلیف (ہمارا رب رحمن مددگار ہے اور
ی ذات سے مضبوطی اور اسی پر اعتماد و رت)

چار پائے کلام کرتے ہیں ابن جہان و ابن عساکر حضرت ابو منظور اور ابو نعیم بروجر آفر حضرت معاذ بن
جہل رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، جب خیر فتح ہوا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے ایک دراز گوش سیاہ رنگ دیکھا اس سے کلام فرمایا، وہ جانور بھی کلم میں آیا، ارشاد ہوا، تیرا کیا نام ہے؟
عرض کی: یزید بیٹا شہاب کا، اللہ تعالیٰ نے میرے دادا کی نسل سے ساٹھ دراز گوش پیدا کئے کلہم لایرکبہ الا
نبی ان سب پر انبیاء سوار ہوا کئے وقد کنت اتوقع ان ترکبني، لم یبق من نسل جدی غیری
ولا من الانبیاء غیرک مجھے یقینی توقع تھی کہ حضور مجھے اپنی سواری سے مشرف فرمائیں گے کہ اب اس نسل
میں سوا میرے اور انبیاء میں سوا حضور کے کوئی باقی نہیں، میں پہلے ایک یہودی کے پاس تھا اُسے قصداً
گرا دیا کرتا وہ مجھے جھوکار کھتا اور مارتا۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسی کا نام یعفور رکھا، جسے
بلانا چاہتے اسے بھیج دیتے چوکھٹ پر سوار تا جب صاحب خانہ باہر آتا اُسے اشارے سے بتاتا کہ حضور اقدس
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یاد فرماتے ہیں، جب حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انتقال فرمایا وہ مفارقت
کی تاب نہ لایا ابو الہیثم بن الیہان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کنوئیں میں گر کر مر گیا۔

یہ ابو منظور کی حدیث ہے اور اسی کی مثل حضرت معاذ
سے بطریق اختصار مروی ہے مگر انھوں نے آبار کی جگہ
تین بھائیوں کا اور یزید کی جگہ نام عمر ذکر کیا اور اس نے
کہا ہم سب پر انبیاء علیہم السلام سوار ہوئے جبکہ میں
سب سے چھوٹا ہوں اور میں آپ کے لئے ہوں الحدیث
قلت (میں کہتا ہوں) علامہ ابن جوزی کا اعتراض جیسا کہ
اس کی عادت ہے تجھے مضر نہیں، اور نہ ہی ابن دحیم
کی سوہمار سے متعلق گزشتہ حدیث پر جسارت تجھے مضر ہے
ان دونوں حدیثوں میں شرعی طور پر کوئی قابل انکار چیز نہیں

هذا حدیث ابی منظور و نحوه عن معاذ
باختصار غیر انه ذکر مکات الابیاء
ثلثة اخوة واسمه مکات یزید عمر
وقال کلنا مکنا الانبیاء انا اصغرهم
وکنت لك الحدیث قلت ولا علیک من
دندنة العلامة ابن الجوزی کعادتہ
علیہ ولا من تحامل ابن دحیة
علی حدیث الضب العار سابقا
فلیس فیہما ما ینکر مشرعاً ولا فی

حدیث الضب لابن عمر تبع فیہ
الماتن اعفی الامام القسطلانی
صاحب المواهب وسبقهما المدیری
فی حیوة الحيوان الکبریٰ لکف الذی
سأیت فی الخصائص الکبریٰ والجامع
الکبیر للامام الجلیل الجلال السیوطی
هو عزوه لامیر المؤمنین عمر رضی اللہ
تعالیٰ عنه کما قدمت وقد اوردہ فی
الجامع فی مسند عمر فزیادة لفظ الابن
اما وقع سهوا او یکتون الحدیث من
طریق ابن عمر عن عمر رضی اللہ تعالیٰ
عنہما فیصح العزو الی کل وان کان
الاولی ذکر المنتهی ویحتمل علی بعد
عن کل منهما فاذا یتکو مروي
عن ستة من الصحابة رضی اللہ تعالیٰ
عنہم ، واللہ تعالیٰ اعلم۔

کرنا اولیٰ ہے اور بعید احتمال کے طور پر دونوں حضرات
سے یہ حدیث مروی ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم (ت)

نے خصائص الکبریٰ میں ذکر فرمایا حالانکہ انھوں نے اس
کتاب کے خطبہ میں فرمایا ہے میں نے اس کتاب کو مجموع
اور مردود روایات سے دور رکھا ہے (میں
کہتا ہوں) زرقانی کا سوسمار والی حدیث کو ابن عمر
رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی طرف منسوب کرنا ماتن یعنی مصنف
مواہب امام قسطلانی کی پیروی ہے جبکہ ان دونوں سے قبل
علامہ مدیری نے حیوة الحيوان میں اس کو ذکر کیا لیکن میں
نے امام جلال الدین سیوطی کی خصائص الکبریٰ اور
جامع کبیر میں دیکھا انھوں نے اس کو امیر المؤمنین عمر فاروق
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف منسوب کیا ہے جیسا کہ میں
پہلے ذکر کر چکا ہوں، انھوں نے اسے اپنی جامع میں
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مسند میں ذکر فرمایا، تو
ابن عمر رضی اللہ عنہما کا کیا ہے یا پھر ابن عمر کے ذیل
حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے لہذا
دونوں حضرات کی طرف نسبت درست ہے اگرچہ
منتہی راوی یعنی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف منسوب

سے یہ حدیث مروی ہو سکتی ہے تو یوں چہ صحابہ

سعد بن ابی منصور و امام احمد و ابن مردویہ حضرت ابوالطفیل رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:
میرے بعد کوئی نبی نہیں
لا نبوة بعدی الا البشوات الرؤیا
الصالحۃ۔
میرے بعد نبوت نہیں مگر بشارتیں ہیں اچھے
خواب۔

۱/۵۴۲ حدیث ابی الطفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ دار الفکر بیروت
کتاب التفسیر
مجمع الزوائد
دار الکتاب بیروت ۱/۱۴۳

احمد و خطیب اور ہستی شعب الایمان میں اس کے قریب ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے
راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

لا یبقی بعدی من النبوة شی الا البشرات میرے بعد نبوت سے کچھ باقی نہ رہے گا مگر بشرتیں
الرؤیا الصالحة براہا العبد (و تری کو دکھایا جائے۔

تیس کذاب البرکرا بن ابی شیبہ مصنف میں عبید بن عمر ولشی اور طبرانی کبیر میں نعیم بن مسعود رضی اللہ
تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

لا تقوم الساعة حتی یشترک ثلاثون کذابا کلہم یزعم انہ نبی ثم یشترک قبل یوم
القیمة۔ اقول وانما اخرنا ہما الی التذیل بخلاف
عین اللفظ المتقدّم فی الحدیث الثانی
والستین لان فی تتمہ ات من قال
فافعلوا بہ کذا و کذا و ہذا العموم
انما تم لاجل ختم النبوة اذ لو جاز ان
یکون بعدہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
تبع صادق لما ساع الامر المذکور
بالعموم وان کان یأق ایضا ثلاثون
او الوف من الکذابین بل کان یجب
اقسامہ اصارۃ تميز الصادق من
الکاذب والامر بالایقاع بمن ہو کاذب

قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ اس سے پہلے
تیس کذاب نکلیں ہر ایک اپنے آپ کو نبی
کہتا ہو عبید نے اس پر قبل یوم القیمة کو زائد کیا۔
اقول (میں کہتا ہوں) ان دونوں حدیثوں کو ہم نے
تذیل کے آخر میں ذکر کیا ہے اس کے جواباً انھوں نے یہ
گزارا عین لفظ اس کے کیونکہ اس کے آخر
میں یوں ہے کہ جو بھی نبوت کا دعویٰ کرے اسے یہ
کرو۔ اور جو بھی ایسا دعویٰ کرے اس سے یوں کرو
یہ عموم ختم نبوت کے لئے ہی تام ہو سکتا ہے کیونکہ اگر
آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کا آنا جائز
ہوتا تو پھر یہ عام حکم ایسے لوگ تیس ہوں یا ہزار
ہوں سب کو شامل نہ ہوتا بلکہ پھر سچے اور جھوٹے نبی
کی تمیز میں کوئی امتیازی علامت بیان کر کے یہ یہ
کرنے کا حکم ان میں سے صرف کاذبین کے لئے ہوتا

۱۲۹/۶ دار الفکر بیروت ۱۲۹
تاریخ بغداد للخطیب ترجمہ ۵۸۳۶ عبدالغالب بن جعفر دار الکتاب العربی بیروت ۱۴۰/۱۱
لے مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الفتن حدیث ۱۹۴۱۱ ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ کراچی ۱۵/۱۴۰

منهم لا غیر کمالا یخفی والی اللہ المشتکی
من ضعفنا فی هذه الزمان الکثیر
فجاسرہ القلیل انصارہ الغالب
کفاسرہ البین عواسرہ وقد ظہر الان
بعض هؤلاء الدجالین الکذابین
فلو اراد اللہ باحدہم شیئاً یطیروا
بالمسلم والمسلم انما حدث فانما للہ
وانا الیہ راجعون لکن الاحتراس کان
اسلم للمسلم وانفی للفساد فاجبت
الاقصاس علی القدر المراد واللہ
المستعان وعلیہ التکلان ولا حول
ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

ہر ایک کے لئے نہ ہوتا، جیسا کہ ظاہر ہے، اور اللہ تعالیٰ
سے ہی اس زمانہ میں ہمیں اپنے کمزور ہونے کی شکایت
ہے یہ زمانہ جس میں فجار کی کثرت، مددگاروں کی قلت،
کافروں کا غلبہ اور کج روی عام ہے جبکہ اب بعض ایسے
کذاب و جال لوگ ظاہر ہوئے ہیں، اگر ایسے دجالوں
کو اللہ تعالیٰ کے ارادہ سے کچھ ہو گیا تو اس کو مسلمانوں
کی طرف منسوب کیا جائے گا کہ انھوں نے ایسی حدیث
بیان کی جس پر یہ کچھ ہوا ہم اللہ تعالیٰ کی ہلک ہیں
اور اس کی طرف ہمارا لوٹنا ہے تاہم مسلمانوں کو
اپنی حفاظت مناسب ہے اور فساد کو دفع کرنا زیادہ
بہتر ہے تو اس لئے صرف مراد کو بیان کرنا ہی پسند
کیا ہے، اور اللہ تعالیٰ ہی سے مدد اور اسی پر
توکل ہے لا حول الا باللہ العلی العظیم۔ (ت)

خطیب حضرت امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی،
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

انما علی منی بمنزلہ ہارون من موسیٰ علی مجھ سے ایسا ہے جیسا موسیٰ سے ہارون (کہ
الا نہ لانی بعدی)

امام احمد مناقب امیر المؤمنین علی میں مختصراً، اور بغوی و طبرانی اپنی معاجم، باوردی معرفت، ابن عدی
کامل، ابو احمد حاکم کئی میں بطریق امام بخاری، ابن عساکر تاریخ میں سب زید بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے حدیث طویل میں راوی و ہذا حدیث احمد (یہ حدیث احمد ہے۔ ت) جب حضور
سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے باہم صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں بھائی چارہ کیا امیر المؤمنین
مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے عرض کی: میری جان نکل گئی اور پیٹھ ٹوٹ گئی، یہ دیکھ کر حضور نے اصحاب
کے ساتھ کیا جو میرے ساتھ نہ کیا یہ اگر مجھ کے کسی ناراضی کے سبب ہے تو حضور ہی کے لئے منانا اور عزت

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ،
والذی بعثنی بالحق ما اخرجک الالنفسی
وانت متی بمنزلة هارون من موسى
غیر انه لا نبی بعدی ۔

قسم اس کی جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا میں نے
تمہیں خاص اپنے لئے رکھ چھوڑا ہے تم مجھ سے ایسے
ہو جیسے ہارون موسیٰ سے مگر یہ کہ میرے بعد کوئی
نبی نہیں تم میرے بھائی اور وارث ہو۔

امیر المؤمنین نے عرض کی : مجھے حضور سے کیا میراث ملے گی ؟ فرمایا : جو اگلے انبیاء کو ملی ۔ عرض کی : انھیں
کیا ملی تھی ؟ فرمایا : خدا کی کتاب اور نبی کی سنت اور تم میرے ساتھ جنت میں میری صاحبزادی کے ساتھ
میرے محل میں ہو گے اور تم میرے بھائی اور رفیق ہو۔

ابن عساکر بطریق عبد اللہ بن محمد بن عقیل عن ابیہ عن جده عقیل بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی
حضر اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عقیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا : خدا کی قسم میں تمہیں دو بہت
سے دوست رکھتا ہوں ، ایک تو قرابت ، دوسرے یہ کہ ابو طالب کو تم سے محبت تھی ، اے جعفر ! تمہارے
اخلاق میرے اخلاقِ کریم سے مشابہ ہیں ،

www.ainabazalnetwork.org

عن فی نسخة کتوز العمال المطبوعة عن
عبد اللہ بن عقیل عن ابیہ عن جده
عقیل وهو خطاء وصوابه عبد اللہ
بن محمد بن عقیل ، عبد اللہ تابعی
صدوق من رجال الکامربة ما خلا
النسائی قال الذہبی حدیثہ فی
مرتبة الحسن والیوة تابعی مقبول
رجال ابن ماجه ۱۲ منہ (م)

عن کتوز العمال کے مطبوعہ نسخہ میں عبد اللہ بن عقیل
اپنے والد ماجد اور ان کے دادا عقیل
سے راوی جبکہ یہ خطا ہے اور صحیح یہ ہے عبد اللہ
بن محمد بن عقیل ، یہ عبد اللہ تابعی ہیں نہایت صادق ،
فسائی کے ماسوا سنن صحاح کے راویوں میں شمار
ہیں ، امام ذہبی نے فرمایا ان کی روایت حسن کے
مترتبہ میں ہے اور ان کے والد بھی تابعی اور مقبول
ابن ماجہ کے راویوں میں شمار ہیں ۱۲ منہ (ت)

۱۔ تاریخ دمشق لابن عساکر ذکر من اسلمه سلمان ترجمہ سلمان بن الاسلام الفارسی دار احیاء التراث العربی بیروت ۲۰۳/۶
فضائل الصحابة لاحمد بن حنبل حدیث ۱۰۸۵ موسستہ الرسالہ بیروت ۳۹/۲ - ۶۳۸

وامانت یا علی فانت منی بمنزلۃ ہارون
من موسیٰ غیر انی لانی بعدی۔
تم اے علی! مجھ سے ایسے ہو جیسے موسیٰ سے
ہارون مگر یہ کہ میرے بعد نبی نہیں صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم، آمین!

الحمد للہ تین جہل حدیث کا عدد تو کامل ہوا جن میں چار اسی حدیثیں مرفوع تھیں اور سترہ تزیلیات علاوہ۔
پہلے گزری تھیں سات اس تکمیل میں پڑھیں، ان سترہ میں بھی پانچ مرفوع تھیں تو جملہ مرفوعات یعنی وہ حدیثیں
جو خود حضور پر نور خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی حضور کے ارشاد و تقریر کی طرف منتہی ہیں
نواسی ہوئیں لہذا چاہا کہ ایک حدیث مرفوع اور شامل ہو کہ نوئے احادیث مرفوعہ کا عدد کامل ہو نیز
ان اللہ و تو یحب الموت (اللہ واحد ہے اور واحد کو پسند کرتا ہے۔ ت) کا فضل حاصل ہو۔

بہت سُنن میں حضرت ابن زل جہنی
میں آخری نبی اور میری امت آخری امت ہے رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث طویل

روایا میں راوی جس کا خلاصہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بعد نماز صبح پاؤں دھونے سے پہلے
سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ وَاسْتَغْفِرُ اللَّهَ اِنَّ اللَّهَ كَانَ قَوَّابًا پڑھتے پھر فرماتے یہ ستر سات سو کے
برابر ہیں نرا بے خیر ہے جو ایک دن میں سات سو سے زیادہ گناہ کرے (یعنی ہر نیکی کم از کم دس ہے من جاء
بالحسنۃ فله عشاء مثالیہا، تو یہ ستر کلمے سات سو نیکیاں ہوئے اور ہر نیکی کم از کم ایک بدی کو محو کرتی ہے
ان الحسنات یدھبن السيئات، تو اس کے پڑھنے والے کے لئے نیکیاں ہی غالب رہیں گی مگر وہ کہ دن میں
سات سو گناہ سے زیادہ کرے اور ایسا سخت ہی بے خیر ہوگا وحسبنا اللہ ونعم الوکیل)

پھر لوگوں کی طرف مُذکر کے تشریف رکھتے اور اچھا خواب حضور کو خوش آتا دریافت فرماتے؛ کسی نے کچھ
دیکھا ہے؛ ابن زل نے عرض کی؛ یا رسول اللہ! میں نے ایک خواب دیکھا ہے۔ فرمایا؛ بھلائی پاؤ اور برائی
سے بچو ہمیں اچھا اور ہمارے دشمنوں پر بُرا، رب العالمین کے لئے ساری خوبیاں ہیں خواب بے بیان کرو۔
انھوں نے عرض کی؛ میں نے دیکھا کہ سب لوگ ایک وسیع نرم بے نہایت راستے پر پیچ شارع عام میں

عہ بعد حدیث ۱۱۰ تزییل اول دو حدیث عبادہ بن صامت و ہشام بن عاص، و تزییل دوم دو حدیث عاتب و ثلوث
واقدی، و تزییل سوم حدیث ابن سلام و بعد حدیث ۱۱۱ دو حدیث عبید و نعیم رضی اللہ تعالیٰ عنہم ۱۲ منہ (م)

لہ کنز العمال بحوالہ ابن عساکر عن عبد اللہ بن عقیل حدیث ۳۳۶۱۶ مستندہ الرسالہ بیروت ۱۱/۳۹۷

چل رہے ہیں ناگہاں اس راہ کے لبوں پر خوبصورت سبزہ زار نظر آیا کہ ایسا کبھی نہ دیکھا تھا اس کا لہلہاتا سبزہ
 چمک رہا ہے شادابی کا پانی ٹپک رہا ہے، اس میں ہر قسم کی گھاس ہے، پہلا، بجوم آیا، جب اس سبزہ زار
 پر پہنچے تکبیر کہی اور سواریاں سیدھے راستے پر ڈالے چلے گئے ادھر ادھر اصلاً نہ پھرے، پھر اس مرغزار کی طرف
 کچھ التفات نہ کیا، پھر دوسرا ہلہ آیا کہ پہلوں سے کئی گنا زائد تھا، جب سبزہ زار پر پہنچے تکبیر کہی راہ پر چلے مگر کوئی کوئی
 اس چراگاہ میں چرنے بھی لگا اور کسی نے چلتے میں ایک ٹٹھالے لیا، پھر روانہ ہوئے، پھر عام ازدحام آیا،
 جب یہ سبزہ زار پر پہنچے تکبیر کہی اور بولے یہ منزل سب سے اچھی ہے یہ ادھر ادھر پڑ گئے میں ماحسبہ دیکھ کر
 سیدھا راہ راہ پڑ لیا، جب سبزہ زار سے گزر گیا تو دیکھا کہ سات زینے کا ایک منبر ہے اور حضور اس کے سب
 سے اونچے درجے پر جلوہ فرما ہیں، حضور کے آگے ایک سال خورد لاغز ناقہ ہے حضور اس کے پیچھے تشریف لے جاتے
 ہیں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا وہ راہ نرم و وسیع وہ ہدایت ہے جس پر میں تمہیں لایا اور تم اس
 پر قائم ہو اور وہ سبزہ زار دنیا اور اس کے عیش کی تازگی ہے میں اور میرے صحابہ تو چلے گئے کہ دنیا سے اصلاً
 علاقت نہ رکھا نہ اسے ہم سے تعلق ہو انہم نے اسے چاہا نہ اس نے ہمیں چاہا پھر دوسرا بجوم ہمارا بعد آیا وہ ہم سے کئی گنا
 زیادہ ہے، ان میں سے کسی نے چرایا کسی نے گھاس کا ٹٹھالیا اور نجات پا گئے، پھر بڑا بجوم آیا وہ سبزہ زار
 میں دہنے بائیں پڑ گئے **وَاللّٰهُ وَاَنَا لِيَهٗ سَاجِدُونَ** اور اے ابن زل! اتم اچھی راہ پر چلتے رہو گے
 یہاں تک کہ مجھ سے ملو اور وہ سات زینے کا منبر جس کے درجہ اعلیٰ پر مجھے دیکھا یہ جہان ہے اس کی عمر
 سات ہزار برس کی ہے اور میں اخیر ہزار میں ہوں **وَاَمَّا نَاقَةُ النَّبِيِّ** وراثتہی اتبعہا فھي
 السّاعۃ علینا تقوم لا نبی بعدی ولا اُمة بعد اُمتی اور وہ ناقہ جس کے پیچھے مجھے جاتا دیکھا قیامت
 ہے ہمارے ہی زمانے میں آئے گی، نہ میرے بعد کوئی نبی نہ میری اُمت کے بعد کوئی امت، صلی اللہ تعالیٰ
 علیک وعلیٰ امتک اجمعین وبارک وسلم وَاخِرُ دَعْوَانَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

تسجیل جمیل : بحمد اللہ بیس احادیث علویہ کے علاوہ خاص مقصود محمود ختم نبوت پر یہ
 ایک سو ایک حدیثیں ہیں اور مع تزییلات ایک سو اٹھارہ جن میں نوے مرفوع ہیں اور ان کے رواۃ و
 اصحاب اکثر۔

گیارہ تابعی صحابہ و تابعین جن میں صرف گیارہ تابعی :

- | | |
|---------------------------|----------------------|
| ۱۔ امام اجل محمد باقر | ۲۔ سعد بن ثابت |
| ۳۔ ابن شہاب زہری | ۴۔ عامر شعبی |
| ۵۔ عبد اللہ بن ابی الہذیل | ۶۔ علاء بن زیاد |
| ۷۔ ابو قتلابہ | ۸۔ کعب احبار |
| ۹۔ مجاہد مکی | ۱۰۔ محمد بن کعب قرظی |
| ۱۱۔ وہب بن منبہ | |

اکاون صحابہ باقی ساٹھ صحابی ازاں جملہ اکاون صحابہ خاص اصول مرویات میں :

- | | |
|---|-------------------------|
| ۱۲۔ ابی بن کعب | ۱۳۔ ابوامامہ باہلی |
| ۱۴۔ انس بن مالک | ۱۵۔ اسماء بنت عیس |
| ۱۶۔ برابر بن عازب | ۱۷۔ بلال مؤذن |
| ۱۸۔ ثوبان مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم | ۱۹۔ جابر بن سمرہ |
| ۲۰۔ جابر بن عبد اللہ | ۲۱۔ جبر بن مطعم |
| ۲۲۔ حبش بن جنادہ | ۲۳۔ حذیفہ بن اسید |
| ۲۴۔ حذیفہ بن الیمان | ۲۵۔ حسان بن ثابت |
| ۲۶۔ حویصہ بن سعد | ۲۷۔ ابوذر |
| ۲۸۔ ابن زل | ۲۹۔ زیاد بن لبید |
| ۳۰۔ زید بن ارقم | ۳۱۔ زید بن ابی ادنی |
| ۳۲۔ سعد بن ابی وقاص | ۳۳۔ سعید بن زید |
| ۳۴۔ ابوسعید خدری | ۳۵۔ سلمان فارسی |
| ۳۶۔ سہل بن سعد | ۳۷۔ ام المؤمنین ام سلمہ |
| ۳۸۔ ابوالطفیل عامر بن ربیعہ | ۳۹۔ عامر بن ربیعہ |
| ۴۰۔ عبد اللہ بن عباس | ۴۱۔ عبد اللہ بن عمر |

۴۳۔ عدی بن ربیعہ	۴۲۔ عبدالرحمن بن غنم
۴۵۔ عصمہ بن مالک	۴۴۔ عرباض بن ساریہ
۴۷۔ عقیل بن ابی طالب	۴۶۔ عقبہ بن عامر
۴۹۔ امیر المؤمنین عسہ	۴۸۔ امیر المؤمنین علی
۵۱۔ ام المؤمنین صدیقہ	۵۰۔ عوف بن مالک اشجعی
۵۳۔ مالک بن حویرث	۵۲۔ ام کرز
۵۵۔ محمد بن عدی بن ربیعہ	۵۴۔ مالک بن سنان والد ابی سعید خدری
۵۷۔ امیر معاویہ	۵۶۔ معاذ بن جبل
۵۹۔ ابن ام مکتوم	۵۸۔ مغیرہ بن شعبہ
۶۱۔ ابو موسیٰ اشعری	۶۰۔ ابو منظور
	۶۲۔ ابو ہریرہ

تذیلات میں

اولو صحابی

۶۳۔ عطاء بن ابی بلتعہ	۶۴۔ عبداللہ ابن ابی اوفی
۶۵۔ عبداللہ بن زبیر	۶۶۔ عبداللہ بن سلام
۶۷۔ عبید بن عمرو لیثی	۶۸۔ عبادہ بن صامت
۶۹۔ ہشام بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین	۷۰۔ نعیم بن مسعود

ختم نبوت پر دیوبندی عقیدہ
 ان احادیث کثیرہ وافرہ شہیرہ متواترہ میں صرف گیارہ حدیثیں وہ ہیں جن میں فقط نبوت کا انہیں الفاظ موجودہ قرآن عظیم سے ذکر ہے جن میں آج کل کے بعض ضلال قاسمان کفر و ضلال نے تحریف معنوی کی اور معاذ اللہ حضور کے بعد اور نبوتوں کی نیوجمانے کو خاتمیت بمعنی نبوت بالذات لی یعنی خاتم النبیین صرف اس قہ ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نبی بالذات ہیں اور انبیاء نبی بالعرض، باقی زمانے میں تمام انبیاء کے بعد ہونا حضور کے بعد اور کسی کو نبوت ملنی ممتنع ہونا یہ معنی ختم نبوت نہیں اور صاف لکھ دیا کہ حضور کے بعد بھی کسی کو نبوت مل جائے تو ختم نبوت کے اصلاً منافی نہیں اس کے رسالہ ضلالت مقالہ کا خلاصہ

عبارت یہ ہے :

قاسم نانوتوی کا عقیدہ ”عوام کے خیال میں تو رسول اللہ کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ سب میں آخر نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقام مدح میں و لکن رسول اللہ و خاتم النبیین فرمانا کیونکر صحیح ہو سکتا بلکہ موصوف بالعرض کا قصہ موصوف بالذات پر ختم ہو جاتا ہے ، اسی طور پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خاتمیت کو تصور فرمائیے آپ موصوف بوصف نبوت بالذات ہیں اور نبی موصوف بالعرض ایں معنی جو میں نے عرض کیا آپ کا خاتم ہونا انبیائے گزشتہ ہی کی نسبت خاص نہ ہوگا بلکہ بالفرض آپ کے زمانے میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا چر جائیکہ آپ کے معاصر کسی اور زمین میں یا اسی زمین میں کوئی اور نبی تجویز کیا جائے اللہ ملتقطاً۔

مسلمانو! دیکھا اس ملعون ناپاک شیطانی قول نے ختم نبوت کی کیسی جڑ کاٹ دی ، خاتمیت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ کہ وہ تاویل گھڑی کہ خاتمیت خود ہی ختم کر دی صاف لکھ دیا کہ اگر حضور خاتم الانبیاء علیہ وسلم افضل الصلوٰۃ والثناء کے زمانے میں بلکہ حضور کے بعد بھی کوئی نبی پیدا ہو تو ختم نبوت کے کچھ منافی نہیں اللہ اللہ جس کفر ملعون کے موجد کو خود قرآن عظیم کا و خاتم النبیین فرمانا نافع نہ ہوا کما قال تعالیٰ (جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ت) :

ونزل من القرآن ما هو شفاء ورحمة للمؤمنین ولا یزید الظالمین الا خساراً ۵۱
اتارتے ہیں ہم اس قرآن سے وہ چیز کہ مسلمانوں کے لئے شفاء و رحمت ہے اور ظالموں کو اس سے کچھ نہیں بڑھتا سوا زیان کے۔

اُسے احادیث میں خاتم النبیین فرمانا کیا کام دے سکتا ہے فبای حدیث بعدہ ۱۰ یؤمنون قرآن کے بعد اور کون سی حدیث پر ایمان لائیں گے۔

صحابہ کرام اور ختم نبوت فقیر غفرلہ المولیٰ القدیرونے ان احادیث کثیرہ میں صرف گیارہ حدیثیں ایسی
 لکھیں جن میں تنہا ختم نبوت کا ذکر ہے باقی نوے احادیث اور اکثر تزییلات
 اُن پر علاوہ تنو سے زائد حدیثیں وہی جمع کیں کہ بالتصریح حضور کا اسی معنی پر خاتم ہونا بتا رہی ہیں جسے وہ
 گمراہ ضال عوام کا خیال جانتا ہے اور اس میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے کوئی تعریف نہیں مانتا، صحابہ
 کرام و تابعین عظام کے ارشادات کہ تزییلوں میں گزرے، مثلاً:

- ۱۔ امیر المؤمنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو سب انبیاء کے بعد بھیجا۔
 - ۲۔ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول تمہارے نبی آخر الانبیاء ہیں۔
 - ۳۔ عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد کہ اُن کے بعد کوئی نبی نہیں۔
 - ۴۔ امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول کہ وہ سب انبیاء کے بعد بھیجے گئے۔
- انہیں تو یہ گمراہ کب نہ گاہ کہ وہ اسی وسوسۃ الخناس میں صاف یہ خود بھی بتایا گیا ہے کہ وہ سلف صالح کے خلاف
 چلا ہے اور اس کا عذر یوں پیش کیا کہ:

”اگر بوجہ کم التفاتی بڑوں کا فہم کسی مضمون تک نہ پہنچا تو اُن کی شان میں کیا نقصان آگیا اور
 کسی طفل نادان نے کوئی ٹھکانے کی بات کہہ دی تو کیا وہ عظیم الشان ہو گیا؟“
 مگر آنکھیں کھول کر خود محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی متواتر حدیثیں دیکھئے کہ:

- ۱۔ میں عاقب ہوں جس کے بعد کوئی نبی نہیں۔
- ۲۔ میں سب انبیاء میں آخر نبی ہوں۔
- ۳۔ میں تمام انبیاء کے بعد آیا۔
- ۴۔ نہیں پچھلے ہیں۔
- ۵۔ میں سب پیغمبروں کے بعد بھیجا گیا۔
- ۶۔ قصہ نبوت میں جو ایک اینٹ کی جگہ تھی مجھ سے کامل کی گئی۔
- ۷۔ میں آخر الانبیاء ہوں۔
- ۸۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔
- ۹۔ رسالت و نبوت منقطع ہو گئی اب نہ کوئی رسول ہو گا نہ نبی۔
- ۱۰۔ نبوت میں سے اب کچھ نہ رہا سوا اچھے خواب کے۔
- ۱۱۔ میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتا۔

۱۲۔ میرے بعد وہ جہاں کذاب ادعاے نبوت کریں گے۔

۱۳۔ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

۱۴۔ نہ میری اُمت کے بعد کوئی اُمت۔

ادھر علمائے کتب سابقہ اللہ و رسل جل جلالہ و صلے اللہ تعالیٰ علیہم وسلم کے ارشادات سن سن کر شہادات ادا کریں گے کہ:

۱۔ احمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتم النبیین ہوں گے اُن کے بعد کوئی نبی نہیں۔

۲۔ ان کے سوا کوئی نبی باقی نہیں۔

۳۔ وہ آخر الانبیاء ہیں۔

ادھر ملائکہ و انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی صدائیں آرہی ہیں کہ:

۴۔ وہ پسرِ پیغمبر ہیں۔

۵۔ وہ آخر مرسلان ہیں۔

خود حضرت عزت عزت عزت سے ارشادات جانفزاد و دلنواز آرہے ہیں کہ:

۶۔ محمد ہی اول و آخر ہے۔

۷۔ اس کی اُمت مرتبے میں سب سے اگلی اور زمانے میں سب سے پچھلی۔

۸۔ وہ سب انبیاء کے پیچھے آیا۔

۹۔ اے محبوب! میں نے تجھے آخر النبیین کیا۔

۱۰۔ اے محبوب! میں نے تجھے سب انبیاء سے پہلے بنایا اور سب کے بعد بھیجا۔

۱۱۔ محمد آخر الانبیاء ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

مگر یہ ضال مضل محرفِ قرآنِ مغیرِ ایمان ہے کہ نہ ملائکہ کی سُننے نہ انبیاء کی، نہ مصطفیٰ کی ماننے نہ اُن کے خدا کی۔ سب کی طرف سے ایک کان گونگا ایک بہرا، ایک دیدہ اندھا ایک پھوٹا۔ اپنی ہی بانگ لگاتے جاتا کر یہ سب نافہمی کے اویام خیالاتِ عوام ہیں۔ آخر الانبیاء ہونے میں فضیلت ہی کیا ہے انا للہ

علہ نیز تذیلات میں متوقّس کی دو حدیثیں گزریں کہ ایک تہی باقی تھے وہ عرب میں ظاہر ہوئے، ہر قل کی دو حدیثیں کہ یہ خانہ آخر البیوت تھا، عبد اللہ بن سلام کی حدیث کہ وہ قیامت کے ساتھ مبعوث ہوئے، ایک جبر کا قول کہ وہ امتِ آخرہ کے نبی ہیں بلکہ جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عرض کہ حضور سب پیغمبروں سے زمانے میں متاخر ہیں۔ (م)

وَاتَّالِيهِ رَاجِعُونَ ۝

كَذَلِكَ يَطْبَعُ اللَّهُ عَلَى كُلِّ مَكْبَرٍ جَبَّارًا ۝
سَرَّابًا لَا تَنْزِعُ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَ
هَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ
الْوَهَّابُ ۝

ہاں ان نوئے حدیثوں میں تین حدیثیں صرف بلفظ خاتمت بھی ہیں، دو حدیثیں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ اے چچا! جس طرح اللہ تعالیٰ نے مجھ پر نبوت ختم کی تم پر ہجرت کو ختم فرمائے گا، جیسے میں خاتم النبیین ہوں تم خاتم المہاجرین ہو گے۔

شاید وہ گمراہ یہاں بھی کہہ دے کہ تمام مہاجرین کرام مہاجر بالعرض تھے حضرت عباس مہاجر بالذات ہوئے۔

ایک اور حدیث الہی جل وعلا کہ میں ان کی کتاب پر کتابوں کو ختم کروں گا اور ان کے دین و شریعت پر ادیان شرائع کو۔

اگر گمراہ! اب یہاں بھی کہہ دے کہ اور دین دین بالعرض تھے یہ دین دین بالذات ہے، توریت و انجیل و زبور اللہ تعالیٰ کے کلام بالعرض تھے قرآن کلام بالذات ہے مگر ہے یہ کہ:

مَنْ لَمْ يَجْعَلِ اللَّهُ لَهُ نُورًا فَمَا لَهُ مِنْ نُورٍ ۝
سَأَلَ اللَّهُ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ وَنَعُوذُ بِهِ
مِنَ الْخُورِ بَعْدَ الْكُورِ وَالْكَفْرَ بَعْدَ الْإِيمَانِ
وَالضَّلَالَ بَعْدَ الْهُدَى وَالْأَحُولَ وَالْأَقْوَةَ
إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى
عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ آخِرِ
الرَّسُلِينَ وَخَاتَمِ النَّبِيِّينَ وَالْهَدَى

جس کے لئے اللہ تعالیٰ نور نہ بنائے تو اس کے لئے کوئی نور نہیں، ہم اللہ تعالیٰ سے معافی اور عافیت کے طلبگار ہیں، اور ہم سنورنے کے بعد بگڑنے اور ایمان کے بعد کفر اور ہدایت کے بعد گمراہی سے اس کی پناہ کے طالب ہیں، حرکت اور طاقت نہیں مگر صرف اللہ تعالیٰ سے جو بلند و عظیم ہے، اللہ تعالیٰ کی صلواتیں ہمارے آقا و مولیٰ محمد صلی اللہ

لَهُ الْعَتَرَانِ الْكَرِيمِ ۲۵/۴۰

۵۷ " " ۸/۳

۵۸ " " ۲۰/۲۴

صحابہ اجمعین ، والحمد للہ سب
العلمین ۔

علیہ وسلم پر جو رسولوں کے آخری اور نبیوں کے آخری ہیں
اور آپ کی سب آل اصحاب پر، والحمد للہ رب العالمین (ت)
الحمد للہ کہ بیان اپنے منہی کو پہنچا اور حق کا وضوح
ذروۃ اعلیٰ کو۔ احادیث متواترہ سے اصل مقصد

دیوبندی اور شیعہ عقائد میں مماثلت

یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خاتم النبیین اور اہلبیت کرام کا نبوت و رسالت سے بے علاقہ
ہونا تو بروحہ تواتر قطعی خود ہی روشن و آشکارا ہوا اور اس کے ساتھ طائفہ تالفہ و ہابیہ قاسمہ کو
خاتم النبیین کو بھی آخر النبیین نہ ماننا، اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد اور نبی ہونے
سے ختم نبوت میں نقصان نہ جاننا اس کے کفر خفی و نقاق جلی کا بھی بفضلہ تعالیٰ خوب اظہار ہوا اور ساتھ لگے
رافضیوں کے چھوٹے بھائی حضرات تفضیلیہ کی بھی شامت آئی، اسد الغالب کی بارگاہ سے اتنی کھڑوں
کی سزایائی، ان چھوٹے بدعتوں کا رد یہاں محض تبعاً و استطراداً مذکور، ورنہ ان کے ابطال مشرب ضلال
سے قرآن عظیم و احادیث مرفوعہ و اقوال اہلبیت و صحابہ و ارشادات امیر المومنین علی رضی و اولیائے کرام
و علمائے اعلام و دلائل شرعیہ اصلہ و فرعہ کے دفتر معمور جس کی تفصیل جلیل و تحقیق جزیل فقیر غفر اللہ تعالیٰ
کی کتاب مطلع القمرین فی ابانہ سبقہ الصمرین میں مسطور ہے۔

اب توفیقہ تعالیٰ تکفیر منکران ختم نبوت میں
بعض نصوص ائمہ کرام لکھ کر بقیہ سوال کی طرف
منکران ختم نبوت پر علمائے اسلام کی گرفت
عنان گردانی منظور۔

(نص ۱) امام علامہ شہاب الدین فضل اللہ بن حسین تورپشتی حنفی معتقد فی المعقودہ
علامہ تورپشتی میں فرماتے ہیں:

بجہ اللہ ایں مسئلہ در اسلامیان روشن تر از انست
کہ آزا بکشف و بیان حاجت نہ افتد اما
ایں مقدار از قرآن از ترس آن یاد کردیم کہ مبادا
زندلیقہ جا بلے را در شبستہ اندازد و بسیار باشد کہ
ظاہر نیار نہ کردن و بدیں طریقہ پائے در نہشت
کہ خداے تعالیٰ بر ہمہ چیز قادر است کسے
قدرت اورا منکر نیست اما چون خداے تعالیٰ
بجہ اللہ تعالیٰ یہ مسئلہ مسلمانوں میں روشن تر ہے
کہ اسے بیان و وضاحت کی حاجت کیا ہے لیکن
قرآن سے کچھ اس لئے بیان کر رہے ہیں کہ کسی زندیق
کے لئے کسی جاہل کو شبہ میں مبتلا کرنے کا خطرہ
نہ رہے بسا اوقات کھلی بات کی بجائے یوں فریب
دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے کوئی اس کی
قدرت کا انکار نہیں کر سکتا لیکن جب اللہ تعالیٰ

از چیزے خبر دہد کہ چیں خواہد بود یا نخواہد بود^{۱۸} کسی چیز کے متعلق خبر دے دے کہ ایسے ہوگی یا نہ ہوگی، تو اس کا خلاف نہیں ہو سکتا کیونکہ اللہ تعالیٰ اسی سے خبر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ خبر دیتا ہے کہ اس کے بعد دوسرا نبی نہ ہوگا، اس بات کا منکر وہی ہو سکتا ہے جو سرے سے نبوت کا منکر ہوگا جو شخص آپ کی رسالت کا معترف ہوگا وہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بیان کردہ ہر خبر کو سچ جانے گا جن دلائل سے آپ کی رسالت کا ثبوت بطریق تواتر ہمارے لئے درست ہے اسی طرح یہ بھی درست ثابت ہے کہ تمام انبیاء علیہم السلام کے بعد آپ کے زمانہ میں اور قیامت تک آپ کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا جو آپ کی اس بات میں شک کرے گا وہ آپ کی رسالت میں شک کرے گا جو شخص کہے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد دوسرا نبی نہ تھا ہے یا ہوگا اور جو شخص کہے کسی نبی کے آنے کا امکان ہے وہ

کافر ہے یہی خاتم الانبیاء محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر صحیح ایمان کی شرط ہے (ت)

امام ابن حجر مکی (نص ۲، ۳) امام ابن حجر مکی شافعی خیرات الحسان فی مناقب الامام الاعظم ابی حنیفۃ النعمان میں فرماتے ہیں،

تنبأ فی زمانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رجل قال امهلونی حتی اتی بعلامة فقال من طلب منه علامة کفر لانه بطلبه ذلک مکذب لقول النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا نبی بعدیؐ

امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں ایک مدعی نبوت نے کہا مجھے مہلت دو کہ کوئی نشانی دکھاؤں، امام ہمام نے فرمایا جو اس سے نشانی مانگے گا کافر ہو جائے گا کہ وہ اس مانگنے کے سبب مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد قطعی و متواتر ضروری کی تکذیب کرتا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

لہ معتمد فی المعتمد (فارسی)

لہ خیرات الحسان فی مناقب الامام الفصل الحادی والعشرون فی فراسنہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۱۱۹

(نص ۴ تا ۷) فتاویٰ خلاصہ و فضول عمادیہ و جامع الفضولین و فتاویٰ ہندیہ ہندیہ وغیرہ میں ہے :

واللفظ للعمادی قال قال اناس رسول الله او قال بالفارسیة من یعیبرم یرید به من یعیام می برم یکفر ولوانه حین قال هذه المقالة طلب غیره منه المعجزة قيل یکفر الطالب والمتأخرون من المشائخ قالوا ان کان غرض الطالب تعجیزه وافتضاحه لایکفر به

یعنی اگر کوئی شخص کہے میں اللہ کا رسول ہوں یا فارسی میں کہے میں پیغمبر ہوں کافر ہو جائے گا اگرچہ مراد یہ لے کہ میں کسی کا پیغام پہنچانے والا یا علی ہوں اور اگر اس کھنے والے سے کوئی معجزہ مانگے تو کہا گیا یہ بھی مطلقاً کافر ہے، اور مشائخ متاخرین نے فرمایا اگر اسے عاجز و رسوا کرنے کی غرض ہے معجزہ طلب کیا تو کافر نہ ہوگا ورنہ ختم نبوت میں شک لانے کے سبب یہ بھی کافر ہو جائے گا۔

اعلام بقواطع الاسلام (نص ۸) اعلام بقواطع الاسلام میں ہے :

واضح تکفیر مدعی النبوة و یتظهر کفر من طلب منه معجزة لانه بطلبه لها منه مجوز لصدقه مع استحالة المعلومة من الدين بالضرورة نعم ان اراد بذلك تسفیہه و بیات کذبہ فلا کفر به

مدعی نبوت کی تکفیر تو خود ہی روشن ہے اور جو اس سے معجزہ مانگے اس کا بھی کفر ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اس مانگنے میں اس مدعی کا صدق محتمل مان رہا ہے حالانکہ دین متین سے بالضرورة معلوم ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد دوسرا نبی ممکن نہیں، ہاں اگر اس طلب سے اسے احمق بنانا اس کا جھوٹ ظاہر کرنا مقصود ہو تو کفر نہیں۔

(نص ۹، ۱۰) اُسی میں ہے :

ومن ذلك (ای المكفرات) ایضا تکذیب نبی او نسبة تعد کذب الیه

انہیں باتوں میں جو معاذ اللہ آدمی کو کافر کر دیتی ہیں کسی نبی کو جھٹلانا یا اس کی طرف قصداً جھوٹ بولنے

او محاربہ اوسبہ او الاستخفاف و مثل
 ذلک کما قال المحلی صی ما لوتتمنی فی زمن
 نبینا و بعدہ ان لوکان نبیا فیکفر فی
 جمیع ذلک و الظاہر انہ لافرق بین
 تمنی ذلک باللسان او القلب اھ مختصراً۔
 ان صورتوں میں کافر ہو جائے گا اور ظاہر یہ ہے کہ اس میں کچھ فرق نہیں وہ متنازعہ زبان سے یا صرف دل میں کہے
 اھ مختصراً۔

سبحان اللہ! جب مجر و متناظر کافر ہوتا ہے تو کسی کی نسبت ادعائے نبوت کس درجہ کا کفر خبیث
 ہوگا و العیاذ باللہ رب العالمین۔

(فصل ۱۳) یتیمہ الدہر پھر ہندیہ میں بعض ائمہ حنفیہ سے اور اشباہ و النظائر وغیرہ
 میں ہے:

واللفظ لہا اذا لم یعرف ان محمدا
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اخر الانبیاء
 فلیس بمسلو لانه من الضروریات
 جب نہ پہچانے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام
 انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سے کچھ بڑی ہیں تو
 مسلمان نہیں کہ یہ ضروریات دین سے ہے۔

مولیٰ سبحنہ و تعالیٰ ہزاراں ہزار جہاں ہائے خیر و کرم و رضوان اتم کرامت فرمائے
 طاہرہ قاسمیہ ہمارے علمائے کرام کو ان سے کس نے کہہ دیا تھا کہ صد ہا برس بعد وہاں یہ ہیں
 ایک طاہرہ عائشہ قاسمیہ ہونے والا ہے کہ اگرچہ براہِ نفاق و فریب کہ عوام مسلمین بھڑک نہ جائیں بظاہر
 لفظ خاتم النبیین کا اقرار کرے گا مگر اس کے بغیر آخر الانبیاء ہونے سے صاف انکار کرے گا
 اس معنی کو خیالی عوام و ناقابل مدح قرار دے گا، اسی دن کے لئے اُن اجلہ کرام نے لفظ اشہر و اعرف
 و مکتوب فی المصحف اعنی خاتم النبیین کے عوض مسئلہ بلفظ آخر الانبیاء تحریر فرمایا کہ جو حضور کو
 سب سے کچھ بڑی نہ مانے مسلمان نہیں یعنی ختم نبوت اسی معنی پر داخل ضروریات دین ہے، یہی مراد
 رب العالمین ہے، اسی ضروری دین و ارشاد الہ العالمین کو یہ گمراہ معاذ اللہ عامی خیال بتاتے ہیں

مہمل و محمل ٹھہراتے ہیں قاتلہم اللہ انی یوفکون (اللہ انھیں مارے کہاں اوندھے جاتے ہیں۔ ت)
 بعد اللہ یہ کرامت علمائے کرام امت ہے فجزاہم اللہ المشوبات الفاخرة ونفعنا ببرکاتہم فی الدنیا و
 الآخرة آمین (اللہ تعالیٰ ان کو قابلِ خیر ثواب کی جزا دے اور ہمیں انکی برکات سے دنیا و آخرت میں نفع عطا فرمائے۔ ت)

فتاویٰ تانا رخانیہ تانا رخانیہ پھر عالمگیر میں ہے :

مرجل قال لاخر من فرشته توام فی موضع یعنی ایک نے دوسرے سے کہا میں تیرا فرشتہ ہوں
 کذا اعدک علی امرک فقد قیل انه لا یکفر فلاں جگہ تیرے کام میں مدد کروں گا اس پر تو بعض
 وکذا اذ قال مطلقا انا ملک بخلاف نے بیشک کہا کافر نہ ہو گا یوں ہی اگر مطلقاً کہا میں
 ما اذ قال انا نبیؐ فرشتہ ہوں بخلاف دعویٰ نبوت کہ بالا جماع کفر ہے۔

یہ حکم عام ہے کہ مدعی زمانہ اقدس میں ہو مثل ابن صیاد و اسود خواہ بعد کما تقدم و سیاتی
 (جیسا کہ گزرا اور آگے آئے گا۔ ت)

شفار شریف امام قاضی عیاض مالکی اور اس کی شرح نسیم الریاض للعلامة
 شفار قاضی عیاض الشهاب الحنابلی میں ہے :

و کذا یکفر من ادعی نبوة احد مع یعنی اسی طرح وہ بھی کافر ہے جو ہمارے نبی صلی اللہ
 نبینا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ای تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں کسی کی نبوت کا
 فی نہ منہ کمسیلمة الکذاب و الاسود ادعا کرے جیسے سیلمہ کذاب و اسود عیسیٰ یا حضور
 العنسی (او) ادعی (نبوة احد بعدہ) کے بعد کسی کی نبوت مانے اس لئے کہ قرآن حدیث
 فانه خاتم النبیین بنص القرأت میں حضور کے خاتم النبیین ہونے کی تصریح ہے تو یہ
 والحديث فهذا تکذیب اللہ و رسولہ شخص اللہ و رسول کو جھٹلاتا ہے جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (کالعیسویۃ) علیہ وسلم، جیسے یہود کا ایک طائفہ عیسویہ کہ عیسیٰ بن ماری
 وهم طائفة (من اليهود) نسبوا یہودی کی طرف منسوب ہے، اس نے مروان الطمار
 لعیسیٰ بن الماری الیہودی ادعی النبوة فی زمن کے زمانے میں ادعا کی نبوت کیا تھا اور بہت یہود

لہ القرآن الکریم ۳/۶۳

۲۶۶/۴ فورانی کتب خانہ پشاور الباب التاسع فی احکام المرتدین

اس کے تابع ہو گئے، اس کا مذہب تھا کہ ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد نئی نبوت ممکن ہے اور جیسے بہت رافضی کہ مولا علی کو رسالت میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا شریک اور حضور کے بعد انھیں نبی کہتے ہیں اور جیسے رافضیوں کے دو فرقے بزیغیہ و بیانہ، ان لوگوں کا کفر نصاریٰ سے بڑھ کر ہے اور ان سے زائد ان کا ضرر کہ یہ صورت میں مسلمان ہیں ان سے عوام دھوکے میں پڑ جاتے ہیں یہ سب کے سب کفار ہیں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکذیب کرنا اس لئے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خبر دی کہ حضور خاتم النبیین ہیں اور خبر دی کہ حضور کے بعد کوئی نبی نہیں اور اپنے رب عز وجل سے خبر دی کہ وہ حضور کو خاتم النبیین اور تمام جہان کی طرف رسول بتاتا ہے اور امت نے اجماع کیا کہ یہ آیات و احادیث اپنے معنی ظاہر پر ہیں جو کچھ ان سے مفہوم ہوتا ہے خدا اور رسول کی یہی مراد ہے نہ ان میں کچھ تاویل ہے نہ تخصیص، تو کچھ شک نہیں کہ یہ سب طائفے بحکم اجماع امت و بحکم حدیث و آیت بالیقین کافر ہیں۔

الحمد للہ اس کلام رشید نے ولید پلید و روافض بلید و قاسمید جدید و امیر یہ طریقہ کسی مردود و عنید کا قسم نہ لگا و للہ الحجۃ السامیہ

مروان الحمار و تبعہ کثیر من الیہود و کان من مذہبہ تجویز حدوث النبوة بعد نبینا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (و کا کثر الرافضة القائلین بمشارکة علی فی الرسالة للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و بعدہ کالبزیغیة و البیانیة منهم) و هم اکفر من النصاری و اشد ضررا منهم لانهم بحسب الصورة مسلمون و یلتبس امرهم علی العوام (فہؤلاء) کلہم (کفار مکذبون للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لانه صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اخبر انه خاتم النبیین و انه ارسل کافة للناس و اجمعت الامة علی ان هذا الکلام علی طاہرہ و ان مفہومہ المراد منه دون تاویل و لا تخصیص فلا شک فی کفر هؤلاء الطوائف کلہا قطعاً اجماعاً و سمعنا) اح مختصراً۔

منکران ختم نبوت کے فرقے

اسی طرح طائفہ مرزائیہ متبعان غلام احمد قادیانی کہ سب سے تازہ ہے یہ بھی مرزا کو مرسل من اللہ کہتا ہے اور خود مرزا اپنے اوپر وحی اترنے کا مدعی ہے اپنے کلام کو کلام الہی و منزل من اللہ (باقی بر صفحہ آئندہ)

۱۔ کتاب الشفاء للقاضی عیاض فصل فی بیان ماہون المقالات مطبوعہ شرکۃ تصانیف ۲/ ۷۱-۲۷۰
نسیم الریاض شرح شفاء للقاضی عیاض " " " " " " دار الفکر بیروت ۴/ ۵۰۶ تا ۵۰۹

یہ فقرے آب زر سے لکھنے کے ہیں کہ ان خبیثوں کا کفر یہود و نصاریٰ سے بدتر اور کھلے کافروں سے انکار زائد ضرر
والعیاذ باللہ العزیز الاکبر۔

مجمع الانهر وجیز امام کردری و مجمع الانهر شرح ملتقی الابحر میں ہے :

اما الایمان بسیدنا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے مولا ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
علیہ وسلم فیجب بانہ رسولنا فی الحال پر یوں ایمان لانا فرض ہے کہ حضور اب بھی ہمارے
وخاتم الانبیاء والرسول فاذا امن بانہ رسول ہیں (نہ یہ کہ معاذ اللہ بعد وصال شریف حضور
رسول نہ رہے یا حضور کے بعد اب اور کوئی ہمارا رسول ہو گیا) اور ایمان لانا فرض ہے کہ حضور تمام
انبیاء و مرسلین کے خاتم ہیں۔ اگر حضور کے رسول ہوتے پر ایمان لایا اور خاتم الانبیاء ہونے پر ایمان
نہ لایا تو مسلمان نہ ہوگا۔

یہاں رسالت پر ایمان مجاہد اپنی صورت بحسب ادعائے قائل بولا گیا نہ جو ختم نبوت پر ایمان نہ لایا
قطعا حضور کی رسالت ہی پر ایمان نہ لایا کہ رسول جانتا تو حضور جو کچھ اپنے رب جل جلال کے پاس سے لائے
سب پر ایمان لاتا۔ کما تقدم في كلام الامام التورپشتی رحمہ اللہ تعالیٰ (جیسا کہ امام تورپشتی کے کلام
میں پہلے گزر چکا ہے۔ ت)

علامہ یوسف اُرویللی امام علامہ یوسف اُرویللی شافعی کتاب الانوار میں فرماتے ہیں :

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

بتاتا ہے اور اس کے رسالہ "ایک غلطی کا ازالہ" سے منقول کہ اس میں صراحت اپنے آپ کو نبی بلکہ بہت انبیاء سے
افضل لکھا ہے اس بارے میں ابھی چند روز ہوئے امرتسر سے سوال آیا تھا جس پر حضرت مصنف علامہ مدظلہ نے
مدلل و مفصل فتویٰ تحریر فرمایا جس کا حسن بیان دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے جس کا نام المسوء والعقاب ہے ،
وللہ الحمد ، عفی عنہ مصحح (م)

من ادعی النبوة فی زماننا اوصدق مدعیاً
لہا و اعتقد نبیاً فی زمانہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم اوقبلہ من لم یکن نبیاً
کفر اھ ملخصاً۔

جو ہمارے زمانے میں نبوت کا مدعی ہو یا دوسرے
کسی مدعی کی تصدیق کرے یا حضور کے زمانے
میں کسی کو نبی مانے یا حضور سے پہلے کسی غیر کو نبی جانے
کافر ہو جائے اھ ملخصاً۔

امام غزالی امام حجة الاسلام محمد بن محمد غزالی کتاب الاقتصاد میں فرماتے ہیں:

ان الامت فہمت من هذا اللفظ انه افہم عدم
نبی بعدہ ابد او عدم رسول بعدہ ابد
وانہ لیس فیہ تاویل ولا تخصیص ومن
اولہ بتخصیص فکلامہ من انواع
الہذیان لا یمنع الحکم بتکفیوہ لانہ مکذب
لہذا النص الذی اجمعت الامة علی انہ
غیر مؤول ولا مخصص۔

یعنی تمام امت محمدیہ صاحبہا علیہا الصلوٰۃ والتیمۃ نے
لفظ خاتم النبیین سے یہی سمجھا کہ وہ بتاتا ہے کہ نبی
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کبھی کوئی نبی نہ ہوگا حضور
کے بعد کبھی کوئی رسول نہ ہوگا اور تمام امت نے یہی
مانا کہ اس لفظ میں نہ کوئی تاویل ہے کہ آخر النبیین
کے سوا نبی خاتم النبیین کے کچھ اور معنی گھڑائے نہ اس
عوم میں کچھ تخصیص ہے کہ حضور کے ختم نبوت کو کسی زمانے
یا زمین کے کسی طبقے سے خاص کیجے اور جو اس میں تاویل و تخصیص کو راہ دے اس کی بات جنوں یا نشے یا سرسام
میں بہکنے برانے بکنے کے قبیل سے ہے اسے کافر کہنے سے کچھ ممانعت نہیں کہ وہ آیت قرآن کی تکذیب کر رہا ہے
جس میں اصلاً تاویل و تخصیص نہ ہونے پر امت مرحومہ کا اجماع ہو چکا ہے۔

بحمد اللہ یہ عبارت بھی مثل عبارت شفاء و نسیم تمام طوائف جدیدہ قاسمیہ و امیریہ خذلہم اللہ تعالیٰ
کے ہدیانات کا رد جلیل و جل ہے آٹھ سو برس بعد آنے والے کافروں کا رد فرما گئے، یہ الہ دین کی
کرامت منجلی ہے۔

غنیۃ الطالبین غنیۃ الطالبین شریف میں عقائد ملعونہ غلامہ روا فض کے بیان میں فرمایا:

ادعت ایضاً ان علیاً نبی (الی قولہ رضی اللہ
یعنی غالی رافضیوں کا یہ دعویٰ بھی ہے کہ مولا علی نبی

تَعَالَى عَنْهُ) لَعْنَهُمُ اللَّهُ وَمَلَائِكَتُهُ وَسَائِرُ
خَلْقِهِ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ وَقُلْعُ أَمَارِهِمْ وَأَبَادُ خَضِرِ الْإِيمِ
وَلَا جَعَلَ مِنْهُمْ فِي الْأَرْضِ دِيَارًا فَإِنَّهُمْ بِالْغَوَا
فِي غُلُوبِهِمْ وَمَرْضُوا عَلَى الْكُفْرِ وَتَرَكَوْا
الْإِسْلَامَ وَفَارَقُوا الْإِيمَانَ وَجَحَدُوا بِاللَّهِ
وَالرَّسُولِ وَالتَّنْزِيلِ فَتَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ ذَهَبِ
إِلَى هَذِهِ الْمَقَالَةِ ۚ

ہیں اللہ اور اس کے فرشتے اور تمام مخلوق قیامت
تک ان را فضیوں پر لعنت کریں اللہ ان کے دشت
کی جڑ اکھاڑ کر پھینک دے تباہ کر دے زمین پر
ان میں کوئی بسنے والا نہ رکھے کہ انہوں نے اپنا
غلوحد سے گزار دیا کفر پر جم گئے اسلام چھوڑ بیٹھے
ایمان سے جدا ہوئے اللہ و رسول و قرآن سب کے منکر
ہو گئے، ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں اس سے جو ایسا
مذہب رکھے۔

الحمد لله، اللہ عزوجل نے یہ دعائے کریم مستجاب فرمائی غزابیہ وغیرہ ملعون طوائف کا نشان نہ رہا اب جو
اس دار الفتن ہند پر مومن کی زمین میں فتنوں کی بوچھاڑ کی گندہ بہاریں دو ایک حشرات الارض کہیں کہیں تازہ
نکل پڑے وہ بھی کچھ اللہ تعالیٰ جلد جلد اپنے مقرر سفر کو پہنچ گئے ایک آدھ کہیں باقی ہو تو وہ بھی قہر الہی سے
الم فہلک الاولین ۵ ثم تتبعہم الاخرین ۵ کذا لک ففعل بالمجوسین (کیا ہم نے انگوٹوں کو ہلاک
نہ فرمایا پھر پچھلوں کو ان کے پیچھے پہنچائیں گے جبروں کے ساتھ جم ایسا بھی کرتے ہیں۔ ت) کا غنظر ہے۔

تحفہ شرح منہاج تحفہ شرح منہاج میں ہے :

او کذب رسولاً او نبیاً او نقصہ بای منقص
کان صغیر اسمہ مریداً تحقیرہ او جواز نبوة
احد بعد وجود نبینا صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم و عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام
نبی قبل فلا یرد ۛ

یعنی کافر ہے جو کسی نبی کی تکذیب کرے یا کسی طرح
اس کی شان گھٹائے، مثلاً برنیت تو ہیں اس کا نام
چھوٹا کر کے لے یا ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کی تشریف آوری کے بعد کسی کی نبوت ممکن مانے
اور عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام تو حضور کی تشریف آوری
سے پہلے نبی ہو چکے اُن سے اعتراض وارد نہ ہوگا۔

۱۔ غنیۃ الطالبین فصل علامات اہل بدعت کے بیان میں مصطفیٰ البابی مصر ۸۸/۱

۲۔ القرآن الکریم ۷۷/۱۶ تا ۱۸

۳۔ المعقودہ المنقذہ بحوالہ التحفہ شرح منہاج مع المستند المعتمد مکتبہ حامدیہ لاہور ص ۲۸-۱۲۷

شرح فرائد عارف باللہ علامہ عبدالغنی نابلسی شرح الفرائد میں فرماتے ہیں :

فساد مذہبہم غنی عن البیان بشهادة
العیان ، کیف وهو یؤدی الی تجویز مع نبینا
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم او بعدہ ، و
ذلک یستلزم تنکذیب القرآن اذ قد نص علی
انہ خاتم النبیین و آخر المرسلین ، و فی
السنة انا العاقب لا نبی بعدی ، و اجمعت
الامة علی ابقاء هذا الکلام علی ظاہرہ و
هذا احدی المسائل المشہورۃ النعم
کفر نابہا الفلاسفة لعنہم اللہ تعالیٰ
کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ، اور امت کا اجماع ہے کہ یہ کلام اسی معنی پر ہے جو اس کے ظاہر سے سمجھ میں آتے
ہیں ، یہ ان مشہور مسئلوں میں سے ہے جن کے سبب ہم اہل اسلام نے فلاسفہ کو کافر کہا اللہ تعالیٰ ان پر
لعنت کرے۔

نقل ہذین خاتم المحققین معین الحق
المبین السیف الملول مولانا فضل الرسول
قدس سرہ فی المعتقد المنقذ۔
یہ مذکورہ دونوں عبارتیں خاتم المحققین ، حق مبین کے
معاون ننگی تلوار مولانا فضل رسول قدس سرہ نے
اپنی کتاب المعتقد المنقذ میں نقل کی ہیں (ت)

مواہب شریف آخر نوع ثالث ، مقصد سادس میں امام ابن جان صاحب صحیح
مواہب شریف مستی بالتفاسیم والاتواع سے نقل فرمایا :

من ذهب الی ان النبوة مكتسبة لا تنقطع
او الی ان الولی افضل من النبی فهو
من ذہب الی ان النبوة مكتسبة لا تنقطع
او الی ان الولی افضل من النبی فهو
جو اس طرف جائے کہ نبوت کسب سے مل سکتی ہے
ختم نہ ہوگی ، یا کسی ولی کو کسی نبی سے افضل بتائے
وہ زندیق ہے دین محمد دہریہ ہے۔

علامہ زرقانی نے اس کی دلیل میں فرمایا: لتكذيب القرآن وخاتم النبیین یہ شخص اس وجہ سے کافر ہوا کہ قرآن عظیم و ختم نبوت کی تکذیب کرتا ہے۔

امام نسفی بحر الکلام امام نسفی پھر تفسیر روح البیان میں ہے:

صنف من الروافض قالوا بان الارض لا تخلو عن النبي والنبوة صارت ميراثا لعلی واولاده وقال اهل السنة والجماعة لانبي بعد نبينا صلى الله تعالى عليه وسلم قال الله ولكن رسول الله وخاتم النبیین وقال النبي صلى الله تعالى عليه وسلم لانبي بعدی ومن قال بعد نبينا نبي يكفر لانه انكر النص وكذلك لو شك فيه ببعض اختصار۔

رافضیوں کا ایک طائفہ کہتا ہے زمین نبی سے خالی نہیں ہوتی اور نبوت مولا علی اور ان کی اولاد کیلئے میراث ہو گئی ہے، اور اہل سنت و جماعت نے فرمایا ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہاں خدا کے رسول ہیں اور سب انبیاء میں پچھلے، اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں میرے بعد کوئی نبی نہیں، تو جو حضور کے بعد کسی کو نبی مانے کافر ہے کہ قرآن عظیم و نص صریح کا منکر ہے یوں ہی جسے ختم نبوت میں کچھ شک ہو وہ بھی کافر ہے۔

تمہید ابو شکور سالمی تمہید ابو شکور سالمی میں ہے:

قالت الروافض ان العالم لا يكون خاليا عن النبي قط وهذا كفر لان الله تعالى قال وخاتم النبیین ومن ادعى النبوة في زماننا فانه يصير كافرا ومن طلب منه المعجزات فانه يصير كافرا لانه شك في النص ويجب الاعتقاد بانه ما كان لاحد شركة في النبوة لمحمد صلى الله تعالى عليه وسلم بخلاف ما قالت الروافض

رافضی کہتے ہیں دنیا نبی سے خالی نہ ہوگی اور یہ کفر ہے کہ اللہ عز و جل فرماتا ہے وخاتم النبیین اب جو دعویٰ نبوت کرے کافر ہے اور جو اس سے معجزہ مانگے وہ بھی کافر کہ اسے ارشاد الہی میں شک پیدا ہوا جب تو معجزہ مانگا اور اس کا اعتقاد فرض ہے کہ کوئی شخص نبوت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا شریک نہ تھا بخلاف روافض کے کہ مولیٰ علی کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے

لے شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیة المقصد السادس النوع الثالث دار المعرفۃ بیروت ۱۸۸/۶
لہ روح البیان آیۃ ماکان محمد اباحد من رجالکم الخ المکتبۃ الاسلامیہ ریاض الشیخ ۱۸۸/۷

ان علیا کان شریکاً لمحمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
فی النبوة وهذا منہم کفر۔
شریک نبوت مانتے ہیں اور یہ ان کا کفر
ہے۔

مولانا عبد العلی بحر العلوم مالک العلماء مولانا عبد العلی محمد شرح سلم میں فرماتے ہیں :

محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں
اور ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تمام اولیاء سے افضل ہیں
اور ان دونوں باتوں پر دلیل قطعی علم عقائد میں مذکور ہے
اور ان پر یقین وہ جما ہوا ضروری یقین ہے جو ابد الابد
تک باقی رہے گا اور یہ خاتم النبیین اور افضل الانبیاء
ہونا کسی امر کلی کے لئے ثابت نہیں کیا ہے کہ عقل
ان دونوں ذات پاک کے سوا کسی اور کے لئے اس کا
ثبوت ممکن مانے اور اس کا انکار ہٹ دھرمی اور کفر ہے۔

فیہ لف ونشر بالقلب یعنی صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے افضل الاولیاء ہونے سے انکار قرآن
سنت و اجماع امت کے ساتھ مکابہ ہے اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خاتم الانبیاء ہونے سے
انکار کفر، والعیاذ باللہ رب العالمین۔

امام احمد قسطلانی مواہب لدنیہ مقصد سابع فصل اول پھر
علامہ عبد الغنی نایلی صدیق ندیہ باب اول فصل ثانی میں فرماتے ہیں :

العلم اللدنی نوعان لدنی رحمانی و لدنی شیطانی و المحک هو الوحی و لا وحی بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، و اما قصۃ موسیٰ مع الخضر

یعنی علم لدنی دو قسم ہے رحمانی اور شیطانی، اور
ان کے پہچاننے کا معیار وحی ہے کہ جو اس کے
مطابق ہے رحمانی ہے اور جو اس کے خلاف ہے
شیطانی ہے، اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم کے بعد وحی نہیں کہ کوئی کہے میرا یہ علم وحی جدید کے

لہ التمیید فی بیان التوحید الباب السابع فی المعرفة والایمان دار العلوم حزب الاحناف لاہور ۱۳۳۱ھ
شرح سلم بعد العلی بحث التصدیقات آخر کتاب مطبع مجتہبی دہلی ص ۲۶۰

عليهما الصلوة والسلام فالعلق بيها في
تجوز الاستغناء عن الوحي بالعلم اللدني
الحاد وكفر يخرج عن الاسلام
موجب لاسراقة الدم والفرق ان
موسى عليه الصلوة والسلام
لم يكن مبعوثا الى الخضر، ولم
يكن الخضر مورا بمتابعته ومحمد
صلى الله تعالى عليه وسلم الى جميع
الثقلين فرسالته عامة للجن والانس
في كل زمان، فمن ادعى انه مع
محمد صلى الله تعالى عليه وسلم
كالخضر مع موسى عليهما الصلوة
والسلام اوجوز ذلك لاحد من الامة
فليجد داسلامه (كفره بهذه الدعوى)
وليشهد شهادة الحق ليعود الى
الاسلام فانه مفارق لدين
الاسلام بالكلية فضلا عن ان
يكون من خاصة اولياء الله
تعالى وانما هو من اولياء الشيطان و
خلفائه ونوابه (في الضلال و
الاضلال) والعلم اللدني الرحمانى
هو ثمرة العبودية والمتابعة لهذا النبي الكريم
عليه اذكى الصلوة واتم التسليم وبد يحصل
الفهم في الكتاب والسنة بما يختص به
صاحبه كما قال على امير المؤمنين (وقد سئل

مطابق ہے) رہا خضر وموسى عليهما الصلوة والسلام کا
قصہ (کہ خضر کے پاس وہ علم لدنی تھا جو موسیٰ علیہما الصلوة
والسلام کو معلوم نہ تھا) اسے یہاں دستاویز بنا کر
علم لدنی کے سبب وحی کی پروا نہ رکھنا زری بے دینی
کفر ہے، اسلام سے نکال دینے والی بات ہے جس
کے قائل کا قتل واجب، اور فرق یہ ہے کہ موسیٰ
علیہ الصلوة والسلام حضرت خضر کی طرف مبعوث نہ تھے
نہ خضر کو ان کی پیروی کا حکم (کہ وہ تو خاص نبی اسرائیل کی
طرف بھیجے گئے تھے کان النبی یبعث الى قومه
خاصة) اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام جن و
انس (بلکہ تمام ماسوائے اللہ) کی طرف مبعوث ہیں
(داسرسلت الى الخلق كافة) تو حضور کی رسالت
ہر زمانے میں سب جن و انس کو شامل ہے تو جو دعویٰ
ہو کہ وہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جگہ اے تھے جیسے نبی کا خضر
امت میں کسی کے لئے یہ ترسہ ممکن مانے وہ تھے
سرے سے مسلمان ہو کر اس قول کے باعث کافر ہو گیا
مسلمان ہونے کے لئے کلمہ شہادت پڑھے کہ وہ دین
اسلام سے یک لخت جدا ہو گیا پھر جائے کہ اللہ عز و
جل کے خاص اولیاء سے ہو وہ تو شیطان کا ولی
اور گمراہی و گمراہ گری میں ابلیس کا خلیفہ و نائب ہے
علم لدنی رحمانی بندگی خدا و پیروی محمد صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کا پھل ہے جس سے قرآن و حدیث میں
ایک خاص سمجھ حاصل ہو جاتی ہے جس طرح صحیح بخاری
و سنن نسائی میں ہے کہ امیر المؤمنین مولا علی کرم اللہ
تعالیٰ وجہہ سے سوال ہوا کہ تم ابلیسیت کو نبی صلی اللہ

(کما فی الصحیح و سنن النسائی) هل
 خصکم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
 وسلم بشئ دون الناس (کما تزعم الشیعة)
 فقال لا الا فہما یؤتیہ اللہ عبدافى کتابہ اللہ
 مختصراً مزید اہمایت الہدالین من
 شرح العلامة الزرقانی۔

مرزقا اللہ تعالیٰ بمنہ و آلانہ بفضل رحمۃ
 ہا ولیائہ وصل وسلم علی خاتم
 انبیائہ محمد و آلہ وصحبہ واجباۃ
 آمین۔

تعالیٰ علیہ وسلم نے کوئی خاص شئی ایسی عطا فرمائی ہے
 جو اور لوگوں کو نہ دی جیسا کہ رافضی گمان کرتے ہیں؟
 فرمایا: نہ، مگر وہ سمجھو جو اللہ عزوجل نے اپنے بندوں
 کو قرآن عزیز میں عطا فرمائی اہ مختصراً ہدالین
 والی عبارت شرح علامہ زرقانی کی ہے۔ مختصراً
 ہدالین میں شرح زرقانی کی عبارت زائد لائی گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنی رحمت و فضل، احسان و نعمت ہمیں عطا
 فرمائے بوسیلہ اولیاء اللہ، صلوة و سلام نازل فرمائے
 خاتم الانبیاء محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان کی آل و
 اصحاب سب پر۔ آمین! (ت)

ولید بلیہ خواہ کوئی پلید ختم نبوت کا ہر منکر عنید صراحتاً جاحد
 ہو یا تاویل کا مرید مطلقاً نفی کرے یا تخصیص بعید

سید کفریہ عقیدہ نہیں رکھ سکتا

امیری قاسمی مشہدی مرید رافضی خالی و بانی شدید، سب صریحاً کا فر مرتد طرید علیہم لعنۃ العزیز
 الحمید (ان پر اللہ عزوجل کی لعنت ہو۔ ت) اور جو کا فر ہو وہ قطعاً سید نہیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:
 انه لیس من اہلک انه عمل غیر صالح۔ وہ تیرے گھروالوں میں نہیں بیشک اس کے کام
 بڑے نالائق ہیں۔ (ت)

نہ اسے سید کہنا جائز۔

منافی کو سید نہ کہو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لا تقولوا للمنافق سید فانہ ان یکن سیداً
 فقد استخطتم ربکم عزوجل۔ (سواہ)

لہ المواہب اللدنیۃ المقصد السابع الفصل الاول علامات محیۃ الرسول المکتب الاسلامی بیروت ۳/ ۹۷-۹۶
 شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیۃ دار الفکر بیروت ۶/ ۱۱-۳۱۰

لہ القرآن الکریم ۱۱/ ۳۶
 لہ سنن ابی داؤد کتاب الادب باب لا یقول المملوک ربی و ربی آفتاب عالم پریس لاہور ۲/ ۳۲۴

ابوداؤد والنسائی بسند صحیح عن بریدۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔
 ابوداؤد والنسائی نے بسند صحیح حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ ت

روایت حاکم کے لفظ یہ ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :
 اذا قال الرجل للمنافق یا سید فقد اغضب ربہ عز وجل ۱؎
 جو کسی منافق کو "اے سید" کہے اس نے اپنے رب کا غضب اپنے اوپر لیا۔ والعیاذ باللہ رب العالمین۔

پھر یہی نہیں کہ یہاں صرف اطلاق لفظ سے حماقت شرعی اور نسب سیادت کا انتقائے حکمی ہو حاشا بلکہ واقع میں کافر اس نسل طیب و طاهر سے تنہا ہی نہیں اگرچہ سید بنتا اور لوگوں میں براہ غلط سید کہلاتا ہو ائمہ دین اولیائے کاملین علمائے عالمین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین تصریح فرماتے ہیں کہ سادات کرام مجھ اللہ تعالیٰ جانشین کفر سے محفوظ و مصون ہیں جو واقعی سید ہے اس سے کبھی کفر واقع نہ ہوگا، قال اللہ تعالیٰ :

انما یرید اللہ لیذهب عنکم الرجس اهل البیت ویطہرکم تطہیرا ۲؎
 اللہ ہی چاہتا ہے کہ تم سے نجاست دور رکھے
 نبی کے گھر والوں اور تمہیں خوب پاک کرے ستھر کر کے۔

تمام فائدہ اور بزار و ابویعلیٰ مسند اور طبرانی کبیر اور حاکم بافادہ تصحیح مستدرک میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

ان فاطمة احصنت فرجها فحرمها اللہ و ذریعتها علی الناس ۳؎
 بیشک فاطمہ نے اپنی حرمت پر نگاہ رکھی تو اللہ عزوجل نے اُسے اور اس کی ساری نسل کو آگ پر حرام کر دیا۔

ابوالقاسم بن بشران اپنے امالی میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،
 اہلبیت سے کوئی بھی جہنمی نہیں

سالت ربی ان لا یدخل احدا من اهل بیتی النار فاعطانیہا ۴؎
 میں نے اپنے رب عزوجل سے سوال کیا کہ میرے اہلبیت سے کسی کو دوزخ میں نہ ڈالے اس نے میری یہ مراد عطا فرمائی۔

۱؎ المستدرک للحاکم کتاب الرقاق دار الفکر بیروت ۳۱۱/۴

۲؎ القرآن الکریم ۳۳/۳۳

۳؎ المستدرک للحاکم کتاب معرفة الصحابة دار الفکر بیروت ۱۵۲/۳

۴؎ کنز العمال بحوالہ ابن بشران فی امالیہ عن عمران بن حصین حدیث ۳۲۱۲۹ موسسة الرسالہ بیروت ۹۵/۱۲

اہلبیت عذاب سے بری ہیں **طبرانی بسند صحیح** حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت بتول رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا،

ان الله تعالى غير معذبك ولا ولدك **بیشک اللہ تعالیٰ نہ تجھے عذاب فرمائے گا نہ تیری اولاد کو۔**

حضرت فاطمہ کی وجہ تسمیہ **ابن عساکر** حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

انما سميت فاطمة لان الله فطمها وذريتها **فاطمہ اس لئے نام ہوا کہ اللہ عز وجل نے اُسے عن النار يوم القيمة** اور اس کی نسل کو روز قیامت آگ سے محفوظ فرما دیا۔

اہلبیت آگ میں نہیں جا سکتے **قرطبی آیہ کریمہ** ولسوف يعطيك ربك فترضى **حضرت ترجمان القرآن** رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کہ انھوں نے فرمایا،

مرضا محمد صلى الله تعالى عليه وسلم **یعنی اللہ عز وجل نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے راضی کر دینے کا وعدہ فرمایا اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رضا اس میں ہے کہ اُن کے اہل بیت سے کوئی دوزخ میں نہ جائے۔**

نار دو قسم کی ہے : نار تطہیر کہ مومن عاصی جس کا مستحق ہو، اور نار خلود کہ کافر کے لئے ہے۔ اہلبیت کرام **عہ افادہ الہی شعی فی الصواعق** حيث قال جاء **عہ بیہمی نے صواعق میں اس کا افادہ کیا جہاں بسند روایت ثقات انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال لفاطمة فذكر ۱۲ منہ (م)** انھوں نے کہا سند کے ساتھ مروی جس کے تمام راوی ثقہ ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہ کو فرمایا تو پھر اس حدیث کو ذکر کیا ۱۲ منہ (ت)

۱۱۶۸۵ حدیث ۱۱۶۸۵ **المکتبۃ الفیصلیۃ بیروت** ۲۶۳/۱۱ **المعجم الکبیر عن ابن عباس** حدیث ۱۱۶۸۵ **المکتبۃ الاسلامیۃ بیروت** ۶۴/۲ **المواہب اللدنیہ** بحوالہ ابن عساکر **المقتصد الثانی** **المفصل الثانی** **المکتبۃ الاسلامیۃ بیروت** ۶۴/۲ **تنزیہ الشریعۃ** بحوالہ ابن عساکر **باب مناقب السبطین** **الفصل الاول** **دارالکتب العلمیۃ بیروت** ۲۱۳/۱ **الجامع لاحکام القرآن** (تفسیر القرطبی) **تحت آیۃ ولسوف يعطيك ربك** **دار احیاء التراث العربی بیروت** ۹۵/۲۰

میں حضرت امیر المؤمنین مرتضیٰ و حضرت بتول زہرا و حضرت سیدہ محبتہ و حضرت شہیدہ کربلا صلی اللہ تعالیٰ علی سیدہم
علیہم و بارک وسلم تو بالقطع والیقین ہر قسم سے ہمیشہ ہمیشہ محفوظ ہیں اس پر تو اجماع قائم اور نصوص متواترہ حاکم
باقی نسل کریم تا قیام قیامت کے حتیٰ میں اگر بفضلہ تعالیٰ مطلق دخول سے محفوظی لیجئے اور یہی ظاہر لفظ سے
مبادر اور اسی طرف کلمات اہل تحقیق ناظر، جب تو مراد بہت ظاہر اور منع خلود مقصود جب بھی نفی کسبہ پر
دلالت موجود۔

شرح المواہب للعلامة الزرقانی میں زیر حدیث مذکور،

انما سبیت فاطمة هي فاما هي وابناها
فالممنوع مطلق واما من عداهم
فالممنوع عنهم ناس المخلوداء،
واما ما رواه ابو نعیم والمخطيب ان عليا
الرضا بن موسى انك نظم ابن جعفر
الصادق سئل عن حديث ان فاطمة
احصنت فقال خاص بالحسن و
الحسين وما نقله الاخباريون عنه من
توبيخه لاختيه نريد حين خرج على
العامون وقوله اغرك قوله صلى الله
تعالى عليه وسلم ان فاطمة احصنت
الحديث ان هذا لمن خرج من
بطنها لالى ولا لك فهذا من باب
التواضع وعدم الاعتوار بالمناقب وان
كثرت كما كان الصحابة المقطوع لهم
بالحجة على غاية من الخوف والمراقبة
والا فلفظ ذرية لا يخص بمن خرج
من بطنها في لسان العرب ومن ذريته

بیشک فاطمہ رضی اللہ عنہا کا یہ نام ہے لیکن فاطمہ اور ان کے بیٹے تو ان پر
مطلقاً جہنم کی آگ ممنوع ہے لیکن ان کے سوا کسے جسم کا
خلود ممنوع ہے۔ آپ پر اور ان پر اللہ تعالیٰ
کا سلام ہو۔ اور لیکن جو ابو نعیم اور خطیب نے روایت
کیا ہے کہ علی رضا بن موسیٰ کاظم ابن جعفر الصادق
سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا گیا کہ فاطمہ نے
اپنے حرم گاہ کو محفوظ رکھا تو انھوں نے جواب میں فرمایا
یہ حسن اور حسین کے لئے خاص ہے، اور وہ جو مورخین
نے ان سے یہ نقل کیا کہ انھوں نے اپنے بھائی زید
کو ڈانٹتے ہوئے فرمایا جب اس نے مامون پر
خروج کیا اور کہا کیا تجھے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے
اس فرمان نے غرور میں مبتلا کیا ہے کہ فاطمہ نے اپنی
حرم گاہ کو محفوظ رکھا ہے الحدیث اس پر انھوں نے
فرمایا یہ میرے اور تیرے لئے خاص نہیں بلکہ جو آپ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطن سے پیدا ہوا ہے ان
سب کے لئے ہے، تو یہ تواضع اور مناقب کثیرہ کے باوجود
غرور نہ کرنے کے باب سے ہے جیسے صحابہ کرام رضوان
علیہم اجمعین کے لئے جنت قطعی ہے اس کے باوجود
وہ خوف و مراقبہ میں مبتلا تھے، ورنہ تو ذریۃ کا لفظ عربی

داؤد و سلیمان الایة و بینہم قرون
 كثيرة فلا یزید ذلک مثل علی الرضا مع
 فصاحتہ و معرفتہ لغة العرب علی ان
 التقليد بالطائع یبطل خصوصية ذریعتها
 و مجيها الا ان یقال لله تعذیب الطائع
 فالخصوصية ان لا یعذبہ اکراما لها
 والله اعلم اه مختصرا و رأیتی کتبت علی
 هامش قوله الا ان یقال ما نصه
اقول ولا یجدي فان الوقوع ممنوع
 بالجماع اهل السنة و اما الامکان فثابت
 عند من یقول به الخ خلاف اثبتنا
 العاتودة رضى الله تعالى عنهم
 فانهم یحیلونه وقد تکلمت فی مسئلة
 علی هامش فواتح الرحموت شرح مسلم
 الثبوت لبحر العلوم بهایکفی و یشفی فانی
 اجدی فیها امرکت و امیل الخ قول
 ساداتنا الشریة رحمهم الله تعالى و
 رحمنا بهم جمیعا والله اعلم بالصواب
 فی کل باب -

زبان میں ایک پیٹ کی اولاد کے لئے خاص نہیں جیسے
 آیہ کریمہ ومن ذریتہ داؤد و سلیمان ہے، حالانکہ ابراہیم
 علیہ الصلوٰۃ والسلام اور داؤد و سلیمان علیہما السلام کے
 درمیان کئی قرون کا فیصلہ ہے، لہذا علی رضا اپنی فصاحت
 اور عربی لغت کی معرفت کے باوجود یہ خاص مراد نہیں
 لے سکتے، علاوہ ازیں نافرمان کی تقلید حضرت زہرا رضی اللہ
 تعالیٰ عنہا کی اولاد کی خصوصیت کو باطل کر دیتی ہے،
 مگر یوں کہا جاسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو نافرمان کی
 تعذیب کا اختیار ہے لیکن حضرت زہرا رضی اللہ عنہا
 کے اکرام کے لئے ایسے عذاب نہیں دیتا، واللہ تعالیٰ
 اعلم اه مختصرا میں نے زرقاتی کے قول "الا ان یقال"
 پر حاشیہ لکھا ہے جس کی عبارت یہ ہے **اقول** (میں
 کہتا ہوں) ان کا یہ بیان مفید نہیں ہے عذاب کا
 وقوع تو بالجماع الطہنت ممنوع ہے، باقی رہا امکان
 تو یہ اس قائل کے ہاں ثابت ہے جو ہمارے ائمہ
 ماتریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے خلاف ہے کیونکہ یہ ائمہ
 محال سمجھتے ہیں میں نے اس مسئلہ پر کتاب مسلم الثبوت
 کی شرح بحر العلوم فواتح الرحموت پر حاشیہ میں کافی
 اور شافی بحث کی ہے میں نے وہاں اپنے کو سادات
 اشعریہ رحمہم اللہ کے قول کی طرف مائل پایا، اللہ تعالیٰ
 ہم سب پر رحم فرمائے، واللہ تعالیٰ اعلم (ت)

توجہ یہ ثابت ہوا تو جس کی نسبت اہلبیت نبی اور

فتاویٰ حدیثیہ امام ابن حجر مکی میں ہے:

اذا تقرر ذلك فمن علمت نسبته الخ ال

علوی حضرات کی طرف معلوم ہے تو اس کی بڑی جنایت اور عدم دیانت و صیانت اس کو اس نسبت سے خارج نہ کرے گی، اس بات کی بنا پر بعض محققین نے فرمایا زانی یا شرابی یا چور سید پر حد قائم کرنے کی مثال صرف یہی ہے جیسے امیر یا سلطان کا کوئی خادم اس کے پاؤں پر لگی نجاست کو صاف کرے، اس مثال کو غور سے سمجھا جائے اور لوگوں کی اس بات پر بھی غور کیا جائے کہ نافرمان اولاد وراثت سے محروم نہیں ہوتی، ہاں اگر ان حضرات سے کھنڈ کا وقوع فرض کیا جائے، والعیاذ باللہ، تو اس سے وہ نسبت منقطع ہو جائیگی، میں نے صرف فرض کرنے کی بات اس لئے کی ہے کیونکہ مجھے جبزم کی حد تک یقین ہے کہ جو صحیح النسب مسلم ہو اس سے حقیقی کفر کا وقوع نہیں ہو سکتا اللہ تعالیٰ ان کو اس سے بلند رکھے، بعض نے تو ان سے زنا اور لواطت جیسے افعال کو بھی محال کہا ہے بشرطیکہ ان کی نسب شرافت یقینی ہو تو پھر کھنڈ کے متعلق تیرا کیا خیال ہے۔ (ت)

البيت النبوی والسرا العلوی لا یخرجہ عن ذلک عظیم جنایتہ ولا عدم دیانتہ وصیانتہ ومن ثم قال بعض المحققین ما مثال الشریف الزانی او الشارب او السارق مثلاً اذا اقنا علیہ الحد الا کامیر او سلطان تلطخت برجلہ بقدر فغسلہ عنہما بعض خدمہ و لقد یرقی هذا المثال وحق و لیتأمل قول الناس فی امثالہم الولد العاق لا یحرم المیراث نعم الکفران فرض وقوعہ لاحد من اهل البيت والعیاذ باللہ تعالیٰ هو الذی یقطع النسبة بین من وقع منه وبين شرفہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انما قلت ان فرض لا نخی اکاد ان اجزم ان حقیقة الکفر لا تقع ممن علم اتصال نسبه الصحیح بثلک البضعة الکریمة حاشا ہم اللہ من ذلک و قد احال بعضهم وقوع نحو الزنا و اللواط ممن علم شرفہ فما ظنک بالکفریہ

شیخ اکبر اور اہلبیت امام الطریقۃ لسان الحقیقۃ شیخ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فتوحات مکیہ

باب ۲۹ میں فرماتے ہیں:

لما کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عبداً محضاً قد طہرہ اللہ و اہل بیتہ تطہیراً و اذهب عنہم الرجس و ہو کل ما یشتینہم فہم المطہرون بل ہم عین الطہارۃ فہذہ الایۃ تدل علی ان اللہ تعالیٰ قد شرک اہل البیت مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی قولہ تعالیٰ لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک و ما تاخر، و ای و سخ و قد مر من الذنوب فطہر اللہ مبعثہ نبیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بالمغفرۃ مآ ہو ذنب بالنسبۃ الینا فدخل الشرفاء اولاد فاطمۃ کلہم رضی اللہ تعالیٰ عنہ الی یوم القیمۃ فی حکم ہذہ الایۃ من الغفران الی آخر ما افادوا جاد و ثمة کلام طویل نفیس جلیل فعلیک بہ سرنا فی اللہ العمل بما یحبہ و یرضاه اٰمین !

جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کے خاص عہد میں کران کو اور ان کے اہل بیت کو کامل طور پر پاک کر دیا ہے اور ناپاکی کو ان سے دور کر دیا، اور جس ہر ایسی شے جو ان حضرات کو داغدار کرے تو وہ پاکیزہ لوگ بلکہ وہ عین طہارت ہیں، تو اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ اہلبیت کو طہارت میں شریک فرمایا ہے جس پر آیت کریمہ لیغفر لک اللہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے پہلے اور پچھلے آپ کے خطایا معاف کر دئے یعنی گناہوں کی میل و قدر سے آپ کو پاک رکھا ہے، جو ہماری نسبت سے گناہ ہو سکتے ہیں تو تمام سادات حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اولاد اس حکم میں داخل ہے الخ، تاکہ جو حضرت شیخ نے بہترین فائدہ مند کلام مندرج فرمایا یہاں آپ کا جلیل نفیس طویل کلام ہے تو آپ پر لازم ہے کہ اس کی طرف راجع ہوں اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے پسندیدہ عمل کا حصہ عطا فرمائے، آمین! (ت)

اگر کہیں بعض کٹر نیچری بیشمار اشد غالی رافضی بہت سچے لمحہ جھوٹے صوفی کچھ ہفت غام
بد عقیدہ سید شش مثل والے و بائی غرض بکثرت کفار کہ صراحتہ منکرین ضروریات دین ہیں سید
کہلاتے میر فلاں لکھے جاتے ہیں۔

اقول کہلانے سے واقعیت تک ہزاروں منزل ہیں نسب میں اگرچہ شہرت پر قناعت والناس امناء
علیٰ انسابہم (لوگ اپنے نسبوں میں امین ہیں۔ ت) مگر جب خلاف پر دلیل قائم ہو تو شہرت بے دلیل نامقبول
و علیل اور خود اس کے کفر سے بڑھ کر نفی سیادت پر اور کیا دلیل درکار کا فر نجس ہے قال تعالیٰ انما المشرکون
نجس (اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بیشک مشرک نرے ناپاک ہیں۔ ت) اور سادات کرام طیب و طاہر قال اللہ
تعالیٰ ویطہرکم تطہیراً (اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور تمہیں پاک کر کے خوب ستھرا کر دے۔ ت) اور نجس و طاہر باہم
قبائیں ہیں کہ ایک ششی پر معاً ان کا صدق محال، جب علمائے کرام تصریح فرما چکے کہ سید صحیح النسب سے کفر نہ
واقع نہ ہوگا اور یہ شخص صراحتہ کافر تو اس کا سید صحیح النسب نہ ہونا ضرورۃً ظاہر، اب اگر اس نسب کریم سے انتساب
پر کوئی سند معتمد نہ رکھتا ہو تو امر آسان ہے ہزاروں اپنی اغراض فاسدہ سے براہ دعویٰ سید بن بیٹھے ع
غلہ تا ارزاں شود امسال سید می شوم

(اس سال سید بنوں کا سال کہ غور اگر میں کہانی مبررات)

رافضی صاحبوں کے یہاں تو یہ باتیں ہاتھ کا کھیل ہے، آج ایک ردیل سار ذیل دوسرے
شہر میں جا کر رفس اختیار کرے کل میر صاحب کا تمنا پائے تو فلاں کافر سے کیا دور ہے کہ
خود بن بیٹھا ہو یا اس کے باپ دادا میں کسی نے ادعائے سیادت کیا اور جب سے یونہی مشہور چلا آتا ہو اور اگر
بالفرض کوئی سند بھی ہو تو اس پر کیا دلیل ہے کہ یہ اسی خاندان کا ہے جس کی نسبت یہ شہادت تامل ہے، علامہ
محمد بن علی صبان مصری اسعاف الراغبین فی سیرۃ المصطفیٰ و فضائل اہل بیت الطاہرین میں فرماتے ہیں:
ومن این تحقیق ذلک لقیام احتمال نہ وال
بعض النساء و کذب بعض الاصول فی
الانتساب
یہ کیسے ثابت ہوا جب کہ بعض عورتوں کی غلط کاری
اور نسب بنانے میں بعض مردوں کے جھوٹ کا
احتمال ہے۔ (ت)

۱۰ القرآن الکریم ۲۸/۹

۱۱ ۳۳/۳۳

۱۲ اسعاف الراغبین فی سیرۃ المصطفیٰ و فضائل اہل البیت الطاہرین محمد بن علی صبان مصری

یہ وجہ ہیں ورنہ عاشا اللہ ہزار ہزار عاشا اللہ نہ بطن پاک حضرت بتول زہرا میں معاذ اللہ کفر و کافری کی گنجائش نہ جسم اطہر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کوئی پارہ کتنے ہی بعد پر عیاذا باللہ دخول نار کے لائق۔ الحمد للہ یہ دودیل جلیل واجب التعویل ہیں کہ کوئی عقیدہ کفریہ رکھنے والا رافضی و یا بنی متصوف پجری ہرگز سید صحیح النسب نہیں۔

تین قیاس پر مشتمل

دلیل اول

- (۱) شخص کافر ہے اور ہر کافر نجس۔ نتیجہ: یہ شخص نجس ہے۔
 (۲) ہر سید صحیح النسب ظاہر ہے اور کوئی ظاہر نجس نہیں۔ نتیجہ: کوئی سید صحیح النسب نجس نہیں۔
 (۳) اب یہ دونوں نتیجے ضم کیجئے یہ شخص نجس ہے اور کوئی سید صحیح النسب نجس نہیں۔
 نتیجہ: یہ شخص سید صحیح النسب نہیں۔

قیاس اول کا صغریٰ مفروض اور کبریٰ منصوص، اور دوم کا صغریٰ منصوص اور کبریٰ بدیہی تو نتیجہ قطعی۔

قیاس مرکب، یہ بھی تین قیاسوں کو متضمن، یہ شخص کافر ہے اور ہر کافر مستحق نار۔
دلیل دوم نتیجہ: یہ شخص مستحق نار ہے اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جسم اقدس کا کوئی پارہ مستحق نار نہیں۔

نتیجہ: یہ شخص نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جسم اقدس کا پارہ نہیں اور ہر سید صحیح النسب نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جسم اقدس کا پارہ ہے۔
 نتیجہ: یہ شخص سید صحیح النسب نہیں۔

پہلا کبریٰ منصوص قرآن اور دوسرے کا شاہد ہر مومن کا ایمان، اور تیسرا عقلاً و فقہاً واضح البیان۔
 تمام تعریفیں احسان فرمانے والے اللہ کریم کے لئے
 تمام و کامل صلوة و سلام ہمارے آقا و مولے،
 انسان و جن کے سردار، قرآنی نص سے خاتم النبیین
 اور آپ کی آل و اصحاب اور تابعین اور ان کے
 ساتھ ہم پر، یا اللہ یا رحمان، آمین آمین، اے
 شفقت و مہربانی فرمانے والے! تو پاک ہے
 اے اللہ! اور تیری ہی تعریفیں، گواہی دیتا ہوں
 کہ تیرے بغیر کوئی معبود برحق نہیں، تجھ سے بخشش کا
 طالب ہوں اور تیری طرف ہی رجوع، اللہ سبحانہ و تعالیٰ

والحمد لله الکریم البنان والصلوة والسلام
 الاتمان الاکملان علی سیدنا و مولانا
 سید الانس والجان خاتم النبیین
 بنص الفرقان و علی الہ وصحبہ
 و تابعیہم باحسان و علینا معهم
 یا اللہ یا رحمن آمین آمین یا رؤف
 یا حنان سبحانک اللہم و بحمدک
 اشہد ان لا الہ الا انت استغفرک
 و اتوب الیک واللہ سبحانہ و تعالیٰ

اعلم وعلیہ جل مجدہ اتم و بڑے علم والا اور اسی جل مجدہ کا علم نہایت تمام
احکم۔ اور نہایت قطعی ہے (ت)

کتبہ المذنب احمد رضا البریلوی
عفی عنہ محمد المصطفیٰ النبی الامی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

محمدی سنی حنفی قادری
عبد المصطفیٰ احمد شاہ

تقریظ جناب مولانا شیخ احمد مکی مدرس مکتبہ معظمہ دم مجدہ

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے ہمیں والعقول
بنایا اور رضا و قبول کا تحفہ دیا، اس سے ہم اپنے
نبی و سرور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو انبیاء کے کچھلے
اور تمام رسولوں کے سردار کی پر جلال عظمت قدر کے
مسابب پر صلوٰۃ و سلام کا سوال کرتے ہیں، میں گواہی
دیتا ہوں کہ اللہ وحدہ لا شریک کے بغیر کوئی معبود
برحق نہیں جو کذب اور بے جا بات سے پاک ہے،
ہمارے سردار، اللہ تعالیٰ کے انبیاء و رسولوں کے
خاتم و اشرف، جو تمام مخلوق کی طرف مبعوث، وہ محشر
کے روز شفاعت کرنے والے جن کی شفاعت مقبول
ہے سیدنا محمد پر صلوٰۃ و سلام اور ان کی آل و اصحاب
پر جو قابل قدر حیرانگی ہیں اور ائمہ مجتہدین پر
قیامت تک، ابا بعد میں نے اس جواب کے
سرمد احمد سے اپنی پلکوں کو منور کیا، کیا ہی
خوشی ہے ایسے جواب با صواب سے کہ
باطل اس کے قریب نہیں پھٹک سکتا،
بلکہ یہ نری ہدایت ہے جو حق و صواب تک پہنچانے

الحمد لله الذي جعلنا من ذوى العقول
ومنحنا بالرضا والقبول نسأله الصلوة
والسلام كما ينبغي لجلال عظمة قدر
نبينا وسيدنا محمد صلى الله عليه
وسلم خاتم الانبياء وسيد كل
رسول اشهد ان لا اله الا الله وحده
لا شريك له المنزه عن الكذب و
الاقول والصلوة والسلام على سيدنا
محمد خاتم انبيائه واشرف رسله
المبعوث الى كافة الخلق والى
الاسود والاحمر هو الشافع المشفع
فى المحشر صلى الله تعالى عليه
وعلى آله واصحابه المصابيح العزير
وعلى الائمة المجتهدين الى يوم
اليقين اما بعد فقد تورث جفنى
يا ائمة هذا الجواب فيا طرب من
جواب اصاب لا ياتيه الباطل من بيت

یہ وہیہ ولا من خلفہ بل ہدایۃ مہدایۃ
 الحق والصواب وکیف لا و هو
 للبحر الطمطم والخبیر الفہام قدوة
 الفقہاء والمحدثین و زبدۃ الکملۃ والمضین
 ریاض البلاء المتکلمین و مرکز الفصحاء
 الماہرین جامع المتون و شارح الفنون
 التقی النقی نعمان الزمان مولانا الحاج
 الحافظ القاسمی الشیخ احمد رضا خاں
 لائزال شمس افاضتہ علی العلمین مشرقہ
 و صبصام اجوبتہ لاعناق الملحدین
 قاطعۃ جزاء اللہ عنا وعن المسلمین خیر الجزاء
 و جمع اللہ شملہ مع الاوتاد و النجباء فلعمری
 ان هذا الجواب لا یقبلہ الا ذو قلب سلیم
 ولا یخوض فیہ بالباطل الا الملحد الزندق
 الرجیم کما قیل

الحمد لله ان الحق قد ظهر

الاعلیٰ اکمہ لا یعرف القمر

من فاضل نال من ابائہ الشرفا

اروی صحاب نداء الجن والبشرا

والحق ان من یضل الله فلا هادى له

ومن یهدہ فلا مضل له اللهم اجعلنا

متصفین بالافعال کما جعلتنا واصفین

بالاقوال وارضنا وارض عنا بجاہ سیدنا

محمد وال و احفظنا عن زائل الزائلین

ومن همزات الشیاطین و اخر دعوانا

والی ہے کیون نہ ہو کہ ٹھانھیں مارتے ہوئے سمندر،
 انتہائی قہم والے ماہر، فقہار اور محدثین کے مقتدار،
 کاملین و مفسرین کے نشان، بلین کلام والوں کے باغ،
 فصیح ماہرین کے مرکز، متون کے جامع، فنون
 کے شارح، پاکیزہ، متقی، نعمان وقت
 مولانا الحاج حافظ قاری الشیخ احمد رضا خاں
 کا یہ جواب ہے، ان کے فیض کا سورج تمام جہانوں
 پر چمکتا رہے اور ان کے جوابات کی تلوار ملحدین کی
 گردن کو کاٹتی رہے، اللہ ان کو ہماری اور تمام
 مسلمانوں کی طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے اور
 اللہ تعالیٰ ان کی مقبول خدمات کو اوتاد و
 نجباء کے ساتھ شمار فرمائے، مجھے اپنی
 عمر کی قسم اس جواب کو صرف سلیم قلب والے لوگ ہی
 قبول کریں گے اور اس میں باطل کی تلاش صرف ملحد و
 زندق مردود کو ہی ہوگی، جیسے کسی نے کہا:

الحمد لله بیشک حق ظاہر ہو اگر اندھوں کے لئے

نہیں جو چاند کو نہیں پہچانتے، یہ ظہور ایسے

فاضل سے ہوا جس نے اپنے آباء و اجداد

سے شرف پایا، اس کی مجلس کے بادل نے جن و

بشر کو سیراب کیا۔

یہ حق ہے کہ جس کو اللہ تعالیٰ گمراہ کرے اس کا کوئی بادی

نہیں اور جس کو وہ ہدایت دے اس کو گمراہ کرنے والا

کوئی نہیں، اے اللہ! ہمیں افعال میں ایسے متصف

فرما جیسے تو نے ہمیں اقوال میں واصف بنایا، حضور

علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کی آل پاک کے وسیلہ سے

ان الحمد لله رب العالمين ثمقه بيشانه
الراجي عفو ربه الحفي الباري احمد المكي
الچشتي الصابري الامدادى المدرس
بالمدرسة الاحمدية الواقعة في مكة
المحمية سنة ۱۳۱۴ هـ -

ہمیں راضی بنا اور ہم سے راضی رہ، اور ہمیں مگر انہوں کی
مگر اہی اور شیطانوں کی شیطننت سے محفوظ فرما، ہماری
آخری التجا اللہ رب العالمین کی حمد ہے، احمد مکی
چشتی صابری امدادی مدرس مدرسہ احمدیہ نے، ۱۳۱۴
میں اپنے دستخطوں سے مکہ مکرمہ میں جاری کیا۔ (ت)

